مختصر تعارف "مسلکِ مرغوب"

از: عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

مفتی عبد الرحمن، صدر العلماء، و دیگر علمائے اہلسنت کی کتابیں نیٹ پر ڈلوانے کے ثواب راقم نے حضرت علامہ قتیل دانا پوری کی مذکورہ کتاب واٹساپ وغیرہ پر عالم اسلام میں پہونچانے کی سعی کر رہا ہے۔

علامہ دانا پوری قدس سرہ نے ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۹۶۳ء میں حج و زیارت کے مبارک سفر میں حکم شرع پر عمل کرتے ہوئے حرمین شریفین میں نجدی وہابی امام کی اقتداء نہ کی اور اپنی جماعت الگ قائم کرکے نماز پڑھتے رہے اور اپنے متعلقین کو بھی اسی پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ اس عمل خیر پر پھلواری شریف امارت شرعیہ پٹنہ (بہار) کے مفتی عون احمد اور ان کے حواریوں نے علامہ قتیل دانا پوری کے خلاف بہت واویلا مچایا اور محاذ آرائی کی انتہاء کر دی۔ اس مخمصہ کے عالم میں آپ نے قلم اٹھایا اور نجدیوں، وہابیوں، دیوبندیوں ندویوں اور صلح کلیوں وغیرہ کے عقائد خبیثہ اور ان کے مظالم اور گھناونے کرتوت صفحۂ قرطاس پر لاکر ان کے کفر و ارتداد پر آخری کیل ٹھونک دی۔ مزید برآں اس کتاب پر ملک کے صف اول کے ۶۵ اکابر و مشاہیر علمائے کرام و مفتیان عظام کی تائیدات و تصدیقات حاصل کرکے شامل کتاب فرما کر ہم اہل حق پر آپ نے ایسا احسان فرمایا جس کا شکریہ ادا کرنے سے زبان و قلم قاصر ہے۔

اس کتاب کے اخیر میں فقیر قادری نے ضمیمہ کے ضمن میں فقیہ ملت اور شارح بخاری وغیرہ کی وہ تحریریں جو فرقۂ نجدیہ کی خباثتوں اور ضلالتوں کو خوب اجاگر کرتی ہیں اسے لاکر اہل اسلام تک پہونچانے کی کوشش کی ہے کہ مسلمان ان کے نجس و ناپاک عقیدے اور کالے کرتوت پر مطلع ہو کر ان خبثاء مرتدین، الحب فی اللہ والبغض فی اللہ سے سچی نفرت و عداوت رکھ کر اپنا اور اپنے متعلقین کی دین و ایمان بچائیں اور نماز جو اہم الفرائض میں سے ایک فرضۂ الٰہی ہے اسے ضائع و برباد ہونے سے ہر جگہ بچائیں۔

اس فرقۂ ناریہ کے متعلق سرکار اعلیٰحضرت یوں ارشاد فرماتے ہیں: ———

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کمبخت کے ایمان گیا

ان کے متعلق آپ پھر دوسرے مقام اس طرح تحریر فرماتے ہیں: ———

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیہ پھر تجھ کو کیا

بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

یٰعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

دیو بندوں سے کب ہے یہ خطاب
تو نہ ان کا ہے نہ تھا پھر تجھ کو کیا

لَا یَعُوْدُوْنَ آگے ہوگا بھی نہیں
تو الگ ہے دائما پھر تجھ کو کیا

اس دینی خدمت کو بھی محب قلبی جناب عرفان رضا قادری رضوی زید مجدہٗ نے نیٹ پیر ڈ لینے کا کام انجام دیا ہے۔ پروردگار عالم ان کی سعیٔ جمیل اور اس خالص دینی اشاعتی کاموں میں دامے، درمے، سخنے حصہ لینے والے اہل خیر حضرات کی خدمات بطفیل سرکار اعظم پیارے مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے اور ہم اہل سنن کو زمینی، آسمانی حوادث و آفات سے محفوظ و مامون رکھ کر اپنی رحمت بے غایت سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

المعلن:۔ فقیر عبدالصمد قادری رضوی ۔ قادری منزل ۔ رفیع گنج ۔ ضلع اورنگ آباد بہار (انڈیا)

۷ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ مطابق ۹ جنوری ۲۰۲۲ء

Mob:- 9764135477 — 620435/217

۹۲/۸۶ء

دعائیہ کلمات برائے معاونین

یہ کتاب امام احمد رضا ویلفیئر ٹرسٹ چھپرہ جنکشن ضلع چھپرہ کے احباب اور شہر پور بندر کے کچھ مخصوص دینی بھائیوں کے تعاون سے طبع ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان حضرات کی دینی خدمت کو قبول فرمائے اور دینی کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ انہیں اور ان کے جملہ متعلقین کو تمام فرقہائے باطلہ، نجدیہ، وہابیہ، دیوبندیہ تبلیغیہ، وغیرہم سے دور ونفور رہ کر کھری سنیت یعنی مسلک اعلیٰحضرت پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور ان کے علم وعمر اور رزق میں بے شمار برکتیں عطا فرمائے رزق طیب وحلال کے ذریعہ اہل دنیا سے مستغنی رکھ کر اپنی طاعات وعبادات میں نشاط وحلاوت نصیب فرمائے اور آفات سماوی وارضی سے محفوظ و مامون رکھ کر ہر فرض و ہر واجب اور ہر سنت کو ان کے وقتوں پر ادا کرتے ہوئے خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔

دعا گو فقیر قادری عفی عنہ

۹۲/۸۶ء

بفیض روحانی: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم قدس سرہ

یہ مبارک رسالہ جس میں نجدیوں کے مظالم شدیدہ کے چشم دید احوال نیز ان کے عقائد خبیثہ اور ان کے پیچھے نماز باطل ہونے کا شرعی حکم ۶۵/اکابر علمائے کرام ومفتیان عظام کی تصدیقات سے مزین ملاحظہ کریں اور ان سے جدا رہ کر اپنا دین وایمان اور نمازوں کی حفاظت کریں۔

مسمّٰی بنام تاریخی

مسئلہ مرغوب

۱۳ ھ ۸۳

مرتبہ

حضرت علامہ سید شاہ محمد قائم چشتی نظامی رضوی

قتیل داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان سابق سجادنشین آستانہ چشتیہ نظامیہ محلّہ شاہ ٹولی

داناپور پٹنہ (بہار)

ناشر

مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر

نام کتاب .... مسئلہ مرغوب

مؤلف .... حضرت علامہ سید شاہ محمد قایم چشتی نظامی قدس سرہ

طباعت بار اول ...... آستانہ چشتیہ نظامیہ داناپور ۱۳۸۳ھ ۱۹۶۳ء

بار دوم مع تصدیقات .... ۱۳۸۴ھ ۱۹۶۴ء

بار سوم .... مسلمانان بنارس یوپی ۱۳۸۹ھ ۱۹۶۹ء

بار چہارم .... آل انڈیا تبلیغ سیرت کلکتہ ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۰ء

بار پنجم ...... علامہ قتیل اورینٹل لائبریری داناپور ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۶ء

بار ششم مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء

بسعی جمیل ...... عبد الصمد قادری رضوی مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ

تعداد ...... ایک ہزار بتعاون ویل فیئر ٹرسٹ چھپرہ جنکشن چھپرہ بہار

ملنے کے پتے

(۱) کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

(۲) ویل فیئر ٹرسٹ چھپرہ جنکشن بہار۔ و رضا مسجد مرچھیا ٹولی چھپرہ

(۳) کوتوالی مسجد جادوگھر روڈ پٹنہ (بہار)

(۴) مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر

(۵) مولانا شاہ عالم صاحب قادری مقام و پوسٹ کہرگڈی ضلع بلرامپور

انتساب

برادر خال زاد مصنف

صوفی صافی طبیب حاذق

حکیم سید محمد نصیر الدین ہلسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

جنت الفردوس میں ان کے مراتب ہوں بلند   بارش رحمت ہو ان کی قبر پر صبح و مسا

حضرت علامہ قتیل داناپوری قدس سرہ ایک نظر میں

از پروفیسر طلحہ رضوی برق صاحب

نام :۔ سید شاہ محمد قایمٔ رضوی   تخلص : قتیل

تلمیذ : مولانا سید امیر حسن بدر آروی جانشین علامہ صغیر بلگرامی

ولادت :۔ ۲۸/ جمادی الاولی بروز جمعہ ۱۳۱۱ھ ۱/ بجے دن بمقام شاہ ٹولی داناپور پٹنہ

ولدیت :۔ زبدۃ السالکین حضرت سید شاہ محمد حسین قادری اویسی ابن حضرت سید شاہ محمد امین ابوالعلائی متخلص بہ حرماں داناپوری

تعلیم :۔ عربی و فارسی و انگریزی میٹرک ۱۹۱۲ء میں فرسٹ ڈویژن ایف اے پٹنہ کالج سے ۱۹۱۴ء طیب و ہومیوپیتھی بھی باضابطہ پڑھی۔

تاہل :۔ پہلی شادی ۱۹۱۳ء میں میر حکیم حسن علی صاحب ملکی محلہ آرہ کی نواسی سے

ہوئی ۱۹۱۶ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔ دوسری شادی ۱۹۲۰ء میں جناب سید افاضت حسین صاحب رئیس جموانواں ضلع پٹنہ کی دختر سے ہوئی۔ ان کے انتقال کے بعد تیسری شادی ۱۹۲۷ء میں حضرت تاج العارفین مخدوم شاہ مجیب اللہ قادری پھلواروی کی اولاد امجاد میں حضرت شاہ علی محی الدین کی چھوٹی صاحبزادی سے پھلواری شریف میں ہوئی۔

اولاد:۔ ہر شادی سے کئی کئی اولادیں ہوئیں مگر تیسری اہلیہ ہی سے دو بیٹے اور دو بیٹیاں بقید حیات ہیں۔

بیعت وسجادگی:۔ ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۹۲۶ء میں آستانہ چشتیہ نظامیہ شاہ ٹولی دانا پور کے انیسویں سجادہ نشیں سید التارکین حضرت سید شاہ محمد شرف الدین حسین چشتی نظامی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت بسلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ ہوئی اور اجازت وخلافت در جمیع سلاسل کے بعد سجادگی آستانہ شریف عطا ہوئی۔

ذریعۂ معاش:۔ ابتداء سول وملٹری انگریز افسران کو اردو، فارسی کی تعلیم دیتے رہے پھر ملٹری آفس میں ہیڈ کلرک ہوئے۔ بعدہ ۳۴ سال مسلسل پٹنہ کمشنری آفس میں اسسٹینٹ رہے۔ ۱۹۵۴ء میں تیسری اہلیہ کے انتقال کے بعد ریٹائرمنٹ لے لی۔ واعظ وخطیب کی حیثیت سے شہرۂ آفاق ہوئے اور ہندوستان کے تمام صوبوں میں جلسۂ سیرت پاک میں شرکت کرتے رہے۔ شعر وشاعری کا شوق ورثے میں ملا۔ ذہانت وطباعی نے جلا دی اور وقیع سرمایہ اردو، فارسی شاعری میں چھوڑا۔ فاضلِ توریت وزبور وانجیل تھے ان کتابوں پر بے مثال عبور حاصل تھا۔ صوفی صافی، عالم باعمل، متوکل وقناعت شعار اور عشق محمدی سے سرشار تھے "صلی اللہ تعالی علیہ وسلم"، حج بیت اللہ شریف وزیارت

حرمین شریفین دو بار ۱۹۶۳ء اور ۱۹۷۰ء میں کی۔ تلامذہ تقریباً سو سے زائد جن میں اکثر صاحب دیوان ہوئے۔ مندرجہ ذیل تصنیفات آپ کے قلم سے معرض وجود میں آئیں اور بیشتر طبع ہو کر شائع ہوئیں۔

(۱) تجلیات قتیل (اردو دیوان) مطبوعہ ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء (۲) رباعیات خاص (۲۲۵ رباعیات اردو) مطبوعہ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء (۳) عرض حال (۴) اذکار الابرار ۱۳۵۷ھ (۵) انتساب الاخیار ۱۳۵۷ھ (۶) خزینۃ الانوار ۱۳۵۶ھ (۷) نور مجسم (۸) مصلح آخرت ۱۳۶۹ھ (۹) ظہور انوار ۱۳۶۹ھ (۱۰) سید العرب والعجم ۱۳۶۹ھ (۱۱) نورٌ علیٰ نور ۱۳۶۹ھ (۱۲) محاربۂ اشتہار آرہ ۱۳۶۹ھ (۱۳) راویٔ علم غیب ۱۳۶۹ھ (۱۴) مناظرۂ میلاد افزا ۱۳۷۰ھ (۱۵) ذبح عظیم ۱۳۸۱ھ (۱۶) بارہ شہزاد جمیل ۱۳۸۳ھ (۱۷) کفر یزید ۱۳۸۳ھ (۱۸) مشکوۃ حقیقت ۱۳۸۴ھ (۱۹) تضمین ۱۳۸۲ھ (۲۰) مسئلہ مرغوب ۱۳۸۳ھ (۲۱) ظل نجات ۱۳۸۴ھ (۲۲) تہتر فرق ۱۳۸۵ھ (۲۳) خلط مذہب ۱۳۸۶ھ (۲۴) ستمگری جماعت اسلامی ۱۳۸۶ھ (۲۵) جناب ختم رسل ۱۳۹۸ھ (۲۶) احکام مصاہرت شرعی ۱۳۸۶ھ (۲۷) تکرار جمشید پور ۱۳۸۶ھ (۲۸) دانا پور سے فضائے دیو بند تک (۲۹) عریضۂ دردمند ۱۳۸۷ھ (۳۰) رفض صریح ۱۳۸۷ھ (۳۱) تاریخ سلف ۱۳۸۱ھ (۳۲) مرغوب الانساب ۱۳۹۳ھ (۳۳) اخوان بد خصال ۱۳۸۵ھ (۳۴) دفتر میثاق انبیاء ۱۳۹۹ھ

فارسی: (۱) ساغر کیف "دیوان اول مطبوعہ ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۱ء خورشید سحر" دیوان دوم" مطبوعہ ۱۳۸۸ھ ۱۹۶۸ء انگریزی

1. Qateel's Message To The World Published In 1948.

2. Mohammad In Divine Books Published In 1949.

3. Mohammad The Last Prophet Published In 1949.

4. The Divine Promise Published In 1950.

5. Abraham Sacrifice Published In 1950.

6. A Letter To All Published In 1960.

7. Mohammd In Hindu Religions Books Published In 1980.

8. Mohamad For Told In Bible Published In 1981.

9. Qateel's Urdu Prosody In English Published In.

10. Quatrains (Translation Of 225 Urdu Rubais) Published in.

غیر مطبوعہ کتابیں: (۱) رخ بے نظیر (دیوان سوم فارسی) (۲) مصابیح التواریخ (دیرہ ہزار فارسی و اردو حکایات تاریخی کا مجموعہ) (۳) شجرات گل افشاں (۴) گنجینۂ قتیل (مشتمل بر رسالہ عروض وقوافی، تذکیر و تانیث، صنایع بدایع، محاورات) (۵) کلیّات اردو (مشتمل بر مراثی، مثنویات، سلام منظومات، سہرے، ترجیع بند و قصائد)

انتقال:۔ ۸/ ذی القعدہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۷/ جولائی ۱۹۸۵ء بروز شنبہ پونے آٹھ بجے صبح تدفین درگاہ سجادہ نشینان آستانہ چشتیہ نظامیہ داناپور میں ہوئی۔

حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ انسان کو تین دولتیں نصیب ہو جائیں تو اس جیسا کوئی خوش نصیب نہیں۔ (۱) زندگی بسر ہو تو طاعتِ الٰہی پر (۲) موت آئے تو کلمۂ شہادت پر (۳) حشر ونشر کو اٹھنے پر ملیکہ اسے بہشت کی خوش خبری سنائیں۔ (روح البیان)

شمال
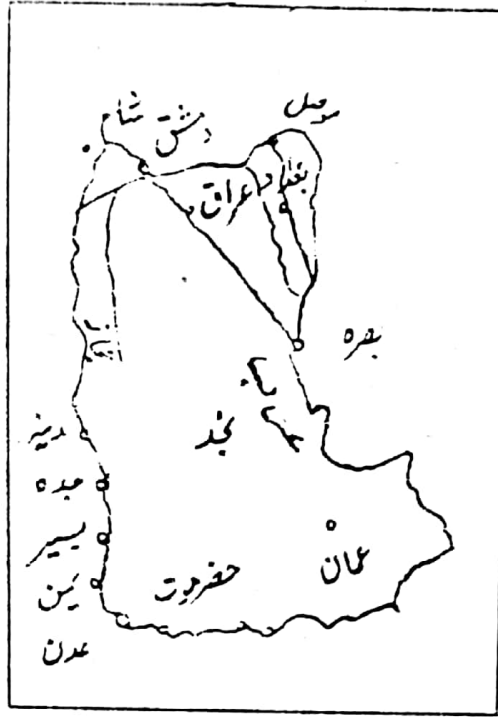
جنوب

یہ نقشہ مصنفہ مسٹر جون مارتھولومی جس کو کلکتہ بمبئی اور مدراس گورنمنٹ کی یونیورسٹیوں نے اس افسر سے تیار کرایا تھا سرکاری نقشہ ہونے کی حیثیت سے ان تینوں یونیورسٹیوں میں داخل نصاب ہے، علاوہ ازیں اور یونیورسٹیوں میں بھی یہی نقشہ داخل نصاب ہے۔

باسمہ تعالیٰ سبحانہ

میری کتاب مسئلہ مرغوب چھپنے کے بعد ہی چند روز میں ہاتھوں ہاتھ ختم ہوگئی مگر اس کی مانگ اور تقاضے پورے ہندوستان سے روز بروز بڑھتے ہی جارہے ہیں اس لئے مجبوراً تقریباً پورے ہندوستان کے مندرجہ ذیل مشاہیر علمائے کرام کی گراں قدر رایوں و نیز مزید اضافوں کے ساتھ پھر ہدیہ ناظرین کررہا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

قتیل غفرلہ

۱۱ رشوال المعظم ۱۳۸۳ھ

فہرست مضامین

۵۸ عالیجناب حضرت صوفی محمد عبد الرؤف صاحب قبلہ ٹاٹا نگر جمشید پور

۵۹ عالیجناب حضرت بدر الدین خانصاحب صابری قادری ہزاری باغ

۶۰ عالیجناب حضرت قمر الہدیٰ صاحب قادری ہزاری باغ

۶۱ عالیجناب حضرت محمد یونس صاحب نعیمی اشرفی چشتی مراد آباد یوپی

۶۲ عالیجناب حضرت محمد طریق اللہ صاحب مراد آباد یوپی

۶۳ عالیجناب حضرت عبد العزیز صاحب بستوی بستی یوپی

۶۴ عالیجناب حضرت اقبال حسن صاحب قادری بدایوں یوپی

۶۵ عالیجناب حضرت محمد جمیل اختر اشرفی دربھنگہ بہار

☆☆☆

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل بے پایاں سے مجھے امسال توفیق حج و زیارت حرمین شریفین عطا فرمائی، چنانچہ یہ سیہ کار بھی سگ اصحاب کہف کی طرح نکوکاروں کے ساتھ ساتھ ہر جگہ حاضر رہا، البتہ نمازیں اگر چہ حرمین شریفین ہی میں پڑھتا تھا مگر اپنی خاص جماعت کرتا تھا۔ میرے رفیق سفر محترم حاجی شیخ علاء الدین صاحب امام مسجد، و جوان صالح عزیز سعید حاجی عین الحق صاحب باقر گنج پٹنہ نے بھی کل نمازیں میرے ساتھ ہی پڑھیں۔ الحمد للہ نجدیوں سے میں ہمیشہ علیحدہ رہا، اللہ تعالیٰ نے صدقہ رسول ﷺ کا مجھے نجدی امام اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچایا، یہ جرم صرف میرا ہی نہ تھا بلکہ سارے علمائے ہندوستان و پاکستان وغیرہ وغیرہ نجدی جماعت کے بعد اپنی اپنی جماعتوں سے علیحدہ نماز پڑھتے تھے، بلکہ اکثر و بیشتر ایسا بھی ہوتا کہ تمام علمائے ہندوستان و پاکستان اپنی اپنی پارٹیوں کے ساتھ حرم شریف میں بہ یک وقت پہنچ جاتے اور سب لوگ مل کر ایک بڑی جماعت کرتے مثلاً مولانا محمد علی صاحب ضلع بریلی، حضرت مولانا عبد الحق صاحب دھوراجی، مفتی کاٹھیاواڑ، حضرت مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب اعظمی، حضرت مولانا عبد القادر صاحب یمنی، حضرت مولانا شاہ محمد سالم صاحب سجادہ نشین بدایوں شریف، حضرت مولانا ظفر الحسن صاحب قادری مدرس جامعہ نعیمیہ، چھپرہ، حضرت مولانا نعیم الدین صاحب اشرفی بانی جامعہ نعیمیہ چھپرہ، حضرت مولانا نورانی میاں صاحب میرٹھی، حضرت مولانا اشفاق حسین صاحب شیخ الحدیث مدرسہ جودھپور، راجستھان، حضرت مولانا نثار احمد صاحب نقشبندی مجددی سجادہ نشین پاکستان، حضرت مولانا حیدر صاحب سیالکوٹ، نواسہ حضرت قطب العصر پیر جماعت علی شاہ صاحب حضرت مولانا محمد عمر صاحب وغیرہ وغیرہ اور اکثر علمائے غیر ممالک

سب کے سب اپنی اپنی جماعت سے علیحدہ نماز پڑھتے اور کبھی سب مل کر ایک ہو جاتے سوا صوبہ بہار پٹنہ کے تین علماء کے۔ جو ایک ہی خاندان و مسلک کے ہیں، بس انہی تین علماء نے نجدی امام کو اپنا امام و مقتدیٰ بنایا اور اس کے پیچھے ساری نمازیں پڑھیں بلکہ بعض نے تو بے وقت خلاف مذہب حنفی عصر کی نماز بھی نجدی جماعت میں پڑھی حالانکہ نجدی عصر کی نماز ظہر کے وقت پڑھتے ہیں جو حنفی مسلک سے عصر کا وقت ہی نہیں ہوتا اور اس وقت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے یہاں نماز ہی نہیں ادا ہوتی مگر اس کی پروانہ کر کے عصر کی نماز بھی نجدی ہی امام کے پیچھے پڑھی، مجھے بھی بہت سمجھایا گیا اور زور دیا گیا کہ اے محمد قایم تو بھی نجدی جماعت میں نماز پڑھ، فی رکعت ایک لاکھ رکعتوں کا ثواب ملے گا، میں ان بزرگوں کی نصیحت پر عمل نہ کر سکا اور اللہ اور اللہ کے رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجدی امام کے سائے سے بھی دور رکھا۔ فالحمد لله علی ذالک۔

اس سے چند سال قبل بھی حضرت مخدوم ملت مولانا مصطفیٰ رضا صاحب بریلی شریف اور آپ کے رفقاء جن میں اکثر علماء تھے، حضرت مولانا سید آل مصطفیٰ صاحب صدر آل انڈیا سنّی جمعیۃ العلماء ممبئی، حضرت مولانا حشمت علی خانصاحب علیہ الرحمۃ، حضرت مولانا محمد صدیق صاحب بستوی، یوپی، حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب مدرس جامعہ حبیبیہ الہ آباد، حضرت مولانا ارشد القادری صاحب بانی مدرسہ فیض العلوم، حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بانی جامعہ حبیبیہ الہ آباد، حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب، مفتی اعظم کانپور، حضرت مولانا سید محمد صاحب محدث اعظم ہند قدس سرہ العزیز، حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب الہ آباد اٹالہ، حضرت مولانا مفتی ظفر علی صاحب کراچی، حضرت مولانا غلام علی صاحب پاکستان، حضرت مولانا نعیم اللہ خانصاحب علیہ الرحمہ الہ آباد، وغیرہ بھی حج کو گئے تھے مگر کسی نے ایک وقت کی نماز بھی نجدیوں کے پیچھے نہ پڑھی بلکہ تمام

علماء اپنی خاص جماعت سے حرمین شریفین میں علیحدہ پڑھتے تھے۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب و حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب مفتی کانپور سے قاضی القضاۃ مدینہ و علمائے نجد سے مناظرہ بھی ہوا جس میں قاضی القضاۃ صاحب میدان چھوڑ کر بھاگے اور یہ بات ثابت کر دی گئی کہ اہل نجد اور اس کے تمام پیر و عقیدۂ مسلمان ہی نہیں۔

ایک بات اس جگہ میں بے جوڑ لکھ رہا ہوں مگر بغیر اس کے لکھے اس ہنگامے کا سبب کہ یہ فتنہ کیوں کھڑا کیا گیا سمجھ میں نہ آئے گا، بات یہ ہے کہ میں ۱۳۴۴ھ میں آستانہ چشتیہ نظامیہ داناپور تعمیر ۷۴۵ھ کا سجادہ نشین ہوا۔

اس وقت سے اس وقت تک مجھے پناہ نہیں ہے، میرے بعض اقربا نے جو میری خانقاہ و آستانۂ پاک کے دشمن ہیں اور ان کی حمایت میں بعض پیر و مشائخ نے خانقاہ و مدرسہ نے، کچھ تو پردے کے اندر سے اور کچھ ظاہر ہو کے مجھے خوب خوب ستایا حملے کئے بہتان باندھے۔

چنانچہ یہ موجودہ فتنہ بھی اسی خانقاہی جنگ کا شاخشانہ ہے، ورنہ مجھ جیسے گمنام کے نماز پڑھنے نہ پڑھنے، روزہ رکھنے نہ رکھنے، زندہ رہنے نہ رہنے سے کسی کو کیا غرض کیا فائدہ کیا نقصان؟ یہ سب محض خانقاہی کرامات ہیں ورنہ اور علماء کے خلاف اس سے قبل کوئی ہنگامہ کیوں نہ کیا گیا؟ چونکہ امسال محمد قائم حج کو گیا اور اس نے نجدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی اس لئے ان لوگوں کو موقع مل گیا مثل مشہور ہے "بندر کھوجے گھاؤ دشمن کھوجے داؤ" اس فتنے کے بانی و معاونین چوں کہ مجھ سے ایک ماہ پہلے ہی واپس آ گئے تھے اس لئے وہ اور ان کی پرانی مستقل پروپگنڈا پارٹی نے تمام دوکانوں، ہوٹلوں، مسجدوں میں جمعہ کی نماز میں خطبے سے پہلے اور کبھی نمازیوں کو روک کر نماز کے بعد وعظ کے جلسوں میں ریل گاڑیوں میں، موٹروں ٹانگوں میں میرے آنے کے ایک ماہ قبل ہی سے اتنا زبردست پروپگنڈا کیا کہ

شاید باید، چنانچہ ان دشمنوں کی ذرا اور بھی خفیف الحرکتی ملاحظہ ہو۔

(۱) میری واپسی کی تاریخ مقررہ سے ایک روز پہلے کی غلط تاریخ چھپکے سے اخبار میں شائع کردی جس سے اکثر لوگ اسٹیشن پر آکر افسوس کرتے ہوئے واپس گئے بعض اعزہ تو مغل سرائے تک جا کر واپس آئے، مقصد یہ تھا کہ ایک بار چھپکیں گے تو دوبارہ نہ آئیں گے، مگر ہو گیا الٹا جناب الحاج محمد عمر صاحب نقش بندی میرے استقبال میں بنارس سے ممبئی پہونچ گئے، ممبئی سے انہوں نے تار دے دیا کہ ہم شاہ صاحب کو لے کر فلاں گاڑی سے فلاں وقت پہنچیں گے، چنانچہ بنارس سے کئی سو آدمی مغل سرائے خلعت وغیرہ لے کر پہنچے اور بڑا انتظام کھانے پینے کا مغل سرائے میں موجود تھا اللہ تعالیٰ محمد عمر صاحب کو زندہ اور سلامت رکھے، میں ان کا ممنوع ہوں اور دانا پور اور پٹنہ کے مجمع کو کیا بتاؤں "عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد"

(۲) دوسری حرکت یہ کی کہ تمام مشہور کر دیا کہ شاہ قائم صاحب کو تو نجدیوں نے جیل میں ڈال دیا ہے اور ان پر کوڑے پڑے ہیں کہ ان کی ساری پیٹھ سیاہ ہو گئی ہے کتنے آدمیوں نے براہ راست مجھ سے پوچھا، افسوس سنگ اسود کا بوسہ لے کر نہ آئے ہیں اور بھی پکے ہو گئے، ہاں البتہ مسجد نبوی میں پولیس گرفتار کرنے کو آئی تھی مگر بفضلہٖ تعالیٰ گرفتار نہ کر سکی واپس گئی۔

اس وقت تک ہزاروں آدمی مجھ سے پوچھ چکے ہیں کہ تم نے بیت اللہ شریف و مسجد نبی ﷺ میں نجدی جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی وقتی طور پر میں نے ان لوگوں کو ٹال دیا، چونکہ برابر دانا پور و پٹنہ میں لوگ مجھ سے پوچھتے رہے اور اب تو خطوط آنے لگے کہ سبب بتاؤ کہ نجدی امام کے پیچھے تم نے نماز کیوں نہ پڑھی۔ قاعدہ ہے کہ جہاں کسی کے دشمن ہی دشمن ہوں وہاں اللہ تعالیٰ اس کا کوئی حق پسند طرفدار بھی پیدا کر دیتا ہے، میرے دشمنان خاندانی و برادری کے ساتھ ان کی طرف داری و خوشنودی میں بڑے غیرت جبریل رشک میکائیل، مقدس و

بزرگ حضرات نے بھی جو در پردہ شروع ہی سے ان لوگوں کے ساتھ ہیں اس واقعہ کو بھی خوب خوب اچھالا کہ میاں قائم مسلمانوں کی نگاہ سے ایسا گر جائیں کہ ان کا عدم وجود دونوں برابر ہو جائے مگر نتیجہ برعکس ہوتا چلا گیا، جب میں نے بہر حال خموشی وسکوت اختیار کیا تو یہ لوگ آڑے ترچھے رسالوں میں تیر چلانے لگے بلکہ کھلم کھلا میرے نام کے ساتھ اخباروں میں اتر آئے۔

چنانچہ صاف صاف میرے نام کے ساتھ روزانہ اخبار سنگم پٹنہ مورخہ ۱۸ر ستمبر ۱۹۶۳ء میں شخصے محمد بشیر الدین نعمانی محلہ سلطان گنج پٹنہ نے ایک خط چھاپا۔ اس خط میں بشیر الدین صاحب نے جو الفاظ لکھے ہیں قابل دید ہیں، آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ محمد قائم مع رفقاء جماعت سے نماز نہ پڑھتے تھے بلکہ اپنی جماعت علیحدہ کرتے تھے مگر پٹنہ کی دوسری معزز ومقتدر ہستیاں پنج وقتہ نہ سہی چار ہی وقتوں میں جماعت میں شرکت کرتی رہیں، لہٰذا مجھ محمد قائم سے (میرے نام کے ساتھ) کیفیت طلب ہے اور مجھ سے تشفی بخش جواب مانگا ہے اور وہ بھی اپنے لیے نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے۔ اس لئے کہ میری اس حرکت سے قوم بہت بے چین وغیر مطمئن ہے۔ میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ خموش رہوں گا اگرچہ زبانی تقاضے بڑھتے ہی رہے جب ان لوگوں کو اطمینان ہوگیا کہ اب جواب نہ نکلے گا تو جا بجا ہوٹلوں میں خانقاہوں میں مدرسوں میں حکیم صاحبوں کے مطب میں آوازے کسے جانے لگے کہ ارے میاں قائم کی پالکی رکھا گئی، چاروں شانہ چت ہو گئے اور ان لوگوں کا دل اتنا بڑھا کہ سلطان گنج کے پڑوسی محلّہ کنکڑ باغ سے کسی غیر قبوری شریعت والے جناب محترم جاوید حسن کیفی ساکن کنکڑ باغ پٹنہ نے روزانہ اخبار سنگم مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۶۳ء میں ایک خط چھاپا جس میں انہوں نے مجھ پر خوب خوب بہتان اور آوازے کسے، شکر ہے جاوید حسن صاحب نے مجھے قبوری شریعت کا آدمی لکھا ہے، یعنی میں اس شریعت کا ماننے والا ہوں جس شریعت میں احکام قبر

وقبرستان، میت ونماز جنازہ، کفن ودفن وغیرہ ہیں اور بے شک میں واللہ وبحمد اللہ اسی شریعت کا ماننے والا ہوں، البتہ اس طنز وطعن سے معلوم ہوا کہ جناب جاوید حسن کیفی غیر قبوری شریعت کے آدمی ہیں، یعنی ان کے یہاں دستور ہے جس میں قبر وقبرستان، مردہ نماز جنازہ، دفن دعا وغیرہ کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے جیسے مرگھٹ اور مسان والی بات فَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

محترم جناب جاوید حسن صاحب کیفی اپنے اس خط میں اتنا آگے بڑھ گئے ہیں کہ انہوں نے مجھے یہاں تک لکھ دیا کہ محمد قائم نہ حنفی ہے نہ شافعی نہ مالکی نہ حنبلی بلکہ ففتھہ کالمنسٹ ہے، ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ سیاست میں ففتھہ کالمنسٹ باغی بادشاہ کو کہتے ہیں اور مذہب میں باغی خدا کو کہتے ہیں، یعنی کافر کو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جاوید حسن صاحب کیفی کنکڑ باغی کی نگاہ میں میں خدا کا باغی کافر ہوں۔ فوا حسرتا! حالانکہ قدرت نے انہی کے نام کے ساتھ ازل سے باغی چسپاں کر دیا ہے یعنی جاوید حسن کنکڑ باغی فتبارک اللہ احسن الخالقین، کنکڑ باغی صاحب نے مجھ پر یہ بھی طنز کیا ہے کہ محمد قائم حدیث اور اہل حدیث کا دشمن ہے اور صاف صاف لکھ دیا کہ شاہ کی جھولی میں حدیث کہاں اس لئے اس فقیر نے ''مسئلہ مرغوب'' میں احادیث پاک ہی سے جواب دے کر کنکڑ باغی صاحب کو دکھلایا ہے کہ دیکھو شاہ کی جھولی میں کتنی حدیثیں ہیں اور دیکھیں کہ حدیث کو ہم مانتے ہیں یا اہل حدیث۔

ہونے والی بات، دشمنوں کی خوش قسمتی سے عین اسی وقت رسالہ المجیب بابت ستمبر ۱۹۶۳ء پھلواری خانقاہ سے نکلا، جس میں جناب شاہ عون احمد صاحب پھلواری کا ایک مضمون ''آستانۂ نبوت و برزخ کبریٰ'' کی سرخی سے چھپا، جس میں انہوں نے اپنے حج کے حالات لکھے ہیں، جناب شاہ عون صاحب کے مضمون کے چند جملے اقتباساً لکھتا ہوں ملاحظہ ہوں:

''اللہ کے فضل سے اس سفر میں جن حضرات کی محبت و رفاقت حاصل ہوئی ان میں ہر ایک اپنی جگہ باکمال! جناب مکرم شاہ ظفر سجاد صاحب ابوالعلائی دانا پوری جیسے نیک سیرت بزرگ اور اہل دل کی رفاقت اگر حاصل تھی تو حرم نبوی کی نماز اور جماعت اولیٰ، اللہ اکبر! کیا کہنا ہے اس کا...... الحمد للہ پورے قیام میں روزانہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت اولیٰ سے مسجد میں ادا ہوتی رہیں۔ سچ پوچھئے تو وقت پر غیب سے صحیح رہنمائی ہو جاتی ہے اور حکم شرعی اور اکابر کے اسوہ کے مطابق شرکت جماعت کی توفیق ہو جاتی ہے، ورنہ عقل کی غلط رہنمائی اور علم کا بیجا مشورہ ہر وقت موجود رہتا ہے، جو انسان کو حق وصواب کی راہ سے دور کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ مصلحت اندیش عقل حکم کی بجا آوری اور امتثال امر کے وقت اکثر آڑے آتی ہے اور اپنے مصالح پیش کر کے عمل سے روکتی ہے اور غرۂ علم کی ہلاکت خیزی تو مشہور ہے، علم کی یہی وہ منزل ہے جو حجاب اکبر بن کر کتنوں کو راہ حق سے موڑ چکی ہے۔ اس لئے جماعت سے نماز کے متعلق احادیث نبوی کے تاکیدی حکم اور ترک جماعت پر وعید وتہدید کے سخت الفاظ کے سامنے تو عقل کی مصلحت اندیشی کو چلنے دیا گیا اور نہ علم کے مشفقانہ مشورہ کی طرف توجہ کی گئی کیونکہ نماز دراصل امتثال امر کا دوسرا نام ہے اس کو بجا آوریٔ حکم کے جذبے کے ساتھ اپنی رائے خیال کو دخل دیئے بغیر ادا کرنا ہے ویسے بھی زندگی کے ہر شعبے میں اپنی ہر رائے اور ہر تاویل ارشاد نبوی کے تابع ہونی چاہئے وہاں دل کس طرح قبول کر سکتا ہے کہ تاویل کی گنجائش اور مسئلہ کی پیچیدگیوں میں اس کو ضائع کیا جائے۔'' (المجیب، بابت: ستمبر ۱۹۶۳ء، ص: ۱۸ تا ص: ۲۰)

اس پرچے اور شاہ عون صاحب پھلواری کی اس تحریر نے اس ہنگامے پر اور بھی پٹرول کا کام کیا، آگ اور بھی لہک اٹھی، حالانکہ شاہ عون احمد صاحب نے پورے مضمون میں کہیں بھی میرا نام تک نہ لکھا نہ کوئی ذکر میرا کیا۔ حالانکہ تارک

جماعت اولیٰ میں ہی مشہور تھا اور مجھ ہی پر میرے نام کے ساتھ ہر طرف سے لے دے ہے اور آج تک ہے مگر پبلک نے سارا مضمون میرے سر گرا دیا۔ ایک صاحب معلوم نہیں کہاں کے تھے الجھ پڑے کہ جناب شاہ عون صاحب پھلواری نے جب صاف صاف لکھ دیا کہ '' دل کس طرح قبول کرسکتا ہے کہ تاویل کی گنجائش اور مسئلہ کی پیچیدگیوں میں اس کو ضائع کیا جائے'' تو پھر آپ نے جماعت اولیٰ کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھی میں کچھ جواب دینا ہی چاہتا تھا کہ ایک صاحب نے بدلے ہوئے انداز میں ان سے پوچھا کہ بڑا '' آپ تاویل کی گنجائش اور مسئلہ کی پیچیدگیوں کو بار بار دہرا رہے ہیں، آپ مجھے جواب دیجئے کہ شاہ عون احمد صاحب شیعہ، خارجی، معتزلی کے پیچھے نماز پڑھیں گے، اگر نہیں تو کیوں؟ کیا شیعے خارجی وغیرہ وغیرہ مسلمان نہیں؟ کیا وہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ نہیں پڑھتے؟ اگر شاہ عون صاحب ان لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اور نہیں پڑھتے تو سبب بتلائیں کہ ان لوگوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ کیا وہ توحید و رسالت کے منکر ہیں؟ میں ہر جگہ یہی قصہ سن رہا ہوں، ہر جگہ شاہ قائم صاحب شاہ قائم صاحب شاہ قائم صاحب'' ہر طرف سے بوچھار پر بوچھار ہے۔ پہلے شاہ عون صاحب شیعہ، خارجی، معتزلی وغیرہ کے پیچھے اپنی رائے اور خیال کو دخل دیئے بغیر نماز پڑھ کر کے دکھلائیں تو ہم جانیں کہ ان کا دل تاویل کی گنجائش اور مسئلہ کی پیچیدگیوں میں نہیں الجھتا ہے اور وہ خود اپنے مضمون کا احترام کرتے ہیں، جہاں دیکھئے یہ قصہ جہاں دیکھئے یہ قصہ، ان لوگوں کا بس نہیں چلتا کہ شاہ قائم صاحب کو نگل جائیں۔ خود آپس میں تو ان لوگوں کے اتفاق نہیں ہے اور دوسرے پر طنز کرتے ہیں جناب مولانا شاہ صبیح الحق صاحب زید مجدہ صاحب سجادہ خانقاہ منگل تالاب پٹنہ و جناب مولانا سید شاہ محمد عزیز الدین صاحب پھلواروی مدفیوضہ کی نمازوں کو نہیں دیکھا کہ شاہ صبیح الحق صاحب نے پورے قیام سفر میں ایک وقت کی

بھی نماز نجدی امام کے ساتھ جماعت اولیٰ سے نہ پڑھی ان کو انکار تھا اور شاہ عزیز الدین صاحب نے پانچوں وقت کی نماز پابندی کے ساتھ پورے سفر میں نجدی امام کے پیچھے جماعت اولیٰ سے نہ پڑھی۔ کلیجے میں طاقت ہے تو شاہ صبیح الحق صاحب اور شاہ عزیز الدین صاحب سے پوچھئے، زبانی پوچھئے، خط سے پوچھئے رسالے اور اخبار ''سنگم'' ''وصدائے عام'' کے ذریعہ پوچھئے کہ انہوں نے کیوں نہ پڑھی، دونوں تو ایک ہی مسلک کے ہیں، وہاں زبان نہیں کھلتی مگر ایک غریب (محمد قائم) پر جسے دیکھئے زبان درازی، جسے دیکھئے طعن و تشنیع، پورے صوبہ میں ایک ہنگامہ ہے، منگل تالاب اور پھلواری جا کر پوچھئے تو ہم جانیں کہ کتنی طاقت ہے'' ان صاحب نے یہ بھی کہا کہ ''میں نے ایک شخص سے یہ بھی سنا ہے کہ شاہ عون صاحب نے بھی پورے قیام سفر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ عصر کی نماز ایک روز بھی نجدی امام کے پیچھے جماعت اولیٰ سے نہ پڑھی اور صبیح الحق صاحب کا ساتھ دیا'' مگر خیال نہ رہا جھٹکے میں لکھ گئے کہ پانچوں وقت کی نماز جماعت اولیٰ سے پڑھتے تھے ''العلم عند اللہ'' کسی کی ایک وقت کی نماز نجدی کے پیچھے نہیں ہوتی تھی کسی کی پانچوں وقت کی نجدی کے پیچھے درست نہیں، اس میں لڑائی کیا، جھگڑا کیسا، ایک فتنہ ہے کہ کسی خاص مقصد سے کھڑا کر رکھا ہے۔ اور شاہ محمد قائم صاحب کو ذلیل و انگشت نما کرنے کے لیے کیا کیا داؤں کئے جا رہے ہیں، ہم نے ان لوگوں کو سمجھایا کہ بھائی ایسی بات نہیں ہے اس مضمون میں شاہ محمد عون صاحب کا ہرگز میری طرف اشارہ نہیں ہے۔ وہ میرے عزیز و قرابت دار ہیں، میری شادی خانقاہ مجیبیہ پھلواری میں ہوئی ہے۔ میں اس خانقاہ کا داماد ہوں، یہ باتیں انہوں نے اپنے عقیدہ و ایمان کے حسب حال لکھا ہے، ممکن ہے کہ اس طرف اشارہ ہو جو ایک وقت کی نماز قصداً نجدی کے پیچھے نہ پڑھتے ہوں، جیسا کہ اخبار سنگم نے بھی لکھا ہے۔ اسی روز گیا کے مدرسہ کی دستار بندی کا جلسہ تھا میں بھی مدعو تھا مگر

معذرت لکھ دی تھی۔ میں کدرایا سہسرام کے جلسے سے واپس آرہا تھا کچھ دیر گیا اسٹیشن پر ٹھہرنا پڑا۔ میری ٹرین کا وقت ہوگیا اور میں سلام کر کے رخصت ہوگیا اتنا ضرور ہے کہ شاہ عون صاحب کے مضمون کو عوام اور میرے اعزہ نے میرے ہی سر تھوپا کہ سارے طنز محمد قائم ہی پر ہیں مجھے دیکھ کر طنزیہ کوئی کہتا ہے (۱) عقل کی غلط رہنمائی، کوئی کہتا ہے (۲) علم کا بے جا مشورہ (۳) مصلحت اندیش عقل (۴) غرۂ علم کی ہلاکت خیزی (۵) حجاب اکبر وغیرہ، اس پر بھی میں لوگوں کے تحریری مطالبہ کے باوجود جواب دینے کو تیار نہ تھا، مگر جب ہر طرف سے بدتمیزیاں بڑھنے لگیں اور لوگوں نے زبردستی جواب لینا ہی چاہا اور زبردستی کیفیت طلب ہی کی تو اب میں ایک آدمی کس کس کو جواب دوں اور کہاں تک جواب دوں؟ اس لئے مجبور ہو کر اس کا ایک مختصر سا جواب شائع کر دیتا ہوں کہ پوچھنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ میں نے نجدیوں اور نجدی امام کو کیوں ترک کیا اور ان کے پیچھے نماز کیوں نہ پڑھی۔ حق بات یقینی کڑوی ہوتی ہے، اب زبردستی میری زبان کھلوائی جاتی ہے۔ خط اور اخبار کے ذریعہ جواب پر مجبور کرتے ہیں تو لیں دل کھول کر سنیں کہ شاہ کی جھولی میں کتنی حدیثیں ہیں۔

ہم لوگوں کا نجدیوں کے ساتھ روزانہ کا جھگڑا آخر رنگ لایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ نجدی حکومت نے ہم لوگوں کے آنے کے بعد اب عام اجازت دے دی ہے کہ ہر شخص نجدی جماعت کے بعد اپنی جماعت علیحدہ کر سکتا ہے، چنانچہ کانپور کے اخبار استقامت میں اس طرح درج ہے۔ ''اب میں اپنے تمام سنی بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ سفر کسی سنی عالم کے ساتھ کریں تاکہ تمام ارکان حج بھی صحیح ادا ہوں اور نمازیں بھی ان کی اقتدا میں پڑھیں کیوں کہ حکومت نجد نے اپنے ہی عقیدے کے امام رکھے ہیں، وہ کسی امام کی تقلید نہیں کرتے، وہ غیر مقلد ہیں اور اولیاء کرام کے دشمن ہیں، نجدی دیوبندی، مودودی غیر مقلد اور ندوی عقائد میں متحد ہیں تبلیغی جماعت دہلی بھی وہابیہ کی جماعت ہے، مولوی الیاس پکے وہابی

تھے۔ مکہ معظمہ کا ایک گناہ ایک لاکھ گناہوں کے برابر ہے۔ تو جب آپ نے نماز غیر سنی کی اقتدا میں پڑھی تو گویا قضا کی، یعنی ایک لاکھ نمازیں قضا کیں، اس طرف ہمارے حجاج کرام قطعی توجہ نہیں فرماتے۔

اور اب تو حکومت نجدی نے یہ اجازت عام دے دی ہے کہ اولیٰ جماعت کے بعد ہر شخص اپنی جماعت علیحدہ کر سکتا ہے، افسوس تو یہ ہے کہ ہندوستان میں بھی ہمارے بھائی کہہ دیا کرتے ہیں کہ نماز سب کے پیچھے ہو جاتی ہے، جب کہ عقیدہ صحیح نہیں تو نماز کیسے ہو جائے گی، جب کہ داڑھی حد شرع نہ رکھنے والے کی اقتدا میں نماز مکروہ ہوتی ہے بلکہ ہر اس شخص کی نماز مکروہ تحریمی ہے جو داڑھی مونڈاتا یا کترواتا ہے اور حد شرع سے کم رکھتا ہے بلکہ ایسے شخص کی اذان و تکبیر کا اعادہ کرنا بھی ضروری ہے۔"

(اخبار استقامت کانپور مورخہ ۲۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۱؍ اکتوبر ۱۹۶۳ء) چونکہ مجھ سے سختی کے ساتھ جواب طلب ہے اس لئے اب میں جواب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، ملاحظہ فرمائیں اور مذہب کو جانیں اور پہچانیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں فرمایا ہے " **ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی** " یعنی میرا رسول لب بھی نہیں ہلاتا بلکہ رسول کی زبان پر میں بولتا ہوں۔ یعنی ہر حدیث شریف فرمان خدا ہے مگر بہ زبان مصطفیٰ ﷺ، حدیث کی کتابوں میں بخاری شریف و مسلم شریف کا لقب صحیحین ہے ان دونوں کتابوں کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہتے ہیں۔ یعنی قرآن شریف کے بعد یہی دو کتابیں صحیح ترین ہیں، اب چند حدیثیں بخاری شریف سے سن لیجیے اس کے بعد مسلم شریف پیش کروں گا اختصار کے خیال سے صرف اردو میں ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

حدیث (۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ برکت دے ہمارے شام میں، اے اللہ برکت دے ہمارے یمن میں، پس عرض کیا صحابہ نے

کہ یارسول اللہ! نجد کے لئے بھی دعا فرمائیے، پھر دوبارہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے اللہ برکت دے ہمارے شام میں، اے اللہ برکت دے ہمارے یمن میں، پھر اصحاب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ نجد کے لئے دعا فرمائیے، پھر تیسری مرتبہ حضور نے دعا فرمائی کہ اے اللہ برکت دے ہمارے شام میں اے اللہ برکت دے ہمارے یمن میں، پھر اصحاب نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ نجد کے لیے دعا فرمائیے، چوتھی مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نجد سے زلزلے پر زلزلے سرزد ہوں گے، نجد سے فتنے پر فتنے اُٹھیں گے، نجد سے قرن شیطان نکلے گا۔

حدیث: (۲) ابو برا نجدی نے اللہ کے رسول کے ساتھ سخت فریب کیا خدمت شریف میں حاضر ہو کر اپنے ایمان لانے کا ارادہ ظاہر کیا مگر نجد چل کے اور کچھ تعلیم یافتہ اصحاب نجد کے لیے طلب کیے، حضور انور ﷺ نے فرمایا میں نجد سے ایمن نہیں ہوں، مجھے اہل نجد سے اندیشہ وخوف ہے، اس پر ابو برا نجدی نے اپنی ضمانت پیش کی اور گن کر ستر اصحاب رسول اللہ ﷺ کو جو سب کے سب حافظ تھے اصرار کر کے نجد لے گیا اور مقام "بیر معونہ" پر جو نجد سے قریب ہے اپنے بھتیجے عامر بن طفیل کی سازش سے جو اس وقت نجد کا بادشاہ تھا اور جو پہلے سے وہاں فوج چھپائے ہوئے تھا دفعتاً نکل کر ستروں اصحاب رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دیا مگر ایک صحابی سخت زخمی ہو کر کشتوں میں پڑے ہوئے تھے جوان شیطانوں کے جانے کے بعد کسی طرح وہاں سے رینگتے ہوئے واپس ہو سکے، بخاری شریف میں اس کا مفصل بیان موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو جو اس کا صدمہ ہوا بیان سے باہر ہے۔ اللہ کے رسول نے باوجود رحمۃ اللعالمین ہونے کے قاتلان اصحاب پر ایک مہینہ تک لعنت فرمائی ہے۔ اور نماز میں بددعا کی یہ منحوس نجد معتوب خدا و معتوب رسول ہے۔ اور یہی واقعہ قنوت نازلہ کا سبب ہوا، (یاد رکھو مسلمانو! رسول اللہ ﷺ کی لعنت خدا کا قہر ہے اور رسول کی بددعا خدا کا غضب ہے)

حدیث: (۳) تخریب اسلام وقتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورے اور سازشوں کے لئے ابوجہل وابولہب نے ایک مکان مقرر کر رکھا تھا جس کا نام ان لوگوں نے ''ندوہ'' رکھا تھا۔ ایک بار اس میں رسول اللہ ﷺ کے قتل کا مشورہ ہو رہا تھا کہ شیطان لعین وہاں آدمی کی شکل میں آپہنچا۔ چونکہ قتل رسول اللہ ﷺ کا مشورہ تھا، اجنبی آدمی کو دیکھ کر ابوجہل وغیرہ چپ ہوگئے، اطمینان دلانے کو شیطان نے ابوجہل سے کہا کہ میں بھی تمہیں لوگوں میں ہوں، مجھ سے بدگمان نہ ہو، لوگوں نے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو ابلیس لعین نے جواب دیا کہ میں نجد کا رہنے والا ہوں (اسی وقت سے شیطان کا لقب شیخ نجد و شیخ نجدی'' ہے معلوم ہوا کہ شیطان کا ہیڈ کوارٹر نجد ہے)

حدیث: (۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق (پورب) کی طرف اشارہ کر کے کہ خبردار خبردار کہ فتنہ اس طرف سے ظاہر ہوگا۔ اور نکلے گا یہاں سے قرن شیطان (نجد مدینہ طیبہ سے ٹھیک پورب ہے) اس حدیث میں خبردار خبردار فرما کر اللہ کے رسول نے اپنی امت کو نجد اور نجدیوں سے ڈرایا اور ہوشیار کیا ہے)

حدیث: (۵) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جو بے وقوف ہوگی۔ اور بیان کرے گی حدیثوں کو نکل جائے گی وہ قوم دین سے، جیسا نکل جاتا ہے تیر کمان سے، نہیں تجاوز کرے گا ایمان ان کا ان کے چنبر گردن سے (معلوم ہوا کہ یہ لوگ بے دین ہیں)

حدیث: (۶) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں ایک قوم ایسی پیدا ہوگی کہ جن کی نماز اور روزے اور دیگر اعمال کے مقابلے میں تم لوگ اپنی نمازیں اور روزے اور دیگر اعمال کو حقیر سمجھو گے اور پڑھے گی وہ قوم قرآن مگر نہیں تجاوز کرے گا قرآن ان کے چنبر گردن سے اور نکل جائے گی وہ قوم دین سے جس طرح نکل جاتا ہے تیر کمان سے، (متواتر ارشاد ہے کہ وہ لوگ بے دین ہیں)

حدیث: (۷) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب حضور اقدس ممبر کے پہلو میں کھڑے تھے کہ فتنہ اس طرف ہے فتنہ اس طرف ہے جہاں سے نکلے گا قرن شیطان“

حدیث: (۸) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس وقت حضور ممبر پر تھے، مشرق کی طرف اشارہ کر کے خبردار خبردار فتنہ اس طرف سے ظاہر ہوگا۔ اور نکلے گا یہاں سے قرن شیطان۔

حدیث: (۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فتنہ اس طرف ہے مشرق سے ظاہر ہوگا۔

اب چند حدیثیں مسلم شریف سے بھی سن لیں:

حدیث (۱۰) رسول اللہ ﷺ نے پورب کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ فرمایا کہ خبردار ہو کہ فتنہ اس طرف ہے جہاں سے نکلیں گے دو قرن شیطان، (مسلم شریف نے تعداد بھی بتائی ہے)

حدیث: (۱۱) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ اس طرف سے نکلے گا اور اشارہ فرمایا پورب کی طرف کہ جہاں سے نکلیں گے دو قرن شیطان (مسلم شریف کی ان دونوں حدیثوں سے دو قرن شیطان کی خبر ملتی ہے۔)

حدیث: (۱۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آئیں گے اہل یمن تمہارے پاس ان کا دل نرم ہے اور قلب رقیق، ایمان و حکمت یمن میں ہے اور کفر کا سر طرف مشرق کے ہے (نجد مدینہ سے ٹھیک پورب ہے)

حدیث: (۱۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (نزدیک دروازۂ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) مشرق کی طرف اشارہ کر کے فتنہ اس طرف ہے جہاں سے نکلے گا قرن شیطان، فرمایا اس کو دو یا تین بار۔

حدیث (۱۴) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آخر زمانے میں ایک قوم پیدا

ہوگی جو بیان کرے گی تم سے وہ حدیثیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوں گی، پس بچانا اپنے کو ان سے اور بچانا ان کو اپنے سے ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کر دیں اور فتنہ میں ڈال دیں (مشکوٰۃ شریف)

حدیث: (۱۵) نجد سے ایسا شیطان نکلے گا کہ جس کے فتنے سے عرب کا جزیرہ ہل جائے گا (خلاصۃ الکلام)

حدیث (۱۶) آخر زمانہ میں مسیلمہ کے شہر سے ایک ایسا شخص نکلے گا جو دین اسلام کو بدل دے گا (خلاصۃ الکلام) دنیا جانتی ہے کہ مسیلمۃ الکذاب خاص نجد کا رہنے والا تھا جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔

حدیث (۱۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلے گی ایک قوم مشرق سے کہ پڑھے گی وہ قوم قرآن، مگر نہیں اترے گا قرآن ان کے حلق سے نیچے، نکل بھاگے گی وہ قوم دین سے جیسے کہ نکل بھاگتا ہے تیر کمان سے اور نہیں پھریں گے یہ دین کی طرف جب تک نہ پھرے تیر کمان کی طرف، منڈادے گی وہ قوم سر اپنا۔

حدیث (۱۸) حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابن عبد المطلب فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بارہویں صدی میں وادی بنی حنفیہ سے ایک شخص الخ" (ایک لمبی حدیث ہے، وادی بنی حنیفہ خاص نجد کے اندر ہے جہاں سے ۱۲۰۰ھ میں محمد ابن عبد الوہاب نجدی نکلا، جس کے ظلم سے پورا عرب شریف کانپ گیا، مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، طائف شریف کے ہزارہا مسلمان مرد وعورت قتل کیے گئے، بے آبرو ہوئے، مکان واسباب لوٹے گئے اور وہ جس کی خبر مسلم شریف نے دی ہے وہ ۱۳۴۳ھ میں اسی منحوس نجد سے نکلا جس کا نام ابن سعود تھا اس نے بھی بجنسہ وہی کیا یعنی مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، طائف شریف میں مسلمانوں کا قتل عام کیا، ان کا مال واسباب، ذلت وبے آبروی کے ساتھ لوٹا، تمام قبر، قبرستان قبہ وتمام

آثار شریف کو پامال و منہدم کیا وغیرہ جو اس کے دادا ابن عبد الوہاب نجدی نے ۱۲۰۰ھ میں کیا تھا پس فرمان رسول اللہ ﷺ جیسا کہ بخاری و مسلم شریف میں ارشاد ہے کہ نجد سے دو قرن شیطان نکلیں گے پورا ہو گیا)

حدیث (۱۹) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دراں حالانکہ آپ شرق کی طرف متوجہ تھے کہ خبردار ہو کہ فتنہ اس طرف ہے، خبردار ہو کہ فتنہ اس طرف ہے، خبردار ہو کہ فتنہ اس طرف ہے جہاں سے نکلے گا قرن شیطان۔

حدیث (۲۰) نکلے رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ کے دولت خانہ سے اور فرمایا کہ کفر کا سر اس طرف ہے جہاں سے نکلیں گے قرن شیطان اشارہ فرماتے تھے مشرق کی طرف۔

حدیث (۲۱) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور حضور اس وقت متوجہ تھے طرف مشرق کے کہ خبردار ہو فتنہ اس طرف ہے خبردار ہو فتنہ اس طرف ہے جہاں سے نکلے گا قرن شیطان۔

حدیث (۲۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایمان یمن میں ہے، اور کفر طرف مشرق کے ہے۔

ان احادیث پاک کا جو فرمان خدا بہ زبان مصطفیٰ ﷺ ہے خلاصہ یہ ہوا:

کہ نجد جو مدینہ طیبہ سے ٹھیک پورب ہے وہاں سے دو شیطان نکلیں گے جن کے مظالم اور فتنوں سے سارا جزیرۃ العرب ہل جائے گا اور وہ دین اسلام کو بدل دیں گے، اسی نجد میں مسیلمۃ الکذّاب، ابو برا، عامر بن طفیل ہوں گے، یہ نجد شیطان کا وطن ہے، اسی نجد میں وادی بنی حنیفہ ہے یہ گروہ دین سے نکلا ہوا ہو گا۔ جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور یہ گروہ دین کی طرف کبھی نہیں پلٹے گا جس طرح کمان سے نکلا ہوا تیر پھر کمان کی طرف نہیں پلٹتا، یہ گروہ قرآن بھی پڑھے گا، نماز روزہ بھی کرے گا، اے مسلمانو! تمہیں اپنا قرآن پڑھنا، اپنی نماز اپنی عبادت ان

کی تلاوت قرآن و عبادات کے مقابلے میں کم اور حقیر معلوم ہوں گی، مگر جان لو کہ ان کا قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور ان کی نماز، روزہ عبادت ان کے سر سے اوپر نہ جائے گی پس اے مسلمانو! اَلَا خبردار خبردار، ہوشیار ہوشیار، ان لوگوں کو اپنے نزدیک نہ آنے دینا نہ خود کبھی ان کے نزدیک جانا، ورنہ یہ لوگ تمہیں گمراہ کردیں گے۔ اور فتنے میں ڈال دیں گے۔ مجھے نجد کی طرف سے اندیشہ ہے، خوف ہے۔ میں نجد سے ایمن نہیں ہوں، یہ قوم بارہویں صدی میں نکلے گی، چنانچہ حسب فرمان نبوی ﷺ محمد بن عبدالوہاب نجدی ۱۲۰۰ھ میں نکلا"

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں مسلمانو! کہ جس کو اللہ کے رسول نے ایسا فرمایا ہو اس کے پیچھے آپ کا ضمیر کہتا ہے کہ میں نماز پڑھوں، ایسے شخص کے پیچھے نماز کا سوال ہی کیا، میں نے محض اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کو سامنے رکھ کر نجدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی اور سارے کے سارے علمائے اہل سنّت نجدیوں کے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

مجھے افسوس ہے کہ بعض آدمی ایسے موقع پر یہ بھی بول گئے کہ نماز تو فاسق اور فاجر کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے، پھر محمد قائم نے نجدی امام کے پیچھے نماز کیوں نہ پڑھی، اللہ رے سیدھے سادے، اللہ رے بھولے بھالے، میں کہتا ہوں کہ فاسق اور فاجر تو مسلمان ہوتا ہے، وہ صرف گنہگار ہوتا ہے فاسق اور فاجر اسلام سے خارج نہیں ہوتا، (اس لئے اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے) مگر شیطان، بے دین، گمراہ بدعقیدہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، یہ خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول نے نجدیوں کو فاسق اور فاجر نہیں فرمایا ہے بلکہ شیطان، گمراہ، دین سے نکلا ہوا، فرمایا ہے جیسا کہ اوپر حدیثوں سے ظاہر ہے۔ پس ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں، ہر سال تمام علماء اپنی جماعت علیحدہ کرتے ہیں، جس نے نجدیوں کے پیچھے نماز پڑھی اس نے صرف اپنی نماز ہی کو نہیں برباد کیا بلکہ اس نے

اللہ کے رسول ﷺ کی حدیثوں کی قدر نہ کی، احترام نہ کیا، دیدہ و دانستہ خلاف حکم رسول کیا اور اللہ کے رسول ﷺ کو دکھا دکھا کر نجدی کو اپنا امام و مقتدیٰ بنا کو جو دشمن رسول و دشمن آل و اصحاب ہیں اپنی نمازوں کو برباد کیا فوا حسرتا!

ایک فریب اور کھلا فریب: نجدیوں کا ایک کھلا فریب ملاحظہ ہو، ان لوگوں نے چاروں مصلے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کو اٹھوا دیا مگر بیت اللہ میں آخر نماز تو پڑھنا ہی تھی۔ لیکن چونکہ ان کی بدعقیدگی، گمراہی، بے دینی مشہور تھی، سوچے کہ کہیں نہ کہیں تو مصلیٰ بچھانا ہی ہے پس اگر کسی دوسری جگہ بچھایا گیا تو نجدی مصلیٰ سمجھ کر کوئی نماز نہ پڑھے گا اس لئے مجبوراً ان نجدیوں نے مشورہ کر کے یہ فریب کیا کہ اپنا مصلیٰ انہیں اماموں میں سے کسی ایک امام کے مصلیٰ کی جگہ بچھایا جائے تا کہ عوام یہ سمجھیں کہ یہ لوگ اس امام کے پیرو ہیں چنانچہ اپنا مصلیٰ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مصلیٰ کی جگہ بچھا دیا تا کہ لوگ ان کو حنبلی سمجھیں یعنی اہل سنّت و جماعت، اور ان کی اقتدا کریں، یہاں صرف امام کا سوال نہیں ہے بلکہ پورے اہل نجد کو سرکاری طور پر یہ حکم ہے کہ اپنے کو حنبلی کہیں یعنی مقلد امام احمد بن حنبل، حالانکہ اس گروہ کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ تقلید حرام ہے اور نجدیوں کے تمام پیرو جہاں بھی ہوں اپنے کو غیر مقلد کہتے ہیں اور مقلد کہنے والوں کو یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، کہنے والے کو یہ لوگ کافر و مشرک کہتے ہیں، یہاں کسی امام کا سوال ہی نہیں قوم کی قوم بمصلحت سیاست و بہ حکم سلطنت اپنے کو حنبلی کہنے پر مجبور ہے، اس لئے کہ یہ ساری دنیا کا سوال ہے، اس طرح ساری دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں اور ان پڑھ ناواقف اہل سنت بلکہ اس فریب میں بعض پڑھے لکھے لوگ بھی آ کر اپنی نمازوں کو برباد کرتے ہیں نجدیوں کا مصلیٰ صرف امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصلیٰ کی جگہ پر ہے مگر وہ مصلیٰ نجدی ہے۔ ہرگز ہرگز حنبلی نہیں ہے۔ حضرت سیدنا امام حنبل کے عقائد اور نجدیوں کے غیر اسلامی عقائد سے دور کا بھی

لگاؤنہیں، حضرت امام حنبل کے تمام عقائد کتابوں میں درج ہیں، حنبلی عقائد کی کتاب اور ابن عبدالوہاب کی کتاب التوحید اپنے سامنے رکھ کر اور مقابلہ کر کے فیصلہ کر لیجئے، اللہ تعالیٰ ہم تمام اہل سنت کے جسم اور دل نجدی جراثیم سے بچائے آمین یارب العالمین۔

مذہب نام عقیدے کا ہے، اعمال سے عقائد کا اظہار ہوتا ہے میں یہاں چند افعال واعمال وحرکات نجدیوں کے چشم دید پیش کرتا ہوں جن سے ان کے عقائد پر روشنی پڑتی ہے، اب آپ ہی حضرات علم وایمان سے بتلائیں کہ کیا یہی عقائد و حرکات حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے تھے؟ ذرا نجدیوں کے حرکات ناشائستہ ملاحظہ ہوں:

(۱) گنبد خضرا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمارہے ہیں، نجدیوں نے اس کا نام "صنم اکبر" رکھا ہے یعنی بڑا بت اور اس کو ڈھا کر زمین سے برابر کر دینا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں، جہاں ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام درود وسلام کے لیے ادب کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں وہ نجدیوں کی نگاہ میں بت خانہ ہے، مجھے خوب یاد ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے ایک اخبار میں ہندوستان کے ایک نجدی غیر مقلد کا یہ گستاخانہ بیان پڑھا تھا جس زمانے میں حجاز پر نجدیوں کا قبضہ ہوا تھا کہ جب گنبد خضرا پر پھاوڑا چلانے کا وقت آئے گا تو سب سے پہلا پھاوڑا میرا ہوگا، کیوں؟ مسلمانو! ذرا اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر دل سے پوچھو تو کیا حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا یہی عقیدہ تھا۔

(۲) جنت المعلیٰ جو مکہ معظمہ اور اسلام کا سب سے پہلا قبرستان ہے جس میں دنیائے اسلام کی سب سے پہلی مسلمان ساری امت کی ماں، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آسودہ ہیں دور اول کے کل اصحاب مکہ اسی مقدس قبرستان میں دفن ہیں، یہ بہت بڑا لمبا چوڑا قبرستان ہے اس کی عظمت کا کیا کہنا،

حضرت سیدنا عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسی میں آرام فرما رہے ہیں، ایک نہیں دو نہیں، سینکڑوں ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی میں آرام فرما رہے ہیں اسی مقدس جنّت المعلّیٰ کے بیچ سے ابن سعود نجدی نے ایک سڑک کئی سو گز لمبی اور تقریباً ستّر اسی فٹ چوڑی شہر کی ایک سڑک کو دوسری سڑک سے ملادینے کو نکالدی ہے اس کو پختہ اور الکترا سے پیچڈ کردیا ہے، اس سڑک میں سینکڑوں ہزاروں صحابہ کرام، شہداء تابعین تبع تابعین اغواث، اقطاب، اولیاء، علماء، دفن ہوئے ہیں جن کے کلیجوں پر سے دن رات چوبیس گھنٹے موٹر، ٹرک، بس، ٹیکسی، جیپ تانگے، اونٹ گھوڑے، گدھے، انسان گزرتے رہتے ہیں۔ اس طرح جنّت المعلّیٰ کے بیچ سے سڑک ہوجانے کی وجہ سے جنت المعلیٰ کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں ایک سڑک سے داہنی طرف اور ایک سڑک سے بائیں طرف، حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے روضہ انور کو ڈھا کر زمین سے برابر کردیا اور تمام گنبدوں کو توڑ پھوڑ کر زمین سے برابر کردیا، کسی قبر کا پتہ نہیں چلتا، سب ہل چلائے ہوئے کھیت کی طرح برابر اور گمنام و بے نشان ہیں مسلمانو! خود قبر اور قبر کے اندر کے مردوں کا جو مرتبہ اور مقام ہے اور وہ بھی صحابہ کرام، تابعین وغیرہ کا وہ دنیا اور اہل دنیا سے پوشیدہ و مخفی نہیں ہے، بخاری شریف، مسلم شریف اور تمام حدیث کی کتابوں میں قبروں اور میت کے فضائل، ان کے آداب، احترام بھرے پڑے ہیں، باوجود اس کے جنت المعلیٰ جیسے اہم اور مقدس قبرستان کے بیچ سے سڑک نکال کر ہزاروں صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین وغیرہ کو دن رات موٹر بس آدمی جانور وغیرہ سے دھنگواتا اور روندواتا رہتا ہے، اس کے طرفداروں کے سینوں میں دل نہیں ہے، پتھر ہے، اے مسلمانو! اب تم ہی ایمان وانصاف سے بتلاؤ کہ کیا یہی حنبلی عقیدہ ہے؟

(۳) مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ اکبر مکہ معظمہ میں وہ مقدس مکان ہے جس میں خاتم الانبیاء، شفیع المذنبین، حبیب رب العالمین رحمت عالم نور مجسم محمد رسول

ﷺ پیدا ہوئے تھے، اس پر بھی گنبد خضرا کی طرح گنبد شریف تھا، یہ مقدس مکان یعنی دوسرا گنبد خضرا یادگار وزیارت گاہ عالم تھا ابن سعود نجدی نے اس کو بھی ڈھادیا اس کو ڈھانے کے بعد ایک عرصہ تک اس میں کوڑا وغیرہ پھینکا جاتا تھا، مگر ساری دنیا کے زائرین کی نفرت وشور وغل کی وجہ سے اس مقدس زمین کا کسی رئیس کے ہاتھ بندوبست ہوگیا ہے، اس نے اس پر ایک امریکن ٹائپ کی بلڈنگ بنوادی ہے جس کے ایک کمرے میں کچھ کتابیں لائبریری کی طرح رکھی ہیں باقی میں ہاہا، ہی ہی، قہوہ، چائے، سگریٹ وغیرہ کا دور چلتا رہتا ہے، سگریٹ کے دھویں سے پورا مکان بدبو رہتا ہے، اندر مکان کے ہر حصہ میں لوگ جوتا پہنے ہوئے دوڑتے پھرتے ہیں نہ کوئی ادب ہے نہ کوئی احترام اس وقت تک یہ مکان ''مولد النبی'' کے نام سے مشہور ہے، دو تین بار میں وہاں حاضر ہوا، رو کر واپس ہونا پڑا، کیوں حضرات گرامی یہی حنبلی عقیدہ ہے؟

(۴) بیت فاطمہ رضی اللہ عنہا، اس مقدس گھر کا باوجود تفحص وتلاش پتہ نہ ملا ابتدا میں اس کو ڈھا کر سرکاری بم پولس بنا دیا گیا تھا اور آپ کی چکی کے دونوں پاٹ کو قدمچے پر رکھ دیا تھا، مگر اب معلوم نہیں کیا حال ہے، آہستہ آہستہ یہ مقامات مفقود ہوتے جارہے ہیں، اب لوگ اس کا پتہ بھی نہیں بتلاتے۔

(۵) بیت عائشہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دولت خانہ کو بھی ڈھادیا، ایک شخص سے پوچھنے پر اس نے موٹر اسٹینڈ کو اشارہ کر کے کہا یہی پہلے بیت عائشہ تھا، اللہ اکبر کیا حنبلی عقیدہ یہی ہے؟

(۶) مقام شق القمر پر حاضر ہوا، اس پر جو قدیم یادگار تھی اس کو ڈھا کر برابر کردیا، اب وہاں لوگ پاخانہ، پیشاب کرتے ہیں، حضرت مولانا نعیم الدین صاحب قبلہ نے مجھے وہاں جانے سے روکا مگر دل نہ مانا چلا ہی گیا بہت سے لوگ میرے ساتھ ہوگئے، ایک نجدی سپاہی جو وہاں پہرے پر مامور تھا اس سے پوچھا

تو اس نے ایک مقام پر لے جا کر دکھایا کہ یہی مقام شق القمر ہے، وہاں پر سوا پاخانہ پیشاب کے کچھ نہ تھا، اس وقت ہم تمام زائرین کے قلب کی کیا حالت تھی بیان سے باہر ہے۔ حنبلی مسلک کو یوں بدنام کیا جاتا ہے۔

(۷) مسجد بلال پر حاضر ہوا جو پہاڑ کی چوٹی پر مقام شق القمر سے تقریباً سو گز پر حرم شریف کے پہلو میں ہے، وہاں ایک نجدی سپاہی ہر وقت رہتا ہے ہم لوگوں نے بڑی کوششیں کیں کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھ لیں مگر اس نجدی نے اندر گھسنے نہ دیا، شرک شرک، کفر کفر چلاتا رہا ہمارے امیر سفر حاجی علاء الدین صاحب نے باہر ہی رستے پر دو رکعت نماز پڑھ لیں یہی حال مسجد خالد کا بھی ہے، میں دونوں جگہ حاضر ہوا مگر دھکے کھا کر نکلنا پڑا اندر داخل ہو سکا نہ نماز پڑھ سکا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ و حضرت خالد رضی اللہ عنہما کے نام کی وجہ سے یہ لوگ ان مسجدوں کو بت خانہ کہتے ہیں اور اس پر دعویٰ یہ کہ میں حنبلی ہوں، یا للعجب!

(۸) مدینہ طیبہ میں جنت البقیع جس میں صرف دس بارہ ہزار تو صحابہ کرام آرام فرما رہے ہیں تابعین، تبع تابعین، ابدال، ائمہ اغواث، اقطاب اولیاء، علماء صلحاء تو خدا جانے کتنے کروڑ ہیں۔ کھیت اور کھنڈر کی طرح ویران ہو رہا ہے حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت امام حسن، امام زین العابدین، امام محمد باقر، امام جعفر صادق، حضرت عباس ابن عبد المطلب، حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ ﷺ، حضرات امہات المومنین، حضرات بنات المصطفیٰ ﷺ حضرات عمات النبی ﷺ، حضرت عثمان غنی و دیگر اصحاب کرام و تابعین وغیرہ وغیرہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کل روضے سارے قبے ڈھا کر نیست و نابود کر دیئے گئے، ساری قبریں مٹا دی گئیں، کوئی قبر اب اپنی اصلی جگہ پر نہیں ہے جب دنیا میں بہت شور و غل ہوا خصوصاً حج کے موقع پر تو ان نجدیوں نے دنیا کو دھوکا دینے کے لئے چند فرضی قبریں جو بہت مشہور و اہم تھیں بنا دیں ہیں جن کے نام پاک ہم نے اوپر

پیش کیے ہیں مثلاً حضرت امہات المومنین کی قبریں، حضور انور ﷺ کی ازواج مطہرات کی نو قبریں ہیں اور سب ایک ہی مقام پر ایک دوسرے سے متصل ہیں، شور و غل ہونے پر دنیا کو دکھانے کو ان نجدیوں نے کوئی تین گز چوڑا ایک کنکر پتھر کا محض چھوٹا سا چبوترہ بنا کر اس پر نو قبریں بنا دیں ہیں اور اس پر نو پتھر چھوٹے چھوٹے کوئی ڈیڑھ بالشت پر لگے ہوئے ہیں، کہا جاتا ہے کہ یہ نو قبریں، امہات المومنین کی ہیں مسلمانو! ڈھائی تین گز چوڑی زمین میں نو لاشیں بھی ملا کر نہیں رکھیں جا سکتیں چہ جائیکہ کہ نو قبریں ڈھائی گز زمین میں بن سکیں یہی حال اماموں کی قبروں، صاحبزادیوں کی قبروں، پھوپھیوں کی قبروں کا بھی ہے، یہ ساری قبریں فرضی اور غیر متعین مقام پر ہیں، پہلے ہر روضہ، ہر گنبد میں قیمتی قالین بچھے رہتے تھے، قرآن شریف دلائل الخیرات، حزب البحر وغیرہ کثیر تعداد میں رہتے، زائرین تلاوت فرماتے، ہر قبر شریف پر کتبہ بقید نام تھا، اب سب کو مٹا کر ختم کر دیا گیا۔ سارا قبرستان کھیت کھنڈر ہو کر رہ گیا، عصر کے بعد پھاٹک بند ہو جاتا ہے، پھر کوئی فاتحہ بھی نہیں پڑھ سکتا، علاوہ اس کے نجدی سپاہی زائرین کے سر پر ڈنڈا لئے سوار رہتے ہیں قبروں کے نزدیک جانے ہی نہیں دیتے، اے مسلمانو! حج کو جانا تو اس حنبلی عقیدے کا تماشہ دیکھنا۔

(۹) حضرت سیدنا اسمٰعیل ابن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف جنت البقیع سے باہر صدر دروازے سے داہنی طرف دیوار جنت البقیع سے ملی ہوئی ایک گنبد میں تھی، اس نجدی حکومت نے روضہ شریف کو مع قبر پاک ڈھا کر اور زمین سے برابر کر کے اس پر الکترہ والی پختہ سڑک بنا دی ہے اب اس قبر شریف پر دن رات موٹر بس انسان حیوان چلتے رہتے ہیں بعض عقیدت مند اب بھی سڑک ہی پر فاتحہ پڑھتے ہیں مگر نجدی ان کو روکتے ہیں آہ جس نے جنت المعلیٰ پر سڑک بنا کر سارے اصحاب نبی ﷺ و تابعین و تبع تابعین وغیرہ کی قبروں

پر سڑک بنوادی اس کی نگاہ میں حضرت سیدنا اسماعیل کیا ہو سکتے ہیں، فواحسرتا!

(۱۰) حرم شریف سے باہر گنبد خضرا سے بالکل متصل مشہد عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دولت خانہ جس میں آپ شہید ہوئے تھے اس پر بھی اسی زمانے کا ایک گنبد بنا ہوا تھا اور مشہد عثمان کے نام سے مشہور تھا اس مشہد عثمان کو جڑ پیوند سے ڈھا کر اس پر بھی الکتر والی سڑک بنادی جس پر چوبیس گھنٹے موٹر وغیرہ چلتا رہتا ہے، اب مشہد عثمان کا کہیں نام بھی نہیں ہے واہ رے حنبلی عقیدہ!

(۱۱) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھیک کونے پر گنبد خضرا سے بالکل قریب حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا دولت خانہ ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا اس میں ایک مقام ہے جہاں حضور کی اونٹنی بیٹھی تھی اس مقام کو بھی میں نے قریب قریب منہدم پایا، چھت صرف اجڑی ہوئی بچی کچھی سی رہ گئی ہے، جو ممکن ہے کہ اب گرادی گئی ہو، نہ اب کوئی اس میں رہتا ہے نہ کوئی رہ سکتا ہے، چوکھٹ کواڑ وغیرہ وغیرہ سب غائب، ایک شخص مجھے اندر لے گیا اور ایک کمرہ کوڑا کرکٹ وغیرہ سے بھرا ہوا مجھے دکھلا کر کہا " ھٰذا رحل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " یعنی یہی وہ مقام ہے جہاں بحکم الٰہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ بیٹھا تھا، اس وقت کا عالم میں کیا کہوں، اللہ رے حنبلی عقیدہ۔

(۱۲) سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روضہ مبارک و قبر شریف اور دوسرے شہداء کی قبروں کو بھی ڈھا کر زمین سے برابر کردیا کنکر پتھر کو بٹور کر یہاں بھی ذرا سی بلندی دکھادی گئی ہے وہاں کی حالت کیا کہوں، جو وہاں حاضر ہوگا خود دیکھ لے گا۔ اور ان رنگے "برعکس نہند نام زنگی کافور" حنبلیوں کو پہچان جائے گا۔

(۱۳) مدینہ طیبہ میں سات کنوئیں بہت مشہور ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

معزز و منتسب ہیں وہ کل کنویں بند کر دیئے گئے اور زائرین کی نگاہ ان کی زیارت کو ترستی ہے انہیں کنوؤں میں ''بیر حا'' بھی ایک کنواں ہے جو بہت زیادہ مشہور ہے جس کو بند کر کے اس میں نالیاں گرادی گئیں اس کی دیوار جو قدیم ہے اس پر اس وقت تک ''بیر حا'' لکھا ہوا ہے اس کی مقدس دیوار کو بوسہ دے کر ہم لوگوں کو نہایت حسرت کے ساتھ واپس ہو جانا پڑا، یہ کنواں میری قیام گاہ سے بالکل قریب حرم شریف کے سامنے تھا۔

(۱۴) آہ! خود گنبد خضرا یعنی رسول اللہ ﷺ کا روضہ انور اللہ عجب حال اس مقدس روضہ کا دیکھا اڑتیس سال سے نہ اس گنبد پاک میں کوئی روشنی ہے حتیٰ کہ ایک معمولی سی موم بتی بھی نہیں نہ کوئی اگر بتی نہ خوشبو، سارے حرم شریف یعنی مسجد نبوی میں ہزار ہا بلب، مرکری، بجلی کے بڑے بڑے جھاڑ، اک اک سر بہ فلک منار، ہزاروں ایک سے ایک چھوٹے بڑے بلب مگر گنبد خضرا تیرہ و تاریک اندھیرا گھپ، جس نبی نے ساری دنیا، سارے عالم، آسمان و زمین کو روشن کر دیا، ولادت باسعادت کے وقت ساری دنیا چراغاں ہوگئی، ساری دنیا کی ظلمت کافور ہوگئی آہ اسی کا روضہ انور اندھیرا گھپ، ایک دیولی، ایک موم بتی تک نہیں، فواحسر تا!

(۱۵) گنبد خضرا کے باہر جو سات پردے تھے یعنی گنبد خضرا پر باہر سات غلاف تھے، اڑتیس سال کی مدت میں وہ سب کے سب سڑ سڑ کر قریب نصف چو گئے تھے۔ بدنامی جو بڑھی تو ان نجدیوں نے ساتوں پردوں کو اتروا کر ضائع کر دیا۔ اب گنبد خضرا کھلا ہوا بغیر پردوں کے ہے اب اس کی کھلی جھنجھری دار منقش و مطلا دیواریں دیکھ لیجئے، دیوار اقدس کے اندر بھی چاروں طرف سات پردے ہیں یعنی سات غلاف جس کے اندر قبر شریف ہے اندر والے ساتوں پردے بھی سڑ سڑ کر ٹکڑہ ٹکڑہ ہو کر گر رہے ہیں۔ افسوس۔

(۱۶) گنبد خضرا کے چاروں طرف لوہے سے ڈھلی ہوئی حدیثیں مثلاً من زار قبری وجبت لہ شفاعتی (یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگئی۔ من حَجَّ ولم یزرنی فقد جفانی یعنی جس نے حج کیا اور میری زیارت کو مدینہ نہ آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا) "شفاعتی لاھل الکبائر من امتی" (یعنی میری شفاعت امت کے گناہ کبیرہ کے عاصیوں کے لیے ہے)" من حج فزار قبری بعد موتی کان کَمَنْ زارنی فی حیاتی" (یعنی جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت میری وفات کے بعد کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی) اس قسم کی مختلف حدیثیں اور حضور کے اکثر محامد و مناقب لوہے کے حروف میں ڈھلے ہوئے چاروں طرف جزو دیوار تھے چونکہ وہ دیوار کے ساتھ ڈھلے ہوئے اور جزو دیوار تھے نکل نہیں سکتے تھے اس لئے اس نجدی نے جو دنیا کو دھوکا دینے کو حنبلی بنتا ہے، لوہے کی چھینی سے ان تمام حدیثوں اور تمام مناقب وفضائل نبوی ﷺ کو کاٹ کاٹ کر مٹا دیا اور تمام برابر کر دیا، ساری دیواریں عجب طرح کی ہوگئی ہیں زائرین جو عاشق نبی ہیں وہ دیکھتے اور روتے ہیں ہاں جن کے قلوب میں نجدی محبت کا جرثومہ ہے اس کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی نہ وہ اس کا ذکر کرتا ہے مواجہ شریف کے در اقدس کے مطلاً کواڑوں پر یہ خط طغرا تھا "یا اللہ یا محمد" جا بجا لکھا ہوا ہے یعنی ڈھلا ہوا ہے اس نجدی نے "یا محمد" کی یا کو تمام لوہے کی چھینی سے کٹوا دیا، حضرت مولانا ظفر الحسن صاحب قادری مدظلہ مجدہٗ نے مجھے وہاں لے جا کے دکھلایا کہ بعض جگہ یا اللہ کا یا کٹ گیا ہے، جسے اللہ تعالیٰ وہاں پہنچائے گا وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔

(۱۷) گنبد خضرا کا رنگ اڑا جاتا ہے، بعض بعض جگہ زردی آگئی ہے اور اس پر گرد وغبار، جس ذات گرامی صفات نے دلوں کے گرد وغبار کو دور کر دیا آج اس کا

روضہ پاک گردوغبار سے اٹا ہوا ہے، اڑتیس سال سے نہ رنگ ہے نہ روشنی، ایک شخص سے معلوم ہوا کہ مسجد شریف پر رنگ چڑھانے میں کوئی دس بارہ سال ہوئے کہ کسی مستری ٹھیکہ دار نے گنبد شریف پر بھول کر غلط فہمی کی وجہ سے کچھ رنگ چڑھا دیا تھا کہ معتوب ہوا۔ فواویلا!

(۱۸) مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کی آڑ میں آدھی مسجد کو ڈھادیا مسجد کی وہ قدیم عمارت جب ٹوٹ نہ سکی تو نجدیوں نے یورپ سے مضبوط عمارت توڑنے والی مشین منگوا کر نصف مسجد کو ڈھایا اور آگے بڑھتا چلا آرہا تھا اہل مدینہ کو جب کچھ دوسرا انداز نظر آیا تو مزاحمت پر آمادہ ہوگئے اس لئے وہ اس سے آگے نہ بڑھ سکا، پھر اس نے بنوانا شروع کیا تو ان نجدیوں نے اس نئے حصہ کو اتنا بلند کردیا اور وہ چھتیں اتنی اونچی بنائی گئیں کہ گنبد خضرا چھپ گیا، جو ان نجدیوں کا اصلی مقصد تھا، مسجد نبوی ﷺ میں جب ان نئے بنے ہوئے حصوں کو انسان طے کرلیتا ہے تب گنبد خضرا نظر آتا ہے، ورنہ پہلی عمارت اس انداز سے بنی ہوئی تھی کہ ہر جگہ سے گنبد خضرا کی لوگ زیارت کرتے تھے، مسجد کی توسیع کے بہانے اس نے گنبد خضرا کو چھپادیا، فواحسرتا!

(۱۹) گنبد خضری سے دکھن قاضیوں کے دفتر و مکان ہیں، اس حصہ کو نجدی حکومت نے ''نو ہورن زون'' کردیا ہے یعنی اس حصے میں قاضیوں کے مکان سے وہاں تک جہاں سے گنبد خضرا شروع ہوتا ہے، موٹر بس وغیرہ ہورن ہرگز نہیں بجا سکتے، خموشی کے ساتھ کل موٹروں کو گزرنا ہوگا۔ اس لیے کہ نجدی حاکموں کو اس کی آواز سے تکلیف ہوگی مگر جہاں سے گنبد خضرا شروع ہوتا ہے وہاں سے ہورن بجانے کی عام اجازت ہے چنانچہ حضور انور ﷺ کے سرہانے، داہنے، بائیں، چوبیس گھنٹہ اس قدر ہورن کا شور وغل رہتا ہے کہ طبیعت گھبرا جاتی ہے، نجدی افسروں کا یہ احترام اور رسول اللہ ﷺ کی یہ توہین واہ رے حنبلی عقیدہ۔

(۲۰) روضہ انور کی طرف اگر کوئی منہ کر کے بیٹھا، مراقبہ کیا، شغل درود وغیرہ کیا تو نجدی اسے ایسا دھنسوڑا دیتے ہیں کہ خدا کی پناہ، اس کی گردن پکڑ کر روضہ انور کی طرف سے نہایت سختی کے ساتھ گھماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ادھر منہ کر کعبہ ادھر ہے ادھر کیا رکھا ہے ادھر منہ کر کے کفر وشرک کرتا ہے، اور شان اقدس میں گستاخیاں کرتا ہے، جتنے سپاہی روضہ انور کے چاروں طرف متعین ہیں وہ سب کے سب روضہ انور کی طرف پشت کر کے دیوار وستون مطہر کا تکیہ لگاتے ہیں اور اس میں اڑ کے بیٹھتے ہیں جایئے گا تو یہ حنبلی عقیدہ بھی دیکھ لیجیے گا۔

(۲۱) خود مکہ معظّمہ میں بیت اللہ شریف کے اندر مقام ابراہیم پر اور پورے مطاف شریف میں یہ نجدی سپاہی جوتے پہنے ہوئے دوڑتے پھرتے ہیں ایک نجدی سے مجھ سے سخت جھگڑا ہوگیا، میں نے اس سے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تو وادی مقدس میں جوتا اتروایا گیا جو محض دامن کوہ ہے اور تم مقام ابراہیم، مطاف وحطیم میں جوتا پہنے ہوئے ہو، جوتے اتارو مگر واللہ اس نے جوتے نہ اتارے اور مجھ سے جھگڑنے لگا اور جوتے نہ اتارنا تھا نہ اتارے۔

(۲۲) کسی کے ہاتھ میں اگر دلائل الخیرات شریف جو درود شریف کا مجموعہ ہے یا حزب البحر یا وظیفے کی اور کوئی کتاب دیکھ لی تو زبردستی اس سے چھین کر پھاڑ دیتا ہے، بلکہ کیا کہوں کیا کرتا ہے؟ کتنی کتابیں دلائل الخیرات مجموعہ اوراد پھاڑ کر پھینکی جا چکی ہے، فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

(۲۳) جناب حضرت پیر نثار احمد صاحب قبلہ نقش بندی مجددی مدظلہ نے جو قطب الاقطاب حضرت مجدد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد خاص و صاحب سجادہ ہیں مجھے اس دار الخلافت کی زیارت کرائی جس میں دنیا کا سب سے پہلا الیکشن ہوا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ جہاں حضرت سیدنا عمر فاروق نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کے دست حق پرست

پر بیعت کی تھی۔ رضی اللہ عنہما اس کسمپرسی وشکستہ حال مکان کو اس کے گرتے ہوئے درودیوار کو دیکھ کر رونا آتا ہے وہ بھی امروز فردا کا مہمان۔ ہے فواحسرتا۔ اسی مکان کے ٹھیک سامنے سڑک کی دوسری طرف شاہ صاحب نے اس کنویں کی بھی زیارت کرائی جس سے حضور انور ﷺ نے پانی بھر کر نوش فرمایا اور اس میں کلی بھی کی تھی، بیمار اس سے پانی پی کر شفا پاتے تھے، اس کو بند کر دیا گیا، اب اس کے نزدیک جانا کفر وشرک ہے اور دعویٰ یہ کہ اہل نجد حنبلی ہیں، دادا تو تقلید کو حرام کفر و شرک کہتے کہتے مرا، آج تک یہ سب غیر مقلد کہلاتے ہیں، آج سیاست کی آڑ لے کر اپنی حکومت کو بچانے کے لیے حنبلی بنتا ہے، کل تک سارے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یعنی سارے مقلدین کافر ومشرک تھے مگر اب ضرورت سیاسی نے جو مجبور کیا تو دنیا کو دھوکا دینے کو مقلد اور حنبلی بن گئے۔ اور اپنے منہ کافر ومشرک ہو گئے (چاند کا تھوکا منہ پر)

(۲۴) حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ الشریف کے نام سے بھی قبا شریف میں ایک کنواں تھا اس کو بھی پاٹ دیا تھا اور معدوم اور لاپتہ کر دیا۔

(۲۵) طاقۃ الکشف: یہ ایک کھڑکی تھی جو مسجد قبا واقع مدینہ منورہ کی دیوار میں تھی جس پر طاقۃ الکشف لکھا ہوا تھا، ایک روز صحابہ کرام کو مکہ معظّمہ و بیت اللہ شریف کی یاد بہت بے چین اور مضطرب کیے ہوئے تھی، حضور انور ﷺ نے صحابہ کرام کا یہ حال دیکھ کر اشارہ فرمایا کہ اس کھڑکی میں دیکھیے۔ جب صحابہ کرام نے اس کھڑکی سے باہر دیکھا تو انہیں پورا مکہ معظّمہ و بیت اللہ شریف بالکل قریب و متصل نظر آیا، نجدیوں نے اس مقدس کھڑکی کو بھی بند کر دیا تھا مگر اب تو اس کو توڑ کر بے نام ونشان کر دیا، ایک بزرگ نے مجھے اپنا ہاتھ رکھ کر دیوار شریف پر بتایا کہ اسی جگہ وہ کھڑکی تھی، اس اتنے حصے پر اس وقت تک دھویں کی طرح سیاہی مائل رنگ نمایاں ہے جو باوجود مٹائے جانے کے بھی کسی طرح نہ مٹ سکا، نجدی تھک گئے

اور نہ مٹا سکے آخر اسے چھوڑ دیا یہ نشان مسجد کے قبلہ والی دیوار کے بائیں کونے پر صحن سے تقریباً ڈیڑھ گز اونچی ہے، لوگ وہاں پر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں، فقیر کو بھی کئی بار یہ سعادت حاصل ہوئی فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

(۲۶) دار ارقم، اللہ اکبر! یہ وہ متبرک مقام اور وہ مقدس مکان تھا جس میں رسول اللہ ﷺ چالیس صحابہ کے ساتھ رونق افروز تھے، جن میں حضور کے عم محترم حضرت سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے عین اسی وقت حضرت سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ تیغ بہ کف وہاں حاضر ہوئے، یہ ایک مشہور واقعہ ہے، المختصر جب حضور انور ﷺ کا سامنا ہوا تو بجائے قتل کرنے کے خود قدموں پر آگرے اور چلا کر کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو گئے، نجدی اس مقام پر کسی کو جانے نہیں دیتے اور اس مقدس مکان میں تالا بند کر کے اس پر پہرہ چوکی کے ساتھ روک تھام تھی وہ سعی شریف کے داہنے ہاتھ تھا اس نجدی سے ضبط نہ ہو سکا تو اس پر بھی سڑک بنوادی اور اب وہ مکان عام سڑک میں داخل ہے۔ اب یہ بھی پتہ نہیں چل سکتا ہے کہ وہ مکان کہاں پر تھا فواویلا!

(۲۷) حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مکان کو بھی ڈھا کر بم پولس بنا دیا، فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

(۲۸) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایک مشہور کنواں تھا اس کو بھی پاٹ کر بند کر دیا، آپ کے اس کنویں پر بھی یہ فقیر حاضر ہوا تھا جو حضور نے بارہ ہزار ریال میں خرید کر وقف عام کر دیا تھا، اس کو بھی نل لگا کر سکھایا جا چکا ہے۔ اب اس کے بھی پاٹنے اور مٹا دینے کا سامان ہو چکا ہے، اس جگہ پولٹری (مرغی، بط، مختلف جانور وغیرہ وغیرہ) لا کر جمع کیے ہیں، وہاں ایک مستقل پولٹری و نمائش بنائی جا رہی ہے یہی حال بیر خاتم کا بھی ہے جو مسجد قبا شریف سے کوئی بیس گز پر ہے وہ بھی سکھایا جا چکا ہے، ہر جگہ نکیرین موجود رہتے ہیں یعنی نجدی سپاہی، سامان اس کے

بھی پاٹے جانے اور مٹانے کا ہے، پہلا کنواں مسجد قبلتین سے کوئی تین فرلانگ پر ہے اور دوسرا مسجد قبا شریف سے کوئی بیس گز پر افسوس یہ دونوں کوئیں بھی مٹائے جا رہے ہیں۔

(۲۹) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک درخت اپنے دست مبارک سے لگایا تھا، اس کو بھی جڑ سے کاٹ دیا، پھر وہ دوبارہ نکل آیا نجدیوں نے پھر اس کو کاٹ دیا، تیسری بار وہ پھر نکل آیا، غصہ میں نجدیوں نے ایک دو گز زمین کھود کر جڑ پیوند سے غائب کر دیا، یہ درخت حضور کے دروازہ پر تھا اب اس مقام پر سڑک ہے۔

(۳۰) جبل نور شریف جس پر غار حرا ہے جہاں اول اول حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی الٰہی لے کر حضور انور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے، حضرت جبریل نے جہاں پر حضور کا شق صدر فرمایا تھا ٹھیک اسی جگہ ایک منارہ نما چھوٹی سی مسجد بنا دی گئی تھی، نجدیوں نے اس کو ڈھا کر معدوم کر دیا۔

(۳۱) غار ثور یہ ایک بہت مشہور مقام ہے اسی میں ہجرت کی رات حضور انور ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رونق افروز رہے تھے۔ اس مقدس غار کو بھی نجدیوں نے بند کرا دیا اور اب اس اصلی غار کا پتہ تک نہیں ملتا کہ کہاں پر تھا، جب لوگوں نے بہت شور وغل کیا تو کچھ دنوں کے بعد نجدیوں نے وہاں سے ہٹ کر زائرین کو دھوکہ دینے کے لیے ایک نقلی غار بنوا دیا ہے۔ زائرین کو کیا خبر یہ سب اسی نقلی غار پر حاضر ہوتے ہیں۔

(۳۲) میزاب رحمت یا اس کے قریب یا نیچے ٹھہرنے نہیں دیتے، نجدی ڈنڈا مارتے ہیں

(۳۳) قبا شریف میں جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ بیٹھا تھا اس مقام پر بھی ایک چبوترا بنا دیا گیا تھا، لوگ اس پر نفلیں پڑھتے تھے، اس کو بھی ڈھا کر

بے نام ونشان کر دیا۔

(۳۴) حضور انور ﷺ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کی قبر مسجد نبوی ﷺ کے داہنے ہاتھ ایک گلی میں ہے اس کو ہر چہار طرف سے گھیر کے ایسا بند کر دیا ہے کہ وہاں کوئی پہنچ ہی نہ سکے، نہ اس میں کسی طرف سے کوئی دروازہ ہے نہ وہاں گمان قبر ہو سکتا ہے۔

(۳۵) مسجد نبوی ﷺ کے صحن پاک میں باغ فاطمہ تھا، چند درخت کھجور کے تھے جن کی بڑی حفاظت کی جاتی تھی اسے اجاڑ دیا اور تمام درختوں کو کاٹ دیا اور اس پر مسجد کے پتھر بچھا دیے جس سے اس جگہ کی تعین بھی نہیں ہو سکتی اب تک پرانے نقشوں میں وہ باغ موجود ہے، اس فقیر کے پاس ایک پرانہ نقشہ محفوظ ہے۔

(۳۶) صحن مسجد نبوی ﷺ میں باغ فاطمہ سے ملحق ایک کنواں تھا جس کا نام بیر کوثر (چشمہ کوثر) تھا اسی مقدس کنویں سے خود حضور انور ﷺ، حضرت سیدہ تمام اہل بیت وازواج مطہرات رضی اللہ عنہم اجمعین پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ اس کو بھی بھروا کر نیست ونابود کر دیا، سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے ایک بزرگ مجھ سے مسجد شریف میں ملے اور میری دعوت کی اور صحن شریف میں لے جا کر مجھے خود سے وہ مقامات دکھلائے، صحن شریف کے ہمرنگ پتھر سے ایسا پاٹا ہے کہ پتہ مل نہیں سکتا۔

(۳۷) حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کے آگے کی طرف سے توسیع فرمائی ہے۔ جس سے چار پانچ صف کی جگہ آگے سے اور بڑھ گئی ہے اس میں گنبد خضرا کے داہنی طرف کونے میں باہر کی طرف سے ایک موٹی زنجیر لگی ہوئی تھی اس زنجیر کو پانچوں وقت فرض نماز کے وقت مسجد کی دیوار سے لٹکا دیا جاتا تھا کہ نمازی زنجیر سے آگے نہ بڑھ سکیں ورنہ نمازیوں کی پیٹھ گنبد خضرا کی طرف ہو جائے گی، جو بڑی بے ادبی ہے نجدیوں نے اس زنجیر کو نکلوا دیا۔ اور اب بحکم نجدی بائیں دیوار کے آخر باب جبریل تک صف قائم ہوتی ہے، جس سے

جتنے نمازی روضہ انور کے آگے ہوتے ہیں گنبد شریف ان کے پیچھے ہو جاتا ہے۔ اور نمازیوں کی پیٹھ اور جالی شریف میں ایک بالشت بلکہ اس سے بھی کم فرق رہ جاتا ہے۔ بلکہ نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے اکثر پیٹھ کا نچلا حصہ رکوع کے وقت دیوار اقدس ہی میں سٹ جاتا ہے، فواحسرتا!

(۳۸) مسجد ثنایا، جنگ احد میں جس مقام پر رسول ﷺ زخمی ہوئے تھے، ٹھیک اسی مقام پر ایک مسجد بنا دی گئی تھی۔ اس مسجد شریف کو بھی نجدیوں نے ڈھا کر نیست و نابود کر دیا" ویطلع بها قرن الشیطان"

(۳۹) مسجد حدیبیہ، مقام صلح حدیبیہ پر خاص جس جگہ اللہ کے رسول ﷺ اور مشرکین مکہ کے درمیان صلح نامہ پر دستخط ہوا تھا ایک مسجد تعمیر کرا دی گئی تھی، اس مسجد کو بھی اس گورکن مسجد شکن نجدی نے ڈھا دیا۔ فواویلا۔

(۴۰) میں کن کن مسجدوں کا ماتم کروں ان نجدیوں نے (۱) مسجد فاطمہ متصل قبا شریف (۲) مسجد مائدہ (۳) مسجد اجابہ (۴) مسجد منازتین (۵) مسجد ابوذر غفاری (۶) مسجد حمزہ۔ ان تمام مسجدوں کو ڈھا کر زمین سے برابر کر دیا۔

(۴۱) حد تو یہ ہے کہ اس نجدی نے روضہ انور پر گولہ باری تک کر دی جس سے گنبد شریف کو صدمہ پہنچا، چنانچہ بیت المقدس مورخہ ۲۲ر اگست ۱۹۲۵ء کے ایک انگریزی تار کا میں بلفظہ ترجمہ پیش کرتا ہوں، پڑھئے اور سر اور کلیجہ پیٹئے یا نجدیوں کے پیچھے نماز پڑھئے۔

"موثوقہ اطلاع ملی ہے کہ وہابیوں نے مدینہ منورہ پر حملہ شروع کر دیا ہے، دو دن ہوئے کہ گولہ باری بھی جس سے بہت نقصان ہوا، مسجد نبوی کے قبے کو جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے صدمہ پہنچا ہے اور حضرت حمزہ (رسول کے چچا) کی مسجد شہید کر دی گئی ہے" لندن ۲۲ر اگست بیت المقدس ۱۹۲۵ء"

واللہ سچ فرمایا میرے غیب جاننے والے رسول ﷺ نے کہ نجد سے دو

شیطان نکلیں گے جو میرے دین کو بدل دیں گے۔ اور جن کے مظالم سے جزیرۃ العرب ہل جائے گا اور اس کو قرن الشیطان فرما کر امت کو اس سے بچنے اور دور رہنے کی اللہ اکبر کیسی کیسی تاکید اور وعید فرمائی اب رسول کی بات کوئی نہ مانے اور خود مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دکھا کر اس کو اپنا امام مقتدا بنائے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ
بہ آب کوثر و زمزم سفید نتواں کرد

اگر یونہی اس قسم کے واقعات کو یاد کر کر کے لکھتا چلا جاؤں تو ایک بڑا دفتر چاہیے لہٰذا اس باب کو میں ختم کرتا ہوں، اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کو میں شاہد کرتا ہوں مطاف شریف کی توسیع کے بہانے مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کو بھی وہاں سے ہٹانے کا پورا پورا انتظام ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے اس کو متعدد انجینئر مل کر ناپ رہے تھے۔ مجھے معتبر ذریعے سے وہیں معلوم ہوا تھا (نام نہیں بتلاؤں گا) مگر خدا کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ مقام ابراہیم یہاں سے ہٹایا جائے گا۔ اور چاہ زم زم مع اپنی عمارت وحلقہ کے ڈھایا جائے گا۔ چاہ زمزم کو پاٹ دیا جائے گا اور اندر اندر پائپ کے ذریعہ سے حرم شریف سے باہر پانی پہنچایا جائے گا۔ جس کو ضرورت ہوگی وہیں سے پانی لے گا۔ فواحسرتا!

اے صاحبان ایمان واسلام، اے علماء ومشائخ کرام، اے خاص وعوام اب آپ ہی حضرات ایمان سے بتائیں کہ کیا حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی ایمان یہی عقیدہ، یہی حرکت یا یہی شیوا تھا؟ کیا آپ بھی رسول اللہ ﷺ کے روضہ انور گنبد خضرا کو "صنم اکبر" کہتے اور اس کو ڈھانے کا فتویٰ دیتے تھے؟ تمام اہل بیت تمام اقربا واعزا، تمام ائمہ اہل سنت، تمام اصحاب رسول اللہ ﷺ رضی اللہ عنہم کی قبروں اور گنبدوں کے ڈھانے کا فتویٰ دیتے اور تہیہ کرتے

تھے؟ اصحاب نبی کی قبر پر الکترہ کی سڑک بنوا کر موٹر ٹیکسی ٹرک وغیرہ وغیرہ دوڑاتے تھے؟ جنت المعلیٰ و جنت البقیع جیسے مقدس قبرستانوں میں تمام قبروں کو مٹا کر ہل چلائے ہوئے کھیت کی طرح برابر کرتے تھے؟

۱۲۰۰ھ میں ابن عبدالوہاب نجدی نے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، طائف شریف میں یا ابن سعود نے ۱۳۴۳ھ میں جو کچھ ان مقامات پر کیا اور اب تک جو کچھ وہاں ہو رہا ہے، کیا حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مسلک پر ہوا اور ہو رہا ہے؟ مسلمانو! آپ کو یہ کہنا پڑے گا کہ یہ سب شیطانی عقائد و افعال ہیں اور یہ شیطانی جماعت ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے (بروایت بخاری و مسلم) ''کہ نجد سے دو شیطان نکلیں گے جو میرے دین کو بدل دیں گے اور ان کے مظالم سے جزیرۃ العرب تہ و بالا ہو جائے گا۔ وہ سب بے دین ہوں گے'' یاد رکھو مسلمانو! نجدیوں سے بڑھ کر یا ان کے ماننے والوں، پیروی کرنے والوں، ان کی تعریف کرنے والوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا کوئی دشمن نہیں، نجدیوں کے چند موٹے موٹے افعال تو آپ دیکھ چکے، ان کے عقائد اگر دیکھنا ہوں تو ان کے امام اکبر و پیشوا ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب مسمیٰ بہ ''کتاب التوحید'' دیکھیے۔ جس کی ترجمانی مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ''تقویۃ الایمان میں کی ہے۔ جس میں ہر عقیدہ شیطانی و غیر اسلامی ہے کیا کیا برے الفاظ نہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں لکھے گئے ہیں اور کیا کیا توہین و تنقیص آپ کی ان دونوں کتابوں میں نہیں ہے۔

چند عقائد وهابیه نجدیه :اس اشاعت میں میرے اکثر احباب کی فرمائش ہے کہ نجدیوں کے کچھ عقائد بھی لکھ دیئے جائیں، نجدیوں کی جان اور ان کے بڑے اہم نمائندے، پہلے تو ہندوستان میں دو ہی تھے مگر اب تو روز بروز نئے روپ میں نئے نئے فرقے پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں، مگر یہ سب ایک ہی ہیں اور بالکل ہم عقیدہ ہیں ان سب کے مذہب کی بنیاد توہین و

تنقیص رسول، تبدیل وتجدید دین نو ہے جو سراسر باطل وغیر اسلامی ہے نجدیوں کے اکثر و بیشتر عقائد کو مولوی اسمٰعیل دہلوی اور مولوی محمد قاسم نانوتوی اور ان لوگوں کے چیلا چاٹی نے لکھا ہے میں ان لوگوں کے چند عقائد پیش کرتا ہوں جس سے ان کی قلعی کھل جائے گی اور جو لوگ دھوکے میں ہیں ہوشیار ہو جائیں گے۔

دیوبندیوں کے پیشوا اور رہبر اعظم قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و دیوبندیت ہیں جن کے نام پر آج صوبہ بہار بلکہ پورے ہندوستان میں کتنے مدرسے قاسمیہ کھل گئے ہیں، دیوبندی اور وہابیوں کی پہچان اگرچہ کوئی مشکل نہیں ہے، چہرہ دل کا آئینہ ہے، مگر میں ایک ایسی پہچان بتلاتا ہوں جو سب سے آسان اور اٹل ہے، ناظرین سے پوشیدہ نہیں کہ شیطان لعین دو ہی بار رویا ہے، ایک نقلی رونا دوسرا حقیقی رونا، نقلی یعنی مکاری کا رونا تو حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کو جنت سے نکلوانے کے لئے اور حقیقی رونا وہ بھی چالیس روز تک مسلسل، حضور انور ﷺ کی ولادت باسعادت کے غم میں۔ یہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیطان لعین کے حق میں قہر وعذاب الٰہی تھا اور ہے چنانچہ اے سنی مسلمانو! تم سے اور وہابی اور دیوبندی سے دلی اور دانت کاٹی حلف اٹھا کر دوستی ہو سکتی ہے۔ اور یہ دونوں جماعتیں تمہارے ساتھ ہر طرح اشتراک عمل کر سکتی ہیں اچھے اور برے ہر قسم کے عمل میں اور ایک دیوبندی اور ایک وہابی ہر جگہ تمہارے ساتھ ساتھ آگے آگے رہ سکتا ہے۔ اور پیش پیش رہے گا چنانچہ امتحان کے طور پر ایک وہابی اور ایک دیوبندی کو ساتھ لے کر چلو اور مقصد کو چھپا لو کہ کہاں جا رہے ہیں، جب منزل مقصود پر پہنچو تو کہو، اور ظاہر کردو کہ یارو ہم مجلس میلاد شریف میں آئے ہیں۔ اس وقت یہاں میلاد شریف ہے پھر اس وقت تم ان دونوں کے چہروں کا حال اور رنگ دیکھو بس فوراً ہی تمہاری دوستی کا مضبوط رشتہ کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائے گا۔ دلی اور دانت کاٹی دوستی بالائے طاق ہو جائے گی اور وہ دونوں نوک دم، کفر، شرک، کنھیا کا جنم

کہتے ہوئے بھاگیں گے یاد رکھو میلاد شریف، رحمانی اور شیطانی جماعتوں کا معیار ہے، چونکہ میلاد رسول اللہ ﷺ کے غم والم میں ابلیس پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا اس لئے اس کی جماعت والے آج تک بلکہ قیامت تک میلاد کے نام پر چراغ پا ہوں گے اور وہ راستہ چھوڑ دیں گے جہاں میلاد ہو۔ شیطان کو اللہ کے رسول ﷺ سے ایسی دشمنی ہے کہ اسی کو قیاس کرو کہ شیطان کا مقام مکہ معظّمہ تھا مگر چونکہ مکہ معظمہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی اور مدینہ طیبہ حضور کی وفات کی جگہ ہے یعنی مکہ معظّمہ مولد، اور مدینہ طیبہ مدفن ہے، اس لئے عداوت و دشمنی میں وہ خبیث مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ دونوں کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جلا وطن ہو گیا اور نجد کو اپنا وطن بنایا جیسا کہ اس کا خود اپنا بیان ہے اوپر کی حدیث میں آپ نے دیکھا ہوگا، چنانچہ آج تک شیخ نجد اور شیخ نجدی شیطان کا نام ہے۔

اب ذرا ان کے عقائد پر غور فرمایا جائے، میں دیوبندیوں اور وہابیوں کے صرف چند عقائد پیش کرتا ہوں اسی سے فیصلہ کر لینا کہ یہ مسلمان ہیں یا نہیں، مولوی قاسم نانوتوی تمام دیوبندیوں کے سرخیل و قافلہ سالار ہیں وہ اپنی کتاب تحذیر الناس میں ڈنکے کی چوٹ لکھتے ہیں:

(۱) عوام کے خیال میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں پھر مقام مدح ''ولکن رسل اللہ و خاتم النبیین'' فرمانا اس صورت میں کیسے ہوسکتا ہے ہاں اگر وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے، تو البتہ خاتمیت بہ اعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے، مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ یاوہ گوئی کا وہم ہے الخ۔'' (ص:۳) پھر لکھتے ہیں کہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی

نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے کہ اسی زمین میں تجویز کیا جائے''۔ (ص: ۲۸، تحذیر الناس، ص: ۳، ۱۴، ۲۸)

(۲) انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس، ص: ۵) صرف انہیں دو عقیدوں کو لے لیجیے جب بھی عقائد بالا کہنے والا شریعت محمدی میں کافر مطلق ہے، یہ دین سے بالکل نکلی ہوئی جماعت ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی یعنی خاتم المرسلین نہیں مانتی اور یہ صریح کفر ہے، بالاتفاق صریح کفر ہے۔

(۳) یہی عقیدہ وہابیوں کا بھی ہے، وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے اور کسی دوسرے رسول کے انتظار میں ہیں چنانچہ وہابی کے قافلہ سالار اور پیشوائے اعظم مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب یکروزی میں لکھتے ہیں ''جب خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا دوسرا رسول و محبوب فرمانا چاہے گا تو یہ آیت ''خاتم النبیین'' کو لوگوں کے دل سے بھلا دے گا۔ تا کہ کسی آیت کی تکذیب نہ ہو'' (یکروزی، ص: ۱۴۴) **فلا حول و لا قوۃ الا با اللہ**

(۴) اب ان کے ایک دوسرے امام کی ایک عبارت ملاحظہ ہو امام الوہابیہ، اخوند صدیق پیشاوری اپنی کتاب ''نصر المومنین'' میں لکھتے ہیں۔

''قرآن کریم کی آیت ''وخاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کا ہے'' (نصر المومنین، ص: ۲، ۱۶) مولوی اسمٰعیل دہلوی کی اوپر والی عبارت اور مولوی اخوند صدیق صاحب کی یہ عبارت دونوں صاف کہہ رہی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں، وہابی اور دیوبندی دونوں کا یہی عقیدہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم نہیں ہے پس یہ دونوں جماعتیں اپنے عقائد بالا کے

رو سے قطعی خارج از اسلام ہیں، ان کو اسلام سے دور کا بھی لگاؤ نہیں، میرا جی نہیں چاہتا ہے کہ ان کے عقائد لکھوں کیونکہ عقل والوں کے لیے اوپر کی عبارت کافی ہیں، مگر بہ مجبوری ان کے کچھ اور عقیدے بھی درج کر دیتا ہوں جن سے ناظرین خود سمجھ لیں گے کہ ان میں ہر عقیدہ اسلام سے خارج کر دینے والا ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے (ایضا الحق، ص: ۲۵،۲۶)

(۶) وعبارت اہل کلام در وصف او سبحانہ کہ نہ جسم است و نہ جوہر و نہ عرض و نہ محدود و نہ مبعض و نہ متحیز و نہ در مکان و نحو آں بدعت است در کتاب و سنت بعد ازاں شنیدہ نمی شود (نہج المقبول، ص: ۸) مصنفہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی (نمبر ۵،۶ دونوں ایک عقیدہ ہے)

(۷) نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال گائے اور گدھے کے خیال سے چندیں مرتبہ بدتر ہے (صراط مستقیم، ص: ۹۵)

(۸) نبی ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (براہین قاطعہ، ص: ۵۱)

(۹) اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے، ظلم کر سکتا ہے سارے برے کام کر سکتا ہے (جہد المقل، ص: ۷۷) مصنفہ مولوی محمود حسن دیوبندی، صدر مدرس، دیوبند)

(۱۰) رسول اللہ ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان اور ملک الموت کا علم ہے اور جو اس کا الٹا سمجھے مشرک ہے" (براہین قاطعہ، ص: ۵۱، مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد انبیٹھوی)

(۱۱) رسول اللہ ﷺ کو علم غیب نہ تھا اور اگر کچھ تھا تو ایسا تو ہر بچے ہر پاگل اور جمیع جانور حیوان کو ہوتا ہے" (حفظ الایمان: ۸ مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

(۱۲) بار بار میلاد شریف کرنا کنہیا کے جنم کی طرح ہے، میلاد شریف حرکت قبیحہ قابل لوم، حرام، فسق، خرافات ہے" (براہین قاطعہ، ۴۸)

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان مدرسہ دیوبند میں مولویوں سے سیکھی ہے" (براہین قاطعہ: ۲۲)

(۱۴) جس نے اولیاء وانبیاء کو وسیلہ بنایا سمجھا تو وہ مشرک ہے، اس کا مال حلال اور خون مباح ہے، ایسا شخص کافر ہے چاہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھے اور نماز روزہ پر بھی عامل ہو اور خود کو مسلمان کہے" (تحفہ وہابیہ ترجمہ الہدایہ السنیہ: ۸۱، ۸۸)

(۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے (تقویۃ الایمان، ص: ۵۲) فاعوذ باللہ من الشّیطان الرّجیم۔

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بھائی کے برابر ہیں" (تقویۃ الایمان ص: ۵۱، ۵۲)

(۱۷) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفیع نہیں ہیں اور اس پر ایمان رکھنے والا ابوجہل کی طرح مشرک ہے" (تقویۃ الایمان، ص: ٦)

(۱۸) "نبی کو قوت تصرف نہیں ہے، ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے" (تقویۃ الایمان، ص: ۸)

(۱۹) "محبوبان خدا کو اللہ کی عطا سے بھی متصرف ماننا شرک ہے" (تقویۃ الایمان، ص: ۸)

(۲۰) نبیوں سے احکام شرعیہ کی تبلیغ میں بھول چوک اور کمی بیشی ہوئی ہے۔ (تقلید بکتاب المجید، ص: ۴)

(۲۱) ہر چھوٹی بڑی مخلوق خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان، ص: ۱۳) ویطلع بھا قرن الشیطان۔

(۲۲) مقلد مسلمان کل کے کل حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور قادری چشتی نقشبندی وسہروردی وابوالعلائی ومجددی وصابری ونظامی، سارے کے سارے اخوان یزید، رافضی، پلید شیطان اور کافر ہیں" (اعتصام السنہ، ص: ۷، ۸)

(۲۳) 'مقلد کے کفر کے لیے تقلید ہی کافی ہے'' (تقویۃ الایمان، ص:۱۶)

(۲۴) ''تقلید شرک وحرام ہے اور مقلد مشرک'' (ظفر المبین، ص:۱۸۹ یعنی نجدی اپنے کو حنبلی لکھتے ہیں اس لئے وہ مشرک ہیں)

(۲۵) رسول اللہ ﷺ کا اللہ کی طرف سے بھیجا جانا واسطے رحمت کے ہے آپ کی ذات تمام عالم کے لیے رحمت نہیں'' (مولوی ثناء اللہ امرتسری اخبار اہل حدیث نمبر ۱۸ چہارم مورخہ ۲۲ محرم ۱۳۳۵ھ)

(۲۶) رسول اللہ ﷺ قیامت میں کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے (تقویۃ الایمان، ص:۳۰)

(۲۷) وقت حاجت کسی نبی یا ولی کو پکارنے والا بڑے درجے کا مشرک ہے (تحفہ وہابیہ، ص:۸۱)

(۲۸) قرآن شریف کو قاروارات (پاخانہ سنڈاس) میں ڈالنا کفر نہیں جائز ہے (تحذیر الاوراق، ص:۴)

(۲۹) قرآن کریم کو پیروں کے نیچے رکھ کر اس پر کھڑا ہو کر اونچی چیز کو اوپر سے اتارنا جائز ہے'' (تحذیر الاوراق، ص:۵)

(۳۰) اگر امام کی نماز میں خلل پڑ جائے تو امام کی نماز نہ ہوگی مگر مقتدی کی نماز ہو جائے گی'' (فتح المغیث، ص:۱۰)

(۳۱) جمعے کی نماز روز اول آفتاب سے پہلے بھی پڑھنا جائز ہے (نہج مقبول ص:۲۸)

(۳۲) چار عورتوں سے زیادہ بہ یک وقت نکاح میں رکھنا جائز ہے حرام نہیں ہے (عرف الجادی، ص:۱۱۱ مصنفہ نواب صدیق حسن خان (مذہب وہ چاہیے کہ زنا بھی حلال ہو)

(۳۳) جو قصداً نماز نہ پڑھے یعنی بلا عذر شرعی قضا ہو جائے اس پر قضا

واجب نہیں"(عرف الجاوی، ص:۳۵)

(۳۴) مطلقہ ثلاثہ یعنی تین طلاق دی ہوئی عورت بغیر حلالہ کے اس کے اسی شوہر پر حلال ہے"(طریقہ محمدیہ، ص:۲۶)

(۳۵) سور نجس العین نہیں ہے، یہ دعویٰ بلا دلیل ہے"(عرف الجاوی، ص:۳)

(۳۶) رسول اللہ ﷺ وحی کے وقت بے حواس ہو جاتے تھے، ادب وخوف سے دوبارہ پوچھ نہیں سکتے تھے، سوان سے ان سے پوچھ کر تحقیق کرتے تو سوائے آمنا صدقنا کے کچھ نہیں کہہ سکتے"(تقویۃ الایمان مصنفہ اسماعیل دہلوی)

(۳۷) اللہ کا جھوٹ بولنا ضرور ہے ورنہ جھوٹوں سے اس کی قدر گھٹ جائے گی (یکروزی، ص:۱۴۵) اسی پر اور گناہوں کو بھی قیاس کر لیں)

(۳۸) مولوی اسمٰعیل کے پیر سید احمد بریلوی بچپن سے ہی کمالات نبوت پر فائز تھے (صراط مستقیم، ص:۱۶۳)

(۳۹) سید احمد بریلوی کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا تحفہ، نذر پیش کیا اور ایک ہاتھ سے مصافحہ بھی کیا"(صراط مستقیم ۱۴۴) غالباً یہی وجہ ہے کہ وہابی ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں اور خدا کے ہاتھ پاؤں جسم مکان جہت وغیرہ کے قائل ہیں۔

(۴۰) سید احمد بریلوی سے اللہ تعالیٰ سے قصہ گوئی اور گپا شک بھی ہوتی تھی"صراط مستقیم، ص:۱۲)

(۴۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں رؤف ورحیم فرمایا ہے۔ مگر وہ ہر ذات جس کے اندر کچھ رحم ہو اور جس کے رحم کا اظہار بھی ہوتا ہو وہ رحیم ہے۔ اس طرح درجہ بدرجہ دوسرے انسانوں اور جانوروں میں بھی رحم کی صفت پائی جاتی ہے۔ اس لئے وہ سب رحیم کہلا سکتے ہیں"(تشریح سورۂ فاتحہ، ص:۱۹، مصنفہ مولوی عبدالخیر صاحب، صادق پور پٹنہ)

اللہ اکبر یہ دشمنی رسول سے کہ حضور کا قرآنی لقب "رحیم" دیکھ کر کلیجے پر

سانپ لوٹ گیا تو دل کو سمجھانے اور صبر و تسکین دینے کو جانوروں کو بھی یہ لقب دینا شروع کر دیا۔ ایک صاحب حضور کے علم کو جانوروں کے علم کے برابر بتلاتے ہیں جس میں ہر جانور داخل ہے، یہ پوری جماعت کی جماعت خبط ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" و یتخبطه الشیطان من المس" شیطان نے چھو کے ان لوگوں کو خبط کر دیا ہے۔

(۴۲) عقیدہ ایصال ثواب غلط ہے۔ کسی کے قرآن وغیرہ پڑھ کر کسی کو بخشنے کا ثواب اس کو نہیں پہنچتا، اللہ تعالیٰ اکاؤنٹنٹ نہیں ہے کہ ان کا ثواب ان کے ان کے اکاؤنٹ میں لکھے" (تشریح سورۂ فاتحہ مصنفہ مولوی عبدالخیر صاحب صادق پور پٹنہ: ۶۴)

میں اس جگہ صرف اتنے ہی عقیدوں پر بس کرتا ہوں اگر ان کے عقیدے جاننا چاہتے ہیں تو میری کتاب "مناظرہ میلادافزا" دیکھئے یا حضرت قدوۃ العلماء الحاج مولانا محبوب علی صاحب قبلہ لکھنوی مدظلہ، جامع مسجد اہل سنت مدنپورہ ۱۶۱ ممبئی ۸ کی کتاب لاجواب "غیر مقلد اپنے وہابی آئینہ میں" ملاحظہ فرمائیے ان کتابوں سے ہمارے سنی بھائیوں کو انشاء اللہ بہت فائدہ پہنچے گا اور وہ محفوظ رہیں گے۔ البتہ ان لوگوں کو بالکل فائدہ نہ پہنچے گا جن کے متعلق فرمادیا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ لوگ دین سے نکلے ہوئے ہیں جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اور نہ پلٹیں گے یہ لوگ دین کی طرف جس طرح کمان سے نکلا ہوا تیر نہیں پلٹتا پھر کمان کی طرف، آپ حضرات تو جانتے ہی ہیں کہ جب دید سے کوئی فائدہ نہ پہنچا تو شنید سے کیا پہنچے گا۔ ابوجہل، ابولہب بانیان چانسلر وائس چانسلر دارالندوہ کو جب شق قمر ونطق حجر سے فائدہ نہ پہنچا تو اس یونیورسٹی کے طلبہ پر میرے لکھنے کا کیا اثر پڑے گا۔

گلیم بخت کسے راکہ بافتند سیاہ
بہ آب کوثر و زمزم سفید نتواں کرد

پورے ارض حجاز، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، طائف شریف، جدہ شریف، بلکہ

تمام قریہ گاؤں گاؤں ہر جگہ تمام مسجدوں اور تمام عیدگاہوں میں چن چن کر نجدی عقائد والے نجدی امام رکھے گئے ہیں۔ اور کسی ایک مسجد میں بھی قسم کھانے کو بھی کوئی غیر نجدی امام نہیں ہے۔ اکثر سنی حاجیوں نے خصوصاً اس فقیر نے بڑی تلاش کی کہ شائد کسی مسجد میں (کچھ دور ہی سہی) کوئی غیر نجدی امام ملے مگر پورے مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ کو چھان مارا کوئی غیر نجدی امام نہ ملا جس مسجد میں گئے معلوم ہوا کہ نجدی امام ہے۔ حکومت کا قانون ہی ہے کہ ہر مسجد میں نجدی امام رکھا جائے چنانچہ مسجدوں میں عقائد کی پوری اور سخت جانچ پڑتال اور بڑی تحقیقات کے بعد امام رکھا جاتا ہے۔ جس کے سارے عقائد نجدی ہونا ضروری ہیں۔

چونکہ حضرات علمائے ہند سے وہاں میری ملاقات ہوگئی اس لئے ان بزرگوں کی تحریک سے وہاں کے لوگوں نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ترتیب دینا شروع کردیے، پھر تو بے شمار جلسے ہوئے اور مجھے تو تنہا مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور جدہ میں برابر تقریریں کرنا پڑیں اور میں نے قیام وسلام کے ساتھ (جو وہاں قانوناً ممنوع و جرم ہے) پورے ارض پاک پر بیسیوں تقریریں کیں بلکہ مدینہ طیبہ میں تو روزانہ جلسے ہونے لگے، اس لئے وہاں کے قریب قریب تمام حضرات سے جان پہچان ہوگئی ہے، اکثر نوابوں، امراء شیوخ سے ملاقاتیں رہیں، بیسیوں جگہ خوب خوب دعوتیں ہوئیں، اس لئے نجدیوں کے عقائد، ان کے افعال وحرکات کی اطلاع مجھے ان بزرگوں سے تصریح وتفصیل کے ساتھ ملی، نجدیوں نے محض سنیوں کو پھانسنے اور دنیا کو خموش کرنے کے لئے اپنے کو حنبلی مشہور کیا ہے، حضرت علامہ شامی نے ان لوگوں کو خارجی فرمایا ہے اور ان کے دعوے حنبلیت کو غلط ثابت کر کے دکھایا ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نجدیوں کا مذہب حنبلی ہے وہ خود بھی دھوکا کھا رہے ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکا دے رہے ہیں۔ فالله يشهد ان المنافقين لكاذبون۔ یہ نجدی اہل سنت وجماعت کو دھوکا دے رہے ہیں، میں اللہ اور اللہ کے رسول کو شاہد

کرتا ہوں کہ عرب شریف کے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں شریف و ذی علم خاندان ان نجدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، مدینہ طیبہ میں مجھ سے ایک رئیس نے فرمایا کہ: شاہ صاحب! آپ جمعہ اور جماعت کو کہتے ہیں، میں نے اڑتیس سال سے عید اور بقرعید کی نماز نہیں پڑھی ہے اس لئے کہ ہر جگہ نجدی امام ہے۔

میں نجدیوں کو پہلے ہی سے احادیث وارشادات نبوی ﷺ کے ذریعہ جانتا تھا مگر پونے دو ماہ مکہ معظمہ اور اٹھائیس دن مدینہ طیبہ کے قیام میں نجدیوں کو میں نے نزدیک سے جانا اور مطابق احادیث پاک پایا۔ اس لیے اے عزیز و اے مسلمانو! میں نے اپنی عقل اور رائے کو نور ارشاد نبوی ﷺ کے تابع ہی رکھا، نہ اپنی عقل سے انحراف حکم کیا نہ اپنی رائے سے خلاف حکم کیا، نہ عقل کی غلط رہنمائی، نہ علم کا بیجا مشورہ رہا، نہ غرہ علم کی بلاکت خیزی نہ حجاب اکبر کا نشانہ ہوا۔

علاوہ ازیں یہ بھی خیال کہ میرے حضور پاک حیات النبی ﷺ حجرہ اقدس میں جلوہ افروز ہیں سب کو دیکھ رہے ہیں۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب دیکھ رہے ہیں۔ یقیناً حضور ﷺ دیکھ رہے تھے کہ کون میری حدیثوں، تنبیہوں اور میری ان تاکیدوں کے ہوتے ہوئے کون میری پیاری بیٹی فاطمہ زہرا، کون میرے چچا، بیٹوں بیٹیوں، پھوپھیوں، دس ہزار صحابیوں، لاکھوں تابعین، تبع تابعین، اقطاب، ابدال اغواث، اولیا، علماء، شہداء، صلحاء رضی اللہ عنہم اجمعین کی قبروں پر ان کے گنبد کو ڈھوا کر ہل چلا دینے والوں کو اپنا امام و مقتدا بناتا ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، کون میرے لخت جگر امام اسمٰعیل ابن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کی قبر و گنبد کو ڈھا کر، کون مشہد عثمان کو ڈھا کر ان پر سڑک اور شاہراہ بنوانے والے کے پیچھے مجھے دکھا دکھا کر نماز پڑھتا ہے کون جنّت المعلیٰ جیسے مقدس قبرستان کے بیچ سے سڑک نکال کر میرے ہزاروں اصحاب و تابعین وغیرہ کے کلیجے پر سڑک بنوا کر ان پر رات دن موٹر، ٹرک، بس، انسان و حیوان کو چلوانے

والے کے پیچھے ہمیں دکھلا کر نماز پڑھتا ہے کون کون مولد النبی، بیت فاطمہ، بیت عائشہ، مقام شق قمر کی تمام یادگاروں کو مٹا کر اس کو کوڑوں اور نجاست خانہ بنوانے والے کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور میری مخالفت و تنبیہ کے باوجود دکھا دکھا کر اپنا مقتدا بناتا ہے۔ کون میرے گنبد خضرا کو اڑتیس سال سے اندھیرا گھپ رکھنے والے، اس کے پردوں کو سڑا سڑا کر گرانے اور اتروا کر ضائع کرا دینے والے، کون میرے گنبد خضرا سے میری لوہے کی ڈھلی ہوئی حدیثوں، محامد و مناقب کو لوہے کی چھینی سے کاٹنے اور کٹوانے والوں کو اپنا سردار اور مقتدا بناتا ہے اور میری آنکھوں کے سامنے اس کو امام بنا کر مجھے ایذا پہنچاتا ہے۔

دوستو! عزیزو! میں تو سگان کوچۂ رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی خاک بٹور کر اپنی نجات کا ذخیرہ حاصل کرنے کو گیا تھا نہ کہ رسول اللہ ﷺ کو دکھا دکھا کر، ان کے دشمنوں کے پیچھے اپنی نمازوں کو برباد کرنے اور حضور کا دل دکھانے کو گیا تھا، اس لئے میں نے فرمان نبوی و تاکید و تنبیہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر ڈال کر اور نجدیوں کی مندرجہ بالا بداعمالیوں اور ان کی دشمنی رسول کو سامنے رکھ کر نجدیوں کو ترک کیا اور ان کے پیچھے الحمد للہ کہ ایک وقت کی نماز بھی نہ پڑھی۔ ہاں! البتہ!

وہ لوگ جو احادیث متذکرہ بالا اور نجدیوں کی ان تمام بداعمالیوں سے جو اوپر بیان ہوئیں اور ان کی دشمنی رسول سے متاثر نہ ہو سکے اور عبرت حاصل نہ کر سکے اور حضور انور ﷺ کی متواتر تنبیہوں، تاکیدوں، حضور کے بار بار خبردار و ہوشیار کرنے کے باوجود انحراف و خلاف حکم کیا اور حضور کے دشمنوں یعنی نجدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں، ان کو اپنا امام و مقتدا بنایا اور حدیث تو حدیث قرآن کی اس آیت "مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰکُمْ فَانْتَهُوْا" (رسول جو تمہیں دیں اسے قبول کرو اور جس سے بچنے اور باز رہنے کو فرمائیں اس سے بچو اور باز رہو) کے ساتھ بے پروائی کے ساتھ الٹا کیا اور خود روضہ اقدس کے سامنے

حضور انور ﷺ کو دکھا دکھا کر اسی نجدی کو اپنا امام ومقتدا بنایا پس قرآن پاک و حدیث شریف کے رو سے ایسے لوگوں کی نمازیں سرے سے ہی نہیں ہوئیں، ایسے لوگ جتنے دن مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں رہے بے نمازی رہے ان کی تمام نمازیں ان کے ذمہ واجب الادا ہیں، جن میں ایک ایک کا حساب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور دینا ہوگا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے دینا ہوگا، اللہ تعالیٰ علم دے تو نافع اور عقل دے تو سلیم۔

اب میں اپنے عقیدہ و عمل کی تائید و سند میں امام اہل سنّت حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب قادری فاضل بریلوی قدس سرہ کے ارشادات گرامی پیش کرتا ہوں کہ آپ کے فتاوے پر شرقاً و غرباً اعتماد و عمل ہے (مسئلہ مرغوب کا بقیہ)

فتاویٰ رضویہ جلد سوم کی عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) ص: ۱۹۶ پر ہے " فی الواقع فرقۂ غیر مقلدین گمراہ بد دین ضالین مفسدین ہیں انہیں امام بنانا حرام ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے۔

(۲) ص: ۲۱۸ پر ہے " وہابیہ اہل اہوا سے ہیں اور اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے فتح القدیر میں ہے " **لا یجوز الصلوٰۃ خلف اهل الاهواء**" اگر امام میسر ہو تو بہتر ورنہ تنہا پڑھی جائے۔"

(۳) ص: ۲۴۰ پر ہے " وہابیہ قطعاً بے دین اور بے دین کے پیچھے نماز محض ناجائز فتح القدیر میں ہے " **روی محمد عن ابی حنیفة وا ابی یوسف رضی الله تعالیٰ عنهما ان الصلوٰۃ خلف اهل الاهوا لا تجوز**" نماز درکنار بنص قرآن عظیم ان کے پاس بیٹھنا حرام، **قال الله تعالیٰ و اما ینسینک الشّیطان فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظّالمین** -

(۴) ص: ۲۲۴ پر ہے " غیر مقلد کے پیچھے نماز باطل محض ہے ہرگز نہ ہوگی اور پڑھنے والے کے سر پر گناہ عظیم ہوگا۔

(۵) ص:۲۶۴ پر ہے "وہابی کی تو نماز خود باطل ہے۔ لانہ لا دین لہ ولا صلاۃ لمن لا دین لہ۔ تو نہ اس کی اپنی ہو سکتی ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی۔

(۶) ص:۳۵۶ پر ہے ابن حبان کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، بدمذہبوں کے ساتھ نماز نہ پڑھو"۔

کیا اب بھی کسی اہل انصاف کو وہابیوں نجدیوں کی بے دینی اور گمراہی میں شبہ ہوگا اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کو گناہ سمجھا جائے گا، ہرگز نہیں ہرگز نہیں! بلکہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا ہی صحیح و درست ہے۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ وَ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

بعونہٖ تعالیٰ

مسئلہ مرغوب پر ہندوستان کے مشاہیر وصفِ اوّل کے علمائے کرام کی رائیں

قتیلؔ غفرلہٗ

سلطان المناظرین استاذ الاساتذہ مفتی زمانہ حضرت مولٰینا الحاج رفاقت حسین صاحب قبلہ مدظلہ مفتی اعظم کانپور (یوپی)

رسالہ موسومہ مسئلہ مرغوب جو حضرت مولانا شاہ محمد قائم صاحب قتیلؔ داناپوری کی تصنیف ہے۔ جس نے واقعات کے آئینہ میں نجدیت و وہابیت کے پردہ ہائے باطل کو چاک کر کے ایسی مجسمہ تصویر کھینچ دی ہے کہ ہر دین سے ادنیٰ تعلق رکھنے والا ان کے پیچھے ایک نماز ہی کیا ان سے سارے اسلامی تعلقات ناجائز و حرام سمجھ لے گا۔ مصنف اس بے لاگ تبصرہ اور بلاخوف لومۃ لائم اہل سنت کی صحیح رہبری پر لائق صد ستائش ہیں، مولیٰ تعالیٰ انہیں اور زیادہ مرتدین کی نقاب کشائی کی اور عوام کو کلمۂ حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقیر رفاقت حسین غفرلہ

سرپرست کل ہند جمعیت العلماء و مفتی اعظم کان پور (۲۰ رجنوری ۱۹۶۳ء)

امام المقررین حافظ الملت، استاذ الاساتذہ حضرت مولٰینا

حافظ عبد العزیز صاحب قبلہ مدظلہ العالی شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارکپور (اعظم گڈھ یوپی)

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْم

رسالہ مسمیٰ ''مسئلہ مرغوب'' مصنفہ الحاج سید شاہ محمد قائم صاحب قتیلؔ دانا پوری کا میں نے مطالعہ کیا، بفضلہٖ تعالیٰ صحیح و درست پایا۔ حضرت موصوف نے نجدیوں کی خباثتیں شرارتیں تحریر فرمائی ہیں۔ وہ چشم دید واقعات ہیں، بالکل صحیح و درست ہیں، بلاشبہ نجدی وہابی بدعقیدہ ہیں، ان کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے علمائے اہل سنت حرمین طیبین میں بھی نجدی اماموں کی اقتدا نہیں کرتے، حضرت مولانا محمد قائم صاحب نے نجدی اماموں کی اقتدا نہیں کی یہ ان کی حق پرستی و حقانیت ہے۔ اور نجدی خباثتوں سے مسلمانوں کو خبر دار کیا یہ ان کا احسان عظیم ہے۔ مولائے کریم جزائے خیر عطا فرمائے، آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم فقط عبد العزیز عفی عنہ (صدر المدرسین دار العلوم اشرفیہ مبارکپور)، احقر علی احمد (قاری محمد یحییٰ قادری غفرلہ) خادم دار العلوم اشرفیہ مبارکپور عبد المنان اعظمی مدرس ومفتی مبارک پوری۔

سید المناظرین، سند العلماء مفتی عصر حضرت مولانا محمد حامد علی صاحب قبلہ مدظلہ العالی دار العلوم رائے پور، مدھ پردیش

محترم المقام حضرت مولانا سید شاہ محمد قائم صاحب دامت برکاتہم العالیہ، پس از سلام مسنون یہ فقیر۔ عرض گزار ہے کہ کتاب مسئلہ مرغوب جو آنجناب کی تالیف کردہ ہے وصول ہوئی اور اسے میں نے بغور دیکھا، آنجناب پر چند مفسدین نے جو اعتراض کیا ہے کہ ایام حج میں گمراہ و بے دین نجدی امام کے پیچھے آپ نے کیوں نماز ادا نہیں کی اس کا نہایت مدلل و معقول جواب تحریر فرمایا ہے، آپ نے

جواب اگر چہ اپنے اوپر سے دفعیہ کے لیے فرمایا مگر یہ کتاب عامۂ مسلمین کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوگی اور ضرورت ہے کہ اس کتاب کی زائد سے زائد تشہیر کی جائے اور مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے شائع کیے جائیں تا کہ سنّی مسلمان زائد سے زائد فائدہ حاصل کرسکیں اور ایّام حج میں اپنی عبادات کو ضائع ہونے سے بچا سکیں۔ اور بے دین نجدیوں کے مکروفریب سے ہوشیار رہیں۔ اس سلسلے میں ایک کتاب مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء جو میرے پاس تھی بذریعہ رجسٹری مبک پوسٹ روانہ کرر ہا ہوں۔ جس میں ان مقامات مقدسہ کی تصاویر بھی موجود ہے جسے اس نجدی حکومت نے بزعم حکومت مسمار کردیا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ اس کی تصاویر کی اگر اشاعت ہو جائے تو مسلم عوام کو اندازہ ہو جائے گا کہ راز دروں پر پردہ کیا ہے اور نجدی حکومت اور اس کی کارگزاریوں کے ہیبتناک خدو خال آسانی سے سمجھ میں آجائیں گے۔

ایّام حج میں آپ نے نجدی بے دین امام کے پیچھے نماز نہیں ادا فرمائی شرعاً بالکل صحیح کیا واقعی ایک مسلمان کو ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں اور نہ کسی طرح اس کی اقتدا میں نماز ہوتی ہے۔ جیسا کہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فتاویٰ علمائے کرام سے بدلیل قاطع ثابت ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اور پھر آپ بفضلہٖ تعالیٰ مسلمانوں کے رہنما ہیں اور روحانی طریقہ پر قلب ذاکر رکھتے ہیں۔ مراقبہ ومشاہدہ کے پابند ہیں۔ ایسا دل ہے جو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہے۔ تو پھر کس طرح آپ ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرتے جو گمراہ و بے دین ہے۔ لہٰذا شریعت مطہرہ کی نظر میں آپ کا یہ فعل قطعاً درست وصحیح ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دربار رسالت میں آپ کو سرخروئی حاصل ہوگی، اور جن لوگوں نے نجدی امام کے پیچھے نمازیں ادا کیں ان کی نماز قطعاً نہیں ہوئی۔ وہ لوگ توبہ کریں۔ اور جتنی نمازیں بیدین وگمراہ نجدی امام

کے پیچھے ادا کی ہیں ان کو دہرائیں ورنہ فرض ان کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔ اور قیامت کے دن عذاب کے مستحق ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد فاروق علی فاروقی
من ودست وداماں آل رسول
۳۰ر دسمبر ۱۹۶۴ء

خادم قوم
فقیر محمد حامد علی فاروقی الوارثی
مہتمم مسلم یتیم خانہ، مفتی شہر رائے پور، ایم پی
۳۰ر دسمبر ۱۹۶۳ء

مفتی عصر، فقیہ دہر قدوۃ العلما حضرت مولٰینا ابوالفرح محمد علی قادری رضوی آنولوی، ضلع بریلی، مفتی کوسی کلاں، ضلع متھرا، یوپی

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بعونہ تعالیٰ یہ رسالہ ہدایت قبالہ موسوم بہ "مسئلہ مرغوب" نظر سے گزرا، علامہ حضرت مؤلف نے شریعت کی روشنی میں نہایت صداقت ودیانت سے جس حقیقت کی ترجمانی فرمائی ہے، فی الواقع وہ ایک اہم ترین دین کی بات ہے، جس سے واقف ہونا ہر ایک کو ضروری ہے۔ بہت سے حجاج کرام لاعلمی کے سبب اس جال میں پھنس جاتے ہیں، بعض پڑھے لکھے مگر شرعی مسائل سے نادان واقف کار لوگوں سے جو نجدی باغی کے پیچھے بحکم شرع نماز نہیں پڑھتے ہیں بلکہ بسا اوقات عالموں سے بحث کرنے لگتے ہیں کہ اتنی کثیر جماعت کو کیسے ترک کردیں، کیا بڑی جماعت کو چھوڑ کر لاکھ رکعت کا ثواب کھودیں، یہ امور شرعیہ سے ناواقف لوگ اپنے کو خواہ کتنا ہی قابل پڑھے لکھے سمجھتے ہوں نہیں جانتے اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ایک رکعت کا ثواب لاکھ رکعت برابر جو ارشاد ہے وہ کثیر جماعت کے سبب نہیں اور نہ مسجد شریف ہی میں منحصر بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حرم شریف کی حدیں مقرر فرمائیں ہیں، چند کوس تک وہ سب حرم ہے اور حدود حرم کے اندر ہر نیکی کا ثواب لاکھ نیکی کے برابر یقیناً حق تعالیٰ عطا فرمائے

گا، بڑی جماعت سے دھوکا کھانے والے انسان اگر میدان کربلا میں ہوتے تو اپنے خیال کے مواقف کیا وہ دامن اہل بیت (جو تعداد میں کم تھے) چھوڑ کر بڑی جماعت یزیدی گروہ کی نماز و عبادت سے دھوکا کھا کر ان کی حمایت کا دم بھرتے، استغفر اللہ۔

واضح رہے کہ یہ خارجی نجدی باغی اہل حق نہیں، گمراہ ہیں، اس کے حنبلی بتانے پر دھوکا نہ کھائیں، عبد الوہاب نجدی بھی اپنے کو حنبلی بتا کر دھوکہ دیتا تھا (فتاویٰ شام) مذہب حنبلی کے عقائد بالکل اہل سنت کے عقائد کی طرح ہیں، بلکہ حنبلی علماء نے نجدی عقائد کی تردید کی اور عبد الوہاب نجدی کے رد میں کتابیں لکھیں، اس کے بیٹے سلیمان نے اپنے باپ کے عقائد باطلہ کے رد میں کتابیں لکھی ہیں، نجدی فرقہ کی احادیث میں مذمّت آئی ہے جس کو فاضل مؤلف نے اپنی اس کتاب میں واضح طور پر بیان کر دیا ہے، تمام علمائے ربّانین عرب وعجم، ہندوپاکستان وغیرہ کا متفقہ فتویٰ ہے کہ ان کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں پڑھی اور بے پڑھی برابر ہے، انہیں امام بنانے والے گنہ گار ہوں گے، رد المحتار میں ہے " لو قدموا فاسقاً یاثمون" حدیث میں حضور انور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں " اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز لذالک العرش" امامت ایک تعظیم ہے اور فاسق کی جب تعظیم کی جاتی ہے تو عرش الٰہی ہل جاتا ہے فاسق بالعمل سے فاسق بالعقیدہ کہیں بدتر ہے "اِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا" تم ان سے بچو اور انہیں تم اپنے سے دور رکھو کہ وہ کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں، ان کی اقتدا کر کے اپنی عبادات کو تم برباد نہ کرو۔ اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی سخت وعید سن کر اب بھی تم ہوشیار ہو جاؤ۔

تمام نجدی حکومت میں نجدی ہی امام چن چن کر مقرر کیے جاتے ہیں، اسی طرح ان مقامات پر نجدی عقیدہ کے لوگ ہی تقریریں کیا کرتے ہیں، کسی دوسرے کو اجازت نہیں ملتی، ایک دن کا واقعہ ہے بعد نماز فجر ایک نجدی چیلے نے

تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دوستو! مدینہ کے رسول کی زیارت کی نیت کی غرض سے نہ جانا بلکہ صرف نماز پڑھنے کے خیال سے جانا، یہ سن کر عاشقان رسول بے چین ہو گئے، ضبط نہ ہو سکا فوراً ہی ایک ترکی مسلمان نے زور سے جوتہ پھینک کر مارا اور کہا کہ خبیث تو زیارت رسول کو شرک بتاتا ہے، تمام حجاج کرام گواہ ہیں کہ نجدی سپاہ روضۂ اطہر کی جالیوں سے چوتڑ لگائے کھڑے ہوتے ہیں، کعبہ شریف اور مقام ابراہیم کو پیٹھ کیے جوتے پہنے کھڑے رہتے ہیں، جہاں فرشتے اپنے سروں کو جھکاتے ہیں، عطر نہیں لگانے دیتے، شیشی چھین کر اپنی جیب میں رکھ لیتے ہیں، اگر کسی نے جالیوں سے ہاتھ لگایا یا مقام ابراہیم کو چوم لیا اس خیال سے کہ پھر ایسے ہمارے نصیب کہاں جو دوبارہ ہم آ سکیں گے تو شرک شرک کہہ کر دھکے دیتے ہیں۔ بھلا ان اماکن مقدسہ سے بڑھ کر اور کون مقام افضل ہے جس کا ہم ادب کریں گے۔

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست　　سجدہ گاہ ملک و جن و بشر اینجا ست

یہی تو وہ لوگ ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ رسول مٹی میں مل گئے، یا رسول اللہ کہنا شرک ہے، زیارت رسول یا اولیائے کرام کے مزارات پر سفر کر کے جانا حرام ہے، مسلمانو؟ کیا اب بھی تم انہیں اپنا امام یا پیشوا مانو گے، کبھی نہیں ہرگز نہیں بارہا فقیر نے دیکھا ہے کہ گدایان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خود مولٰینا سید محمد قائم صاحب سجادہ نشین دیار محبوب کی گلیوں میں عاشقانہ مجنونانہ والہانہ حالت میں پھرا کرتے، حق تعالیٰ بطفیل حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سب مسلمانوں کو ہدایت فرما کر ان مقدس مقامات کی حاضری نصیب کرے اور اس کتاب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خلاصہ: (۱) نجدی باغی یقینی اہل حق نہیں بلکہ فاسق بالعقیدہ ہیں، ان کے پیچھے نماز جائز نہیں (۲) جن لوگوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی،

پڑھی بے پڑھی برابر ہے جان بوجھ کر انہیں امام بنا کر گنہگار ہوئے، نماز نہ ہونے پر لاکھ رکعت کا ثواب الگ کھو دیا اور عصر کی نماز تو یوں بھی نہ ہوئی کہ عصر کے وقت سے پہلے پڑھی گئی، عصر کا وقت بھی شروع نہیں ہوتا ہے۔ (۳) جن لوگوں نے نجدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی ان لوگوں نے شریعت کے حکم کی تعمیل کی، تنہا یا اپنی جماعت میں مسجد شریف میں یا حدودِ حرم کے اندر جہاں بھی پڑھی صحیح ہوئی اور امید کہ حق تعالیٰ انہیں لاکھ رکعت کا ثواب عطا فرمائے۔ (۴) آئندہ عازمین حج کو چاہیے کہ ان باتوں کی احتیاط کریں، حق تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرمائے آمین۔

کتبہ: فقیر ابوالفرح محمد علی قادری آنولوی بریلی

مفتی جامع مسجد، کوسی کلاں، ضلع متھرا، یکم رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ

استاذ الاساتذہ، افتخار المحدثین، ممتاز العلما حضرت مولٰینا محمد سلیمان صاحب مدظلہ، صدر المدرسین جامعہ حمیدیہ رضویہ بنارس یوپی

مکرمی مولٰینا زید مجدہٗ، سلام مسنون، آپ کا رسالہ جو حرمین شریفین کی زیارت کے بعد کا ہے، (مسئلہ مرغوب) وہ بہت عمدہ اور اچھا ہے، ضرورت تھی کہ طاغین کی جہالت کو بتایا جائے اور صحیح مسئلہ سے عوام مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ حرمین شریفین میں نماز مقامات متبرکہ پر پڑھنا عبادت کی قبولیت کی دلیل ہے، شرط یہ ہے کہ ادائے عبادت طریق مسنونہ پر ہو، جماعت مسنون ہے۔ لیکن کسی کافر و مرتد کے امام بنانے کی صورت میں جماعت جماعت نہیں، عام ازیں کہ وہ جماعت بڑی لاکھ دو لاکھ افراد کی ہو یا چار پانچ افراد پر مشتمل ہو، ایسی جماعت کی شرکت ثواب نہیں بلکہ مستحق وعید ہے، مسلمانوں کو صحیح صحیح اسلام کے قوانین سے آگاہ ہونے کی ضرورت ہے، اس رسالے نے حاجت کو پورا کر دیا، مولیٰ تعالیٰ قبول کرے۔

محمد سلیمان اشرفی غفرلہ

(مفتی وصدر المدرسین جامعہ حمیدیہ رضویہ مدنپورہ، بنارس)

سید السادات صاحب کمالات قدوۃ العلماء حضرت مولٰینا سید احسان علی الحسینی الحقانی صفوی اشرفی مدظلہ العالی

صاحب سجادۂ باندہ الٰہ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم۔ امابعد ۔ پیر طریقت دانائے شریعت و حقیقت جناب مولٰینا مولوی حاجی شاہ سید محمد قائم صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین داناپور نے اسلام وسنّیت کی جتنی عظیم الشان خدمت انجام دی ہیں وہ روشن ہیں، آج میں نے آپ کا مختصر رسالہ مسئلہ مرغوب مطالعہ کیا جس میں موصوف نے ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے اتباع فرزند ابن سعود کی بطالت وشیطنت ودجالیت وخباثت کا ثبوت بہم پہنچا کر ثابت کردیا ہے کہ وہابی نجدی اہل سنت وجماعت نہیں ہیں بلکہ خارجی ہیں تا کہ ان کے ضلالت وکفریات سے عوام آگاہ ہو جائیں اور نجدی کا پروپیگنڈہ کرنے والے بگلا بھگت علماء کے دام تزویر میں نہ آئیں بلکہ اپنی عبادات ونماز کو نجدی وہابی دیوبندی علماء کی اقتدا میں برباد نہ کریں، علمائے اہل سنت ان فقہا کی اقتدا میں نماز کو نہ ادا کرتے ہیں نہ جائز فرماتے ہیں، فقیر بھی زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہو چکا ہے، نجدی امام کی اقتدا میں کبھی نماز ادا نہیں کی نہ جائز جانتا ہے، علماء اہل سنّت و جماعت ہند و پاک نے بھی کبھی ان بے دینوں کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھی بلکہ اپنی نماز علیحدہ ادا کرتے رہے مولیٰ عزوجل مولٰینا موصوف کو اسلام وسنّیت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے مسلمانوں کو اس مہلکہ عظیمہ وخبیثہ سے بچانے میں سعی جمیل فرمائی فتشکر اللہ سعیدا الجمیل۔

فقیر سید محمد احسان علی الحسینی الحقانی صفوی اشرفی باندوی
ثم الہ آبادی

مجھے بھی کتاب مسئلہ مرغوب کے حرف حرف سے اتفاق ہے اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد حنیف ساکن موضع مصرولی، ڈاکخانہ پڈرونہ
ضلع دیوریا (انجمن، اسلامیہ گورکھپور)

مجھ کو بھی مسئلہ مرغوب سے پورا اتفاق ہے۔ میرے عقیدے میں بھی نجدیوں کے پیچھے نماز قطعی ناجائز، فاضل مصنف نے مسئلہ مرغوب لکھ کر دین کا ایک بہت بڑا فرض انجام دیا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد مستقیم صدیقی جبل پوری، حال مقام تھومی ٹولہ بھٹنی
ناظم مدرسہ تنویر الاسلام، موضع اردھا، ضلع دیوریا، یوپی

محترم المقام شیخ طریقت، زبدۃ العلماء حضرت مولینا سید شاہ اسرار الحق صاحب سجادہ نشین شاہ جہاں پوری زید مجدہ صدر آل انڈیا متحدہ محاذ (کوٹا)

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم، کتاب ''مسئلہ مرغوب'' مرتبہ حضرت مولینا سید شاہ محمد قائم صاحب سجادہ نشین قتیل دانا پوری نگاہ سے گزری کتاب مذکور کو مسلک حق کے عین مطابق پایا۔

ہندوستان کے نہیں بلکہ ساری دنیا کے حق پرست علماء و مشائخ جو نجدیوں کے باطل عقائد اور ان کے مذہبی شر و فساد سے واقف ہیں وہ حجاز مقدس کے سفر میں ہرگز نجدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ نہ شرعاً نماز پیچھے ان کے جائز و درست ہے اپنے حج و زیارت میں مولینا کا طرز عمل عین قانون شرع کے مطابق رہا ہم اس مسئلہ میں قطعاً ان کی توثیق کرتے ہیں۔

سید مظفر حسین کچھوچھوی — اسرار الحق غفرلہ (شاہجہان پوری)
ممبر پارلیمنٹ، سکریٹری آل انڈیا متحدہ محاذ — صدر آل انڈیا متحدہ محاذ، کوٹا

استاذ الاساتذہ، کثیر التلامذہ، فخر العلماء حضرت مولٰینا محمد ابراہیم صاحب آروی، صدر المدرسین مدرسہ فیض الغربا آرہ ضلع شاہ آباد

۷۸۶: میں نے رسالہ مسئلہ مرغوب، مرتبہ محترمی حضرت مولٰینا سید شاہ محمد قائم صاحب چشتی نظامی، دامت فیوضہ، شروع سے آخر تک بغور پڑھا، حضرت مولٰینا موصوف نے الحب للہ والبغض للہ پر عمل کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے صحیح و درست ہے جزاہ اللہ خیر الجزا، واقعی نجدی عقائد ماننے والے امام کے پیچھے نماز باطل ہے فقط۔

فقیر محمد ابراہیم قادری مدرس فیض الغربا آرہ
شعبان المعظم ۱۳۸۳ھ

نائب مفتی اعظم ہند افتخار العلماء سند الفقہا والمحدثین حضرت مولٰینا محمد شریف الحق صاحب قبلہ مدظلہ العالی رضوی دار الافتا بریلی شریف (یوپی)

میں نے رسالہ ''مسئلہ مرغوب'' مصنفہ حضرت مولٰینا الحاج سید محمد قائم صاحب دانا پوری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ چشتیہ نظامیہ دیکھا بہت خوب لکھا ہے اس میں نجدیوں کے عقائد باطلہ و افعال خبیثہ بطور مشتے نمونہ از خروارے تحریر فرمایا ہے انتہائی حیرت اور بہت ہی افسوس ہے ان مدعیان اسلام و سنّیت پر جنہوں نے نجدی اماموں کی اقتدا کر کے اپنی نمازیں برباد کر کے حرم الٰہی میں ترک صلاۃ کے مرتکب ہوئے اور اس سے بدر جہا افسوس اس کا ہے کہ جن

مردان باخدا نے اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ واسلاف کرام کے دشمن کے پیچھے نمازیں نہ پڑھیں تو انہیں نشانہ ملامت بنایا ان کے خلاف محاذ قائم کیا اور ان سے زیادہ حیرت اس ناصح پر ہے۔ جس کا حوالہ کتاب ہذا کے ص: ۲ پر ہے کہ انہوں نے یہ کہا۔ اے محمد قائم تو بھی نجدی جماعت میں نماز پڑھ فی رکعت لاکھ رکعت کا ثواب ملے گا۔ جب کہ مولٰینا موصوف حرم شریف ہی میں علماء اہل سنت کی جماعت میں نماز پڑھتے تھے۔ پھر بھی یہ نصیحت، اب سوائے اس کے اس کی کیا تاویل کی جائے کہ ان ناصح صاحب کے زعم میں ایک رکعت پر لاکھ کا ثواب مسجد حرام کی خصوصیت کی وجہ سے نہیں بلکہ نجدی جماعت کی وجہ سے۔ اگر یہی بات ہے تو نجدیوں کے وجود سے پہلے کے لوگ اس فضیلت سے محروم رہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

اسی طرح ایک اور ناصح صاحب کی نصیحت، ص: ۱۰ پر یوں منقول کہ "نماز فاسق اور فاجر کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ جسے مسائل شرعیہ میں درک نہیں وہ خواہ مخواہ علماء کے منہ لگتا ہے، فقہا تو یہ تصریح فرماتے ہیں، فاسق کو امام بنانا ناجائز وگناہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے جس نے فاسق کی اقتدا کی وہ گنہ گار ہوا چنانچہ غنیۃ میں ہے ولو قدموا فاسقا یاثمون بناءً علی ان کراھتہ تحریم درمختار میں ہے کل صلوٰۃ اریت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا نجدیوں کے دیوانے سوچیں کہ بالفرض اگر نجدی صرف فاسق ہی ہیں تو بھی ان کی اقتدا کرنے والے مسجد حرام شریف میں فاسق کی اقتدا کر کے لاکھ نیکی کے بجائے کتنے گناہ کے مرتکب ہوئے۔ یہ حکم تو اس تقدیر پر تھا کہ نجدی صرف فاسق ہی ہوتے حالانکہ نجدیوں کی بد مذہبی فسق سے

آگے بڑھ کر حد کفر تک پہنچی ہوئی ہے جس کے روشن بیانات علماء اہل سنت کی تصانیف الدرالسنیہ مصنفہ علاّمہ زینی دحلان وسیف الجبار مصنفہ سیف اللہ المسلول حضرت مولینا شاہ فضل رسول صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما میں مطالعہ کریں، ان کی نماز نماز نہ ان کے پیچھے کسی کی نماز درست ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے نہ پڑھنے والے قضا کرنے والے کے برابر۔ درمختار میں ہے و ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ یُکفر بھا فلا یصح الاقتداء بہ اصلا۔ اب جو لوگ کثرت جماعت کے شوق میں نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں، وہ سوچیں کہ حرم الٰہی میں اپنی نمازیں ضائع کر کے تارک صلوٰۃ ہو کر بجائے ثواب کے کتنے عظیم گناہ کے مرتکب ہوئے۔ ایسے ہی عقل کے اندھوں کے بارے میں ارشاد ہے عاملۃ ناصبۃ تصلی ناراً حامیۃ اب عوام کی تسلی کے لیے نجدیوں کے کچھ عقائد فاسدہ مولوی حسین احمد ٹانڈوی کے قلم سے نقل کرتے ہیں تاکہ وہ ہزار ٹانڈوی کے شاگرد مرید معتقد جو نجدی کی اقتدا کرتے ہیں وہ دیکھیں کہ حرم الٰہی میں جا کر کس کے ہاتھ اپنی نمازوں کا مونڈن کرا کے آئے، مولوی حسین احمد ٹانڈوی اپنی مشہور کتاب الشہاب الثاقب میں لکھتے ہیں ”صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتدائے تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لیے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل وقتال ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا کیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے، الحاصل وہ ایک

ظالم و باغی خونخوار اور فاسق شخص تھا۔ اس وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس سے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ غرضیکہ وجوہات مذکورۃ الصدر کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بیشک جب اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہیے وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اس قدر رنج و عداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں۔'' (ص:۴۲)

محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔ حضرت یہ دونوں بے شک نہایت عظیم الشان امر ہیں۔'' (ص:۴۳)

بخلاف وہابیہ کے تمام کو ادنیٰ شبہہ خیالی سے کافر و مشرک کرتے ہیں اور ان کے اموال اصل کتاب میں مشتبہ کو حلال جانتے ہیں۔'' (ص:۴۴)

نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔ بعد ازاں اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں، اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات برزخ ہے جو آماد امت کو ثابت ہے، بعض ان کے فقط جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقۂ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہہ کہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں۔ دربارۂ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے رسائل و تصانیف میں لکھا ہے'' (ص:۴۵)

''زیارت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف نیت سے سفر کرنا

محظور وممنوع جانتا ہے لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد ان کا مستدل بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔ اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو الصّلوٰۃ والسّلام ذات اقدس نبوی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہوکر دعاوغیرہ مانگتے ہیں'' (ص:۴۶)

سفر برائے زیارت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جائز ہے، بخلاف وہابیہ کے وہ اس کو حرام جانتے یہ عبادت یا مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے۔ تب تو سنّت موکدہ کے طبقہ علیہ میں سے ہوئی یا قریب واجب ہے تو جو جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل اعتبار وعمل ہیں، ان سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح ہیں اور وہ جملہ احادیث کو اس بارہ میں موضوع اعلیٰ درجہ کی ضعیف جانتے، جب سفر مدینہ کا کرے تو مثل وہابیہ مسجد کی نیت کرے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر بہ نیت مسجد شریف'' (ص:۴۶،۴۷)

''شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت وضعف اعتقادی کی وجہ سے کہ ہم عالم کو ہدایت پر لاکر راہ پر لا رہے ہیں، ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السّلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، ان کے بڑوں کا مقولہ معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتّے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے (ص:۴۷)

''اب آپ غور فرمائیں کہ کس طرح حضور علیہ السّلام کی تعظیم کرنے کی

ہدایت اس زمانہ بعد وفات ظاہر فرمائی اور الفاظ موہومہ کو بھی باعث کفر قرار دیا۔ آیا یہی طریقہ وہابیہ کا ہے کیا یہی خیال نجدیہ کا ہے۔ ہرگز نہیں جس کا جی چاہے ان کے الفاظ ان کے کلمہ جات زبانی یا تحریرات سنے کہ کس قدر گستاخی و بے ادبی ان کی گفتگو میں پائی جاتی ہے (ص: ۵۰)

''کیا یہی حالت وہابیہ خبیثیہ کی ہے کیا یہی کلمات ان کی گندی زبانون سے نکلتے ہیں کیا اس قسم کی لطیف اور دلاویز تحریرات ان کے ناپاک قلموں سے شائع ہوئی ہیں؟ ہرگز نہیں وہ خبثاء اس قسم کی گفتگو معاذ اللہ بد دینی و شرک خیال کرتے ہیں ان مضامین واہیات و خرافات میں مندرج کرتے ہیں'' (ص: ۵۲)

''کیا یہ حال کسی خبیث وہابی کو نصیب ہوا'' (ص: ۵۳)

کیا وہابیہ خبیثہ افعال کو جائز کہتے ہیں کیا ان کو وہ شرک و کفر و بدعت نہیں کہتے'' (۵۴)

جو وہابیہ خبیثہ رکھتے ہیں'' (ص: ۵۴)

''جس نے وہابیہ کے خیالات وعقائد پر نظر ڈالی ہوگی۔ واضح طور پر معلوم کرے گا کہ مثل اس عبارت کا ہرگز وہابیہ کا عقیدہ نہیں وہ اس قسم کے عقائد کو کلاں سے کم شمار نہیں کرتے یہ مقدس اکابر ہمیشہ اولیا و انبیاء عظام سے توسل کرتے رہتے ہیں اور اپنے مخلص کو اس کی ہدایت کرتے رہتے ہیں۔ جس کو وہابیہ مثل شرک ناجائز و حرام جانتے ہیں۔'' (ص: ۵۶)

برائے خدا آپ انصاف فرمائیں کہ آیا وہابیہ اس قسم کے الفاظ کہنا جائز رکھتے ہیں یا نہیں، جو حضرات پورے قصیدے پر نظر فرمائیں گے وہ بخوبی معلوم کرلیں گے کہ یہ اکابر بالکل از سرتا پا مخالف و تبائن عقیدہ وہابیہ کے ہیں ان کے نزدیک توسل انبیاء علیہم السلام جائز نہیں اولیاء سے تو درکنار پھر الفاظ بحق فلان کا استعمال اور زیادہ ان کے یہاں مکروہ ہے علاوہ ازیں اس قسم کے مدائح جائز نہیں

رکھتے"(ص:۵۶،۵۷)

"وہابیہ کے متعدد رسالے اس بارے میں شائع ہوچکے ہیں جس میں وہ صراحۃً توسل از حضرت سرور کائنات علیہ السّلام کو نیز توسل با اولیاء کو منع کرتے ہیں جس کا جی چاہے تحقیق کرے۔(ص:۵۷)

"وہابیہ اشغال باطنیہ واعمال صوفیہ مراقبہ ذکر وفکر واردات ومشیخیت وربط القلب باشیخ وفنا وبقا وخلوت وغیرہ اعمال کو فضول ولغو وبدعت وضلالت شمار کرتے ہیں اور ان کے اکابر کے اقوال وافعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں اور ان سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ ومستقبح بلکہ اس سے زائد شمار کرتے ہیں، چنانچہ جن لوگوں نے دیار نجد کا سفر کیا ہوگا، یا ان سے اختلاط کیا ہوگا اس کو بخوبی معلوم ہوگا۔فیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ومثل ھٰذا،(ص:۵۹،۶۰)

وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہوگئے چنانچہ غیر مقلدین ھندی اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں۔وہابیہ نجد عرب اگر چہ بوقت اظہار دعویٰ جنتی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔لیکن عمل درآمد ان کا ہر گز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔(ص:۶۲۔۶۳)

"اس رسالہ میں وہابیہ کے ان خیالات وکلمات کا ابطال کیا ہے، جو وہ عقائد اہل سنت والجماعت مسئلہ تراویح میں استعمال کرتے ہیں اور بیس رکعت کو بدعت عمری وغیرہ الفاظ شنیعہ کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔اوقاف القرآن کے بارے میں علماء طائفہ وہابیہ نے بدعت ہونے کا فتویٰ دیا تھا اور جملہ مفسر قرآن سنیہ کو اہل بدعت وجور قرار دیا تھا، اکثر وہابیہ نے مذہب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر درباہ مسئلہ عدم جواز جمعہ فی القرس پر اعتراضات سخت کیے تھے۔(ص:۶۳)

''علاوہ اس کے اور بھی رسائل ان اکابر کے رد وہابیہ میں شائع ہو چکے ہیں جن کو ہر شخص ملاحظہ کر سکتا ہے۔ علاوہ ان امور مذکورۃ الصدر کے اور بھی مسائل ہیں جن میں وہابیہ اہل سنت کے مخالف ہو گئے ہیں مثلاً (ص: ٦٤)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استوی ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔ (ص: ٦٤) وہابیہ خبیثہ یہ صورت نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصّلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرین اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزا اڑاتے ہیں اور کلمات ناشایستہ استعمال کرتے ہیں''۔ (ص: ٦٥)

''وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ استعانت لغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سبب مخالفت کا ہے۔'' (ص: ٦٥)

''ندا بلفظ یا رسول اللہ اور خطاب حاضرین مسجد نبوی و بارگاہ مصطفوی کے واسطے جائز و مستحب فرماتے ہیں اور وہابیہ وہاں بھی منع کرتے ہیں۔ دو وجہ سے اولاً یہ کہ استعانت لغیر اللہ ہے اور دوم یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے۔ حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیوٰۃ لبرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں پس جو حال دیگر مومنین کا ہے وہی ان کا ہے یہ عقائد ان کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح ان کے عقائد پر مطلع ہوئے ہوں یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جاتے ہیں اور روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام و دعا وغیرہ پڑھنا مکروہ و بدعت شمار کرتے ہیں۔ انہیں اقوال خبیثہ و اقوال واہبہ کی وجہ سے اہل عرب کو ان سے نفرت بے شمار

ہے۔" (ص:۶۵-۶۶)

"وہابیہ خبیثہ کثرت صلاۃ سلام ودرود برخیر الانام اورقرات دلائل الخیرات و قصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اوران کے پڑھنے اوراس کے استعمال کرنے ورد بنانے کوسخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں مثلاً۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ

سواک عند ملول الحادث العمم

(اے افضل المخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں بغیر تیرے بروقت نزول حوادث) وہابیہ تمباکو کھانے اوراس کے پینے کوحقہ میں ہو یا سگار میں یا چرٹ میں اوراس کے ناس لینے کوحرام اوراکبرالکبائر میں سے شمار کرتے ہیں۔ ان جہلاء کے نزدیک معاذ اللہ زنا اورسرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمباکو کا استعمال کرنے والا کیا جاتا ہے۔ اوروہ اعلیٰ درجے کے فساق وفجار سے وہ نفرت نہیں کرتے جوتمباکو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں۔ (ص:۶۶)

"وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچادیتے ہیں۔" (ص:۶۷)

"وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار وحقائق وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النّبیین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کوخالی جانتے ہیں۔" (ص:۶۷)

"وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کوقبیح و بدعت کہتے ہیں اور علیٰ ہٰذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کوبھی براسمجھتے ہیں۔" (ص:۶۷)

"صاحبان! آپ حضرات کے ملاحظہ کے واسطے یہ چند امور ذکر کردیے گئے ہیں جن میں وہابیہ نے علمائے حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے

ہیں اور اسی وجہ سے جب کہ وہ غصبہ کر کے حرمین شریفین پر حاکم ہو گئے ہزاروں کو
تہ تیغ کر کے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں پہنچائیں بارہا ان سے مباحثے
ہوئے۔" (ص:۶۷،۶۸) نجدیوں کے عقائد کی یہ تفصیل ہم نے قصداً مولینا
ٹانڈوی کے قلم سے نقل کی کہ علماء اہل سنت کی تصانیف سے نقل کرتے تو نجدیوں
کے ہوا خواہ یہ کہہ کے اڑا دیتے کہ یہ افتراء ہے۔ ہر متصف طالب حق سے
درخواست ہے کہ نجدیوں کے یہ عقائد دیکھیں اور اپنے ایمان سے پوچھیں کہ ایسے
گندے گھنونے عقیدے والوں کے پیچھے نماز کیسے درست ہوگی۔ ان مذکورہ تمام
عقائد پر تفصیلی بحث کے لیے کافی فرصت درکار ہے۔ ہم صرف دو باتوں پر حکم شرعی
بیان کر کے فیصلہ عوام پر چھوڑتے ہیں کہ ان عقائد کے رہتے ہوئے وہ مسلمان
رہے یا کافر و مرتد؟ اگر کافر و مرتد ہوئے تو پھر ان کی اقتداء میں نماز پڑھنی نہ
پڑھنے کے برابر ہے یا نہیں؟ مولینا ٹانڈوی نے ص:۴۳ پر ابن عبدالوہاب بانی
وہابیت کا یہ عقیدہ لکھا ہے کہ "جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں
اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ
واجب ہے۔" ص:۴۴ پر لکھا ہے کہ بخلاف وہابیہ کے کہ تمام ادنی شبہ خیال سے
کافر و مشرک کرتے ہیں اور اموال کو حلال جانتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے
کہ نجدی اپنے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک مباحُ الدَّم جانتے ہیں۔
تمام مسلمان تو تمام مسلمان جو کسی ایک مسلمان کو کافر کہے بحکم ظواہر احادیث خود
کافر اور نجدیوں کو ظواہر احادیث پر عمل کا دعویٰ۔ لہٰذا اپنے وتیرہ سے خود کافر۔ سنیے!
امام مالک، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، حضرت عبد
اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے " والفظ لمسلم ایما امری قال لاخیه کافر فقد باء
بها احدهما ان کان ماقال و ارجعت علیه" یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر

کہے تو ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی۔ اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔ صحیح بخاری شریف میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں " اذا قال لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما" جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بلا شبہ ہوا امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں" لیس من دعا جلاباً لکفر اوقال عدو الله ولیس کذالک الاحار علیه ولا یرمی رجلا بالفسق ولا یومیه بالکفر الارتلات علیه ان یکن صاحبه کذالک" جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور یہ ایسا نہ ہو تو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ اس پر الٹا پھرے گا۔ اگر جن پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا امام حبان اپنی صحیح التقاسیم والانواع میں بسند صحیح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں" ما اکفر رجل اصلا الا باء بھا احدھما ان کان کافراً والا کفر بتکفره" کبھی ایسا نہ ہو کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پا جائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور کرے گی۔ اگر وہ کافر تھا تو یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا۔ اس پر جماہیر فقہاء کے قول پر بھی مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے بلکہ اگر مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے کافر کہا تو مذہب مختار للفتویٰ پر کافر، علماء فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں مسلمان کو کافر سمجھا تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو ایسا کہے وہ کافر ہے عالمگیری میں ہے۔ المختار للفتویٰ فی جنس ھذا المسائل ان القائل بمثل ھذه المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقده انه کافر لا یکفرون ان کان یعتقده کافراً مخاطبه ھذا یتاء

علی اعتقادہ انہ کافرھم یکفر کذا فی الذخیرہ ۔شامی میں (تحریر) ذخیرہ سے اتنا اس پر زائد ہے۔ لا نہ لما اعتقد المسلم کافراً فقد اعتقد دین الاسلام کفراً ۔درمختار میں ہے۔غرر الشاتم بیا کافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعم الالید یفتی ۔علامہ ابراہیم افلاطی نے فرمایا المختار للفتویٰ فی جنس ھٰذ المسائل ان القائل ان اراد الشتم لا یکفروان اعتقد کفر المخاطب یکفر لانہ لما اعتقد المسلم. کافراً فقد اعتقد دین اسلام کفراً و من اعتقد ھٰذا فھو کافر نجدی یقینی اپنے اعتقاد میں تمام مسلمانوں کو کافر ومشرک کہتے ہیں اور اپنی تصانیف میں لکھتے ہیں، اس کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اسی بنا پر یہ جمیع مسلمین کے قتل کو مباح اور ان کے اموال کو غنیمت جانتے ہیں۔ لہٰذا بحکم ظواہر حدیث و بقول جماہیر فقہاء ہی نہیں بلکہ مذہب مختار و مفتی پر انکا کافر ہونا لازم۔ یہ سہل الزام ہے ورنہ ہمارا اس باب میں مسلک متکلمین کا ہے تاہم عدم صحت نماز کا حکم فقہی ہے اور ان کے پیچھے نماز ایسی جیسے کسی یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا ہندو کے پیچھے۔

اسی مولینا ٹانڈوی نے ص: ۴۷ پر نجدیوں کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ شان نبوت وحضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں۔

ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔'' اور یہ مسئلہ اجل ضروریات دین سے ہے۔ ایسا کہ ہر عالم جاہل جانتا ہے کہ شان نبوت میں ادنیٰ سی گستاخی کفر صریح ایسی کہ جو اس کے کفر

میں شک کرے وہ بھی کافر۔ چنانچہ علامہ شامی ابن سحنون مالکی قدس سرہما سے ناقل وہ فرماتے ہیں اجمع المسلمون ان شاتمۃ کافر من شک فی عذابہ و کفرہ کَفَرَ درمختار وغیرہ کتب فقہ وکلام میں صاف تصریح من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر شان نبی میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر مولٰینا ٹانڈوی کے بیان کے مطابق جب اجماع امت نجدی ایسے مرتد کہ جو ان کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر۔ انصاف شرط ہے۔ ہم کچھ کہتے تو یار لوگ ہنسی میں اڑا دیتے یہ ایسے شخص کا بیان ہے جو نجدیوں کے مقتدیوں کے نزدیک مسلم الثبوت ہے۔ اس کے بیان کے مطابق احکام شرع کی روشنی میں مسلمان دیکھیں کہ نجدی کسی طرح اس قابل نہیں کہ انہیں امام بنایا جائے ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ اگر کوئی پڑھے گا تو جس طرح دیگر کفار کے پیچھے نماز نماز نہیں قضا کے برابر ہے۔ اسی طرح نجدیوں کے پیچھے بھی۔ گئے تھے کثرت جماعت کا ثواب لینے اور نماز بھی کھو آئے۔ الٹے ترک صلوٰۃ کا وبال گلے پڑا۔ حضرت علامہ الحاج شاہ محمد قائم صاحب نے نجدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی تو کوئی جرم نہ کیا بلکہ جرم عظیم سے بچے۔ مجرم وہ ہیں جنہوں نے نجدیوں کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے کے بجائے ضائع کیں۔ قابل ملامت یہ ہیں نہ کہ مولٰینا موصوف وہ تو قابل صد ستائش ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ

محمد شریف الحق ایوبی خادم رضوی دارالافتاء

بریلی شریف ۱۶؍رمضان المبارک ۸۳ھ

سند الفقہا والمحدثین جناب حضرت مولٰینا الحاج محمد اشفاق حسین صاحب مفتی جودھپور مدظلہ صدر مدرس مدرسہ اسحاقیہ عربیہ جودھپور راجستھان

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اَمَّا بَعْدُ ۔ رسالہ مبارکہ ''مسمی بہ مسئلہ مرغوب'' تصنیف کردہ حضرت علامہ مولٰینا الحاج سید محمد قائم صاحب دانا پوری دام ظلہ العالی از اول تا آخر دیکھا، موصوف نے نجدیوں کے متعلق جو کچھ لکھا ہے فی الواقع اظہار حقیقت کیا ہے، اس میں سر مو فرق نہیں، نجدی گورنمنٹ نے باشندگان حرمین شریف کے ساتھ خصوصاً اور بقیہ اہل حجاز کے ساتھ جو مظالم کیے ان واقعات کو سنکر اور آثار متبرکہ کے ساتھ جو بے ادبیاں وگستاخیاں کی ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہر مومن ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہے اور دل خون کے آنسو رلاتا ہے۔ آج بھی جنّت المعلیّٰ و جنت البقیع و دیگر مقامات مقدسہ ان کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ یزیدیوں نے آل رسول پر خنجر چلایا، نجدیوں نے آل واصحاب کے مزارات کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔

نجدی عقائد باطلہ اور ان کے مظالم کی کہانی مولوی حسین احمد صاحب آنجہانی شیخ دیوبند وسابق صدر دیوبند کی زبانی شہاب الثاقب، ص: ۴۲ میں سنیے مولوی حسین احمد صاحب محمد بن عبدالوہاب کے متعلق لکھتے ہیں۔

''محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتدأً تیرہویں صدی نجد میں ظاہر ہوا اور چوں کہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت کا قتل وقتال کیا، ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمت

کا مال اور حلال سمجھا کیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا، اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں، سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس تکلیف شدیدہ کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے الحاصل وہ (محمد بن عبدالوہاب) ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ اس وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس سے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوسی سے" (شہاب الثاقب، ص:۴۲)

یہ محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی حقیقت جس کو عرب کی موجودہ گورنمنٹ اپنا شیخ و امام و پیشوا مانتی ہے اور اس کے مسلک پر عمل کرتی ہے اور اسی مسلک کے حرمین شریفین کے مساجد میں امام ہیں اور اسی کی لکھی ہوئی کتابیں وہاں کے مدارس میں پڑھانا لازم ہیں، اسی نے کتاب التوحید لکھی ہے جس کا ترجمہ ہندوستان میں مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کیا۔

(۱) نجدی عقیدہ کی ایک جھلک، مولوی حسین احمد صاحب کہتے ہیں "محمد ابن عبدالوہاب کا یہ عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال و جائز ہے۔ بلکہ واجب ہے۔ (شہاب الثاقب، ص:۴۳)

(۲) نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیا علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں"۔ (شہاب الثاقب، ص:۴۳)

(۳) زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضور آستانہ شریف و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت و حرام وغیرہ لکھتا ہے۔ اس طرف اس نیت سے سفر

کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے۔ لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد ان کا مستدل ہے، بعض ان میں سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہو کر دعا وغیرہ مانگتے ہیں" (از شہاب الثاقب، ص: ۴۶-۴۷)

(۴) شان نبوت اور حضرت رسالت علیٰ صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں۔ اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں اور ان کے بڑوں کا مقولہ ہے کہ معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔" (شہاب الثاقب، ص: ۴۷)

(۵) وہابی کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے چنانچہ غیر مقلدین ہندوستان اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں، وہابیہ نجد عرب اگر چہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جمیع مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔" (شہاب الثاقب، ص: ۶۲)

(۶) مثلاً الرحمٰن علی العرش استویٰ وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استوی ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ثبوت جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے۔" (شہاب الثاقب، ص: ۶۲)

(۷) وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام درود بر خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزہ وغیرہ اوراس کے پڑھنے اوراس کے استعمال کرنے ورد بنانے کو سنت قبیح ومکروہ جانتے ہیں اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں۔'' شہاب الثاقب، ص:٦٧)

(۸) وہابیہ تمبا کو کھانے اوراس کے پینے کو حقہ ہوسگار میں یا چرٹ میں اور اس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں شمار کرتے ہیں، ان جہلا کے نزدیک معاذ اللہ زنا اور سرقہ کرنے والا اس قدر ملامت نہیں کیا جاتا ہے جس قدر تمبا کو استعمال کرنے والا ملامت کیا جاتا ہے۔'' (شہاب الثاقب، ص:٦٧)

(۹) وہابیہ سوائے علم احکام الشرائع جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ کے ذات سرور کائنات خاتم النّبیین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو خالی جانتے ہیں'' (شہاب الثاقب، ص:٦٧)

(۱۰) وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو قبیح بدعت کہتے ہیں۔'' (شہاب الثاقب، ص:٦٧)

(۱۱) مولوی خلیل احمد انبیٹھوی شاگرد مولوی رشید احمد گنگوہی سے محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق دریافت کیا گیا تو یہ کہا ''ہمارے نزدیک ان کا (محمد ابن عبد الوہاب کا) حکم وہی جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے۔ یہ خوارج کی ایک جماعت ہے۔'' (المہند، ص:۱۲) یہ ہیں نجدیوں کے عقائد باطلہ وفاسدہ اور انہیں عقائد کے امام حرمین شریفین میں مقرر ہیں کیونکہ فی زمانہ حرمین شریفین پر نجدی قابض ہیں اور نجدی گورنمنٹ نے اپنے مسلک کے امام رکھے ہیں۔

مولوی حسین احمد و مولوی خلیل احمد صاحب کے نزدیک نجدی بدعقیدہ و خبیث وشان رسالت میں گستاخ اور مسلمانوں کو کافر ومشرک بنانے والا اور خوارج کی ایک جماعت ہے۔ اور مولوی حسین احمد کے پیر مولوی رشید احمد

صاحب کے نزدیک بدعقیدہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ بلکہ جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۳۰۰ پر ہے ''سوال جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعقیدہ ہو پڑھے یا دوسری جگہ پڑھ لے۔'' جواب اس کے عقیدے درست ہوں تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے فقط (فتویٰ رشیدیہ، ص: ۳۰۰)

ہندوستان کے دیوبندی بہت شور مچاتے ہیں کہ سنی مولوی حرمین شریفین میں نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، اب یہ دیوبندی اپنے ان پیشواؤں کے بارے میں کیا حکم لگائیں گے، اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

پیر و مرید میں تضاد: مولوی حسین احمد کے نزدیک نجدیوں کے عقائد تو یہ ہیں جیسا کے سطور بالا میں درج ہیں۔ اور مولوی حسین احمد کے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک نجدیوں کے عقائد عمدہ ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے ''محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی، مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں، مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ہیں ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، ہے فتاویٰ رشیدیہ جلد: ۱ ص: ۷ مرید نے تو لکھا کہ ان کے عقائد باطل ہیں اور ظالم خونخوار، باغی، فاسق، خبیث قوم ہے۔ جس کو پیر عمدہ لکھتا ہے اس کو مرید نے باطل پرست باغی و بدعقیدہ لکھا ہے، ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک وہابی، دیوبندی، نجدی، ہم عقیدہ اور ان سب کا ایک حکم ہے، ان میں سے کسی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور جو ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، وہ اپنی نمازوں کی بربادی کرتے ہیں، مولوی حسین احمد صاحب نے جو کچھ نجدیوں کے بارے میں لکھا یہ صرف عوام کے اندر مقبولیت حاصل کرنے کے لئے اور اپنے عقائد باطلہ پر پردہ ڈالنے کے لئے اس لئے کہ جو

لکھا ہے، عمل اس کے خلاف ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ اعلیٰ حضرت مجدد ماتہ حاضرہ فاضل بریلوی کی کرامت ہے کہ دشمن سے بھی یہ بات کہلوا دی ورنہ آج بھی دیوبندی قوم نجدیوں کو اپنا امام و پیشوا مانتی ہے۔ اور ان کی تعریف میں رطب اللسّان ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھتی ہے، سچ کہا کسی نے، ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہوتے ہیں، یہ مثال اس پر صادق آتی ہے، حضرت علامہ الحاج محمد قائم صاحب دانا پوری کا جواب صحیح اور حق ہے۔ اس کے خلاف باطل نجدی بوجہ اپنے عقائد فاسدہ کے اس قابل ہی نہیں کہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور جو شخص ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ اپنی نماز کو برباد کرتا ہے۔

جب سے نجدیوں نے حرمین شریفین پر قبضہ کیا ہے اس وقت سے آج تک علمائے اہل سنت اپنی نمازیں علیحدہ با جماعت پڑھتے ہیں اور نہ صرف ہندی علماء اہل سنت بلکہ بیرونی ممالک کے علماء و صلحا نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، فقیر غفرلہ القدیر نے اسی سال یہ مشاہدہ کیا، من شاء فلینظر۔

(الحمد للہ کہ امسال کاتب الحروف بھی زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوا اور ہر نماز با جماعت پڑھی، نجدیوں کی جماعت کے بعد ہماری جماعت ہوتی تھی جس میں ہند و بیرون ہند کے علماء و صلحا و عوام شریک ہوتے، مدینہ طیبہ میں پنج وقتہ جماعت ریاض الجنّۃ میں ہوتی تھی اور مستحب وقت میں جماعت کرتے تھے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ بعض نمازیں خصوصاً عصر کی نماز ایسے وقت نجدی امام پڑھاتا ہے۔ جب کہ عند الاحناف عصر کا وقت بھی شروع نہیں ہوتا۔ اور جمعہ کی نماز ضحوی کبریٰ کے وقت ہوتی (یعنی وقت سے قبل ضحوی کبری نصف النہار سے قبل ہوتا ہے یعنی دوپہر سے پہلے۔ قتیل)

نجدی کی حقیقت: مواجہ شریف میں اگر جالی شریف کو زائر نے بغیر پیسہ دیے بوسہ دیا یا مسجد شریف کے ستونوں کو بوسہ دیا فوراً نجدی سپاہی شرک و

بدعت کا فتویٰ لگا دیتا ہے۔ جب بقول نجدیوں کے یہ فعل شرک ہے، تو اس کا فاعل مشرک ہوا اور مشرک اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس فعل سے توبہ کر کے کلمہ نہ پڑھے مگر نجدی دھرم میں اس کی ضرورت نہیں، ان کا شرک چند پیسوں سے دور ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے خود دیکھا کہ ایک شخص ایک ریال سپاہی کو دے کر جالی شریف سے چند ہاتھ فاصلہ پر کھڑا ہو گیا تو اس سپاہی نے اسی زائر کا ہاتھ پکڑ کر جالی کے پاس کھڑا کر کے کہا کہ بوسہ دو، اور ایک ریال تو بہت ہے، اگر کسی نے چند قرش دے دیے تو اس کو بھی بوسہ کی اجازت ہے، کیا نجدی مفتی وقاضی یہ بتلا سکتا ہے کہ پیسہ دے کر تو بوسہ کی اجازت اور بغیر پیسے دیے اگر کسی نے بوسہ دیا تو مشرک؟

العیاذ باللہ، نجدیوں کے مظالم وسیاہ کارنامے دیکھ کر رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے، آثار قدیمہ متبرکہ کو یا تو مٹا دیا گیا یا مٹایا جا رہا ہے، صحابہ واہل بیت وصلحا کے مزارات کی بے حرمتی کراتے ہیں، قبرستان مدینہ پاک ومکہ مکرمہ میں نئے نئے راستے نکالے گئے ہیں۔ مقام حدیبیہ میں ترکوں نے اپنے زمانہ میں مسجد بنائی تھی، اب اس مسجد شریف کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور وہاں پر حاضری قانوناً ممنوع قرار دے دی گئی۔

ہر کاپی پر بادشاہ کی تصویر ہوتی ہے، انہیں کاپیوں کو طلبہ دونوں حرم شریف میں لیجاتے ہیں، جس جگہ سے تصاویر کو مٹایا گیا وہاں نجدی دور میں پھر تصاویر کو لایا جا رہا ہے، سعودی ریڈیو اسٹیشن سے گانے آتے ہیں، اور دونوں حرم شریف میں ریڈیو پر گانے سنے جاتے ہیں، اس پر کوئی پابندی نہیں مگر ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل منعقد کرنا نجدی قانون میں جرم ہے۔ ایسا جرم کہ شاید گناہ کبیرہ والے کی بھی ایسی سزا نہ ہوگی۔

اخبارات وغیرہ میں بادشاہ کو جلالۃ الملک کہتے ہیں. نام نہیں اور سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا جب ذکر کرتے ہیں تو اکثر صرف محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ﷺ، ایک اخبار میں خود لے کر آیا ہوں، سامان تعیش حرم شریف کے دروازے پر بکتا ہے جس میں عریاں تصویریں بھی ہوتی ہیں۔ اس پر کسی قسم کی بھی

پابندی نہیں، مگر فضائل رسول اللہ ﷺ کی اکثر کتابوں کو جلوا دیا گیا، سعی بلیغ کے بعد بھی علامہ نبہانی کی جواہر البحار وغیرہ دستیاب نہ ہوسکی، ایک سنی نے مجھ سے کہا کہ اس کتاب کا ملنا مشکل ہے کیونکہ جس جس کتاب کے متعلق نجدی حکومت کو معلوم ہوا کہ اس میں فضائل رسول ہیں اس کو جلوا دیا گیا، العیاذ باللہ مسجد الحرام شریف میں باب ابراہیم کی طرف ایک اونچی جگہ قرآن پاک رکھے ہوئے تھے، اسی جگہ کرسی بچھا کر نجدی سپاہی معہ جوتوں کے کرسی پر بیٹھا رہتا ہے۔ بار بار اس کو منع کیا گیا مگر وہ اپنی خباثت سے باز نہ آیا۔ اس قسم کی بہت سی بیہودگیاں، نجدیوں کی نظر آئیں خدا نجدی کے شر سے بچائے۔

محمد اشفاق حسین نعیمی
صدر المدرسین ومفتی جودھپور راجستھان

ما کتب فی ذالک فھو صحیح
محمد مختار الحسن دانش

الجواب صحیح
سید سرفراز حسین غفرلہ کچھوچھوی

الجواب صحیح
محمد مجیب الرحمٰن قادری دربھنگوی

ای ھٰذا ھو الحق والحق بالاتباع
فقیر ظہور احمد قادری چشتی غفرلہ

ممتاز العلماء خطیب العصر حافظ قاری مولٰینا ابوظفر الرضا محمد محبوب علی خان صاحب زید مجدہٗ قادری لکھنوی جامع مسجد اہل سنت مدنپور، بمبئی

نحمدہٗ ونصلی علٰی حبیبہ الکریم وعلٰی آلہٖ بالتجلیل والتکریم

فقیر نے رسالہ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی ''مسئلہ مرغوب'' دیکھا، ماشاء اللہ بہت اچھا رسالہ ہے، بیشک سنّی عوام وسنّی علمائے کرام حرمین شریفین کے نجدی

اماموں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور کیسے پڑھیں جب کہ آج بھی نجدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہمارے ہاتھ کی لکڑی ہے۔ اس سے ہم کتے کو مار لیتے ہیں اور نجدیوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا بھر کے سنی مسلمان مشرک و کافر مرتدین ہیں، ان کو قتل کرنا حلال ہے، ان کا خون و مال جائز ہے وغیرہا، دیکھو شہاب الثاقب اور فقیر کی کتاب میں ابن عبدالوہاب کی کہانی اور وہابیوں کے آئینہ خدوخال اور نجوم شہابیہ کا مطالعہ فرمائیں، وہابیہ نجدیہ اپنے کفریات قطعیہ کی وجہ سے کافر مرتد اسلام سے خارج ہیں، مسلمان اہل سنت کو بھی یقین رکھنا چاہیے

فقیر ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی رضوی لکھنوی غفرلہ

جامع مسجد اہل سنت مدن پورہ، ۱۶۶، بمبئی۔ ۸

جامع فضل وکمال افتخار العلماء جناب حضرت مولٰینا غلام جیلانی صاحب مدظلہ صدر المدرسین، مدرسہ اسلامی عربی، اندرکوٹ میرٹھ

محترم و معظم زید مجدکم، ہدیہ مسنونہ ارسال کردہ رسالہ موسوم بہ مسئلہ مرغوب پہنچا، ممنون ہوں، از اول تا آخر مطالعہ کیا، چونکہ اس وقت کافیہ کی اردو شرح اور اردو ترکیب کی تالیف میں مشغول ہوں۔ اس لیے بسط کے ساتھ تبصرہ کرنے کا موقع نہیں، اجمالاً گزارش کرتا ہوں کہ نجدیوں کے بارے میں آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس میں آپ حق بجانب ہیں بیشک ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، یہ اپنے کفری عقائد کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جیسے ہندوستان کے دیوبندی"

بریلوی اور دیوبندی اختلاف عقائد کے اثرات سے دنیا میں کہرام مچا ہوا ہے، کون حق پر ہے کون باطل پر یہ طے کرنے کے لیے ذہن میں ایک آسان صورت آئی جس کو متعدد مجالس میں ذکر کر چکا ہوں، مگر کوئی تیار ہی نہیں ہوتا، فقیر اس کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ وہ یہ کہ بریلوی جماعت کی جانب سے یہ فقیر اور

دیوبندی جماعت سے قاری طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند، یا امیر جماعت تبلیغ دہلی مولوی محمد یوسف صاحب، میرٹھ، دہلی میں سے کسی باہمی طے شدہ مقام پر مجتمع ہو جائیں اور ایک ماہ پیشتر اس کا اعلان کردیا جائے کہ فلاں مقام پر بریلی اور دیوبندی عقائد کا فیصلہ اس طور پر ہوگا کہ آدھ آدھ پاؤ سنکھیا دو پیالوں میں گھولا جائے ان میں سے ایک پیالہ فقیر ایک پیالہ ان دونوں میں سے کوئی ایک صاحب نوش کریں جو فریق حق پر ہے سنکھیا کا اس پر اصلاً اثر نہ ہوگا اور جو باطل پر ہے اس کی ہلاکت واقع ہوگی، یہ ممکن نہیں کہ دونوں پر اثر اور دونوں ہلاک ہو جائیں، فقیر کا دعویٰ یہ ہے کہ جن عقائد پر اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ احمد رضا خاں صاحب نے دیوبندی صاحبان کی تکفیر کی ہے وہ تکفیر حق ہے اور ان کا دعویٰ یہ کہ وہ عقائد حق ہیں آپ کے رسالہ مسئلہ مرغوب میں یہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی کہ آپ نے نجدی امام کی اقتدا سے اجتناب فرمایا۔ عالم کی شان ہی یہی ہے کہ عمل قول کے مطابق ہو اور دنیا کے سبز باغ اس کو مائل نہ کرسکیں، دوسرے سجادہ نشین صاحبان پر لازم ہے کہ آپ کے عمل سے سبق لیں اور اعتراض کرنے والے صاحبان پر فرض ہے کہ حق و باطل کا بطریق مذکور فیصلہ کرنے کے لیے مذکورہ بالا پر ہر دو صاحبان میں سے کسی ایک کو جلد آمادہ کریں تاکہ موجودہ خلفشار ختم ہو جائے۔ فقط

فقیر غلام جیلانی

صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ

میرٹھ شریف، یکشنبہ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ

فاتح جمشید پور، مجمع العلوم منبع فنون سید المناظرین الحاج علامہ ارشد القادری صاحب مد فیضہ صدر المدرسین و بانی و مہتمم جامعہ فیض العلوم جمشید پور ٹاٹا نگر

مبسملاً و محمداً و مصلیاً

عارف جلیل فاضل توریت و انجیل حضرت مولٰینا الحاج سید شاہ محمد قائم صاحب چشتی نظامی قتیلؔ سجادہ نشین خانقاہ دانا پور کا مرتب کردہ رسالہ ''مسئلہ مرغوب'' نظر سے گزرا عالم اسلام کے تمام دیانت پسند و باخبر علماء سفرِ حج و زیارت میں نجدی اماموں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، اس کے معقول و شرعی وجوہات مولٰینا موصوف نے اپنے اس مختصر سے رسالے میں پوری وضاحت کے ساتھ بیان کردیئے ہیں، مولٰینا کی ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ نماز باجماعت کے لالچ میں اصل نماز ہی سے ہاتھ دھو بیٹھنا نہ دین ہی کا تقاضہ ہے نہ عقل ہی کا، الزام ان عوام پر نہیں ہے جو حالات سے بے خبر ہیں۔ دراصل الزام کی زد پر وہ باخبر حضرات ہیں جو حرم کی سرزمین پر بھی اپنے سجدوں کا کوئی احترام نہیں کرتے اور صرف مادی شہرت اور سرکاری اعزاز کے لیے انہیں دیدہ دانستہ رائگان کردیتے ہیں۔ اپنی نمازوں کے ساتھ ان کا ظلم اپنی جگہ ہے لیکن سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ اللہ کے وہ مخلص بندے جو صرف خوشنودی خدا اور رسول کے لیے سجدے کرنے کے خوگر ہیں انہیں وہ نہ حرم میں چین لینے دیتے ہیں نہ اپنے وطن میں، ہر جگہ شرارتوں کا ایک سیاہ لشکر ان کے پیچھے لگا رہتا ہے۔

دیارِ حجاز میں نجدیوں کے مظالم ان کے ملحدانہ عقائد اور ان کی رسول سے دشمنی کی صحیح اور مستند تفصیلات جو مولٰینا موصوف نے اپنے رسالے میں قلم بند فرمائی ہے انہیں انصاف و دیانت کے ساتھ ایک بار پڑھ لینے کے بعد یہ حقیقت آئینہ کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ جو لوگ ان نجدی اماموں کی اقتدا نہیں کرتے وہ قطعی حق بجانب ہیں اور حق پرست ہیں، انہیں نشانہ ملامت بنانا عشق و اسلام کی حقیقتوں کا انکار کرنا ہے۔

یہ ہوسکتا ہے کہ اپنی بدعقیدگی کے نتیجے میں نجدیوں کی نشاندہی سے متعلق

مولانا موصوف کے بیانات کو بہتان و افترا قرار دے دیا جائے۔ لیکن انہیں صحیح تسلیم کر لینے کے بعد کون غیرت مند مسلمان ہے جو ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے رسول کے دشمنوں کو امامت کا اعزاز عطا کرے گا۔ پس نجدیوں سے متعلق مولانا کے بیان پر جو لوگ مطمئن نہ ہو سکیں وہ اپنے شیخ مولانا حسین احمد صاحب کا یہ نوشتہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات صرف اسی زمانے تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے۔ بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں (الشہاب الثاقب، ص: ۴۵)

(۲) زیارت رسول مقبول ﷺ و حضوری آستانۂ شریفہ و ملاحظۂ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت و حرام وغیرہ لکھتا ہے، اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع جانتا ہے (الشہاب الثاقب، ص: ۴۵)

(۳) شان نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی و ضعف اعتقاد کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں، ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں، اور نہ کوئی احسان اور فائدہ، ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، ان کے بڑوں کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ (الشہاب الثاقب، ص: ۴۷)

(۴) وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں، اور ائمہ اربع اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے مسائل میں وہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہوگئے ہیں، چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں، وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے، ان کا بھی مثل غیر مقلدین کے اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے (الشہاب الثاقب، ص:۶۳)

(۵) وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام و درود بر خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام و قرأت دلائل الخیرات وقصیدہ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں (الشہاب الثاقب، ص:۶۸)

(۶) وہابیہ سوائے علم احکام شرائع جملہ علوم، اسرار حقائق وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں (الشہاب الثاقب، ص:۶۷)

(۷) وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں (الشہاب الثاقب، ص:۶۷)

شیخ دیوبند مولینا احمد حسین صاحب کی یہ عبارتیں پھر پڑھئے اور اس کے بعد سر پیٹئے کہ ایک طرف یہ لوگ نجدیوں کو گستاخ رسول دشمن رسول باغیان شریعت غداران ملت، وہابیہ خبیث بھی کہتے ہیں، لکھتے ہیں اور دوسری طرف شور مچاتے ہیں کہ ان کے ساتھ وفاداروں اور مخلص مسلمانوں کی طرح کیوں نہیں معاملہ کیا جاتا۔

تقریظ کے خاتمے پر نجدیوں کے خلاف ملک کی ایک اجتماعی شہادت ملاحظہ فرمائیے رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء شائع کردہ مجلس مرکزیہ خلافت ہند بمبئی، وفد کے ارکان مولینا محمد علی، مولینا شوکت علی، مولینا سید سلیمان ندوی، اور مسٹر شعیب

قریشی نے نجدیوں کے مذہبی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی مطبوعہ رپورٹ میں جو اپنے مشاہدات وتاثرات قلم بند کیے ہیں ان کا یہ حصہ پڑھنے کے قابل ہے۔ حزب مخالف کے لیے میرے خیال میں یہ شہادت بہت زیادہ قابل اعتماد ہوگی۔

''ملک گیری کی ہوس کے علاوہ جو ایک فاتح اور بادشاہ کو دنیا طلب بنادیتی ہے یہاں تعصب مذہبی اور غلوئے دینی مستزاد ہے۔ اور ساری اسلامی دنیا کے خلاف جو نجدیوں کے ہم عقیدہ نہیں ہیں ایک حزب عقائد چھڑی ہوئی ہے، یہ بہت ممکن ہے کہ سلطان عبدالعزیز حقیقۃً اپنے دین میں اس قدر غلو کرنے والے اور تشدد کے خواہاں نہ ہوں جتنے کہ مشائخ نجد ہیں۔ لیکن ملک گیری کے لیے جو آلہ ان کے پاس ہے یعنی قوم نجد اس کو ایک صدی سے زیادہ سے زیادہ یہی سکھایا گیا ہے کہ اس کے علاوہ ہر مسلمان مشرک ہیں، اور نجدیوں کی گزشتہ صدی کی تاریخ بھی یہی بتاتی ہے کہ ان کے ہاتھ کفار کے خون سے کبھی نہیں رنگے گئے، جس قدر خونریزی انہوں نے کی ہے وہ صرف مسلمانوں کی کی ہے، ہم یہاں کوئی مذہبی بحث چھیڑنا نہیں چاہتے لیکن اس قدر کہنا ناگزیر ہے کہ ہم نے نجدیوں کی ان جزئیات دین میں جن میں ان کے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان اختلاف ہے بہت سخت پایا اور یہ ذرا ذرا سی بات پر حجاج کو مشرک کہہ دیتے ہیں حالانکہ بعض افعال کا جن پر مسلمانوں کو یہ خطاب دیا جاتا تھا عقائد سے کوئی تعلق بھی نہ ہوتا تھا سلطان عبدالعزیز کے مذہبی خیالات کچھ بھی کیوں نہ ہوں ان کی تمام تر قوت یہی لوگ ہیں اور ان کو لڑائی پر اسی طرح آمادہ کیا جاسکتا ہے کہ اس ملک گیری کا نام جہاد رکھا جائے اور جس ملک کو چھیننا مقصود ہو اس کے لوگوں کو مشرک کہا جائے، ہم نے بار بار دیکھا ہے کہ جو حجاج مقام ابراہیم کی جالی کو یا اس کے قفل یا کنڈوں کو چھوتے تھے ان کو بید سے مارا جاتا تھا۔ اور ''انت مشرک'' کہا جاتا تھا، جو حجاج جنت المعلیٰ میں زیارت کو جاتے تھے ان میں اکثر پٹ کر آتے تھے'' (رپورٹ

وفد خلافت، ص:۱۵۵)

اخیر میں مذکورہ بالا تمام شواہد نیز اپنے ذاتی تجربات کی روشنی میں مسئلہ مرغوب کے مرتب حضرت مولانا موصوف کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے اس رسالے کے ذریعے عالم اسلام کے تمام دیانت پسند اور حق پرست علماء کی طرف سے وکالت کا حق ادا کیا اور عاشقان رسول اور زائران حجاج کو صحیح حالات سے باخبر کیا، خدائے قدیر و نعیم مولٰینا موصوف کو ابدی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

فقیر ارشد القادری غفرلہ

بانی و مہتمم جامعہ فیض العلوم جمشید پور، ۲۴؍ دسمبر ۱۹۶۳ء

سید حسین

مدرس جامعہ فیض العلوم، ۲۴؍ دسمبر ۱۹۶۳ء

محمد خلیل الرحمٰن

مدرس مدرسہ فیض العلوم، ۲۴؍ دسمبر ۱۹۶۳ء

فرحت حسین

مدرس مدرسہ فیض العلوم، ۲۴؍ دسمبر ۱۹۶۳ء

صوفی محمد عبد الرؤف قادری

صدر مدرس مدرسہ دار الاسلام آزاد نگر جمشید پور

عرفان احمد (مدرس) نائب مہتمم مدرسہ فیض العلوم، ۲۴؍ دسمبر ۱۹۶۳ء

جامع کمالات صوری و معنوی مفتئ نیپال الحاج حضرت مولٰینا ابو سہیل انیس عالم قادری مد فیوضہ، مفتی و صدر مدرس مدرسہ فرقانیہ حیدریہ معینیہ سیوان ضلع سارن

رسالہ ''مسئلہ مرغوب'' مرتبہ حامی سنت، قاطع نجدیت و وہابیت حضرت

الحاج مولانا الحاج سید شاہ محمد قائم صاحب قتیل چشتی، سجادہ نشین خانقاہ چشت دانا پور۔ زادت محاسنہم کا احقر نے بغور و بالاستیعاب مطالعہ کیا، شاہ صاحب موصوف نے اپنے اس چھوٹے سے رسالے میں شیطنت سعودیہ نجدیہ کی ننگی تصویر دکھا کر جن حقائق و واقعات کو بے نقاب کیا ہے وہ بالکل صحیح و درست اور ناقابل تردید حقیقت و واقعیت پر مبنی ہے وہابیہ نجدیہ کی ان خباثتوں، شرارتوں، جہالتوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل وازواج مطہرات واصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم واولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ان کی عداوتوں کا تفصیلی معائنہ و عینی مشاہدہ یہ سگ بارگاہ رسالت اوراس کے رفقاء سفر بھی ۱۹۵۶ء کے ان مبارک دنوں میں کر چکے ہیں۔ جب کہ سرور کائنات فخر موجودات، سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ اللعالمین محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محض رحم وکرم نے اس بیکس و بے بس و بے بضاعت ذرۂ ناچیز کو زیارت حرمین شریفین و آستانۂ رسالت پر حضوری و سلامی کی نعمتوں سے نوازا تھا۔

اس وقت بھی احقر اور علمائے اہل سنت مثلاً مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ رضویہ لائل پور (پاکستان) و مولانا مفتی سید شاہ برہان الحق صاحب جبل پوری مدظلہ العالی و علامہ ارشد القادری مہتمم مدرسہ فیض العلوم جمشید پور وغیرہم علماء کرام و مشائخ عظام میں کسی نے بھی کعبہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں کبھی کسی امام وہابیہ نجدیہ کی اقتدا میں نماز نہ پڑھی بلکہ جماعت نجدیہ کے بعد منفرد یا جماعت کی صورت میں نمازیں پڑھتے رہے مسجد شریف کی حاضری کے زمانہ میں نجدی سپاہیوں و مخبروں کی رپورٹ واطلاع پر ایسا بھی ہوا کہ نجدی قاضی نے محترمی مولانا سید شاہ برہان الحق صاحب مدظلہ العالی کو بلا کر باز پرس بھی کی کہ آپ حضرات ہمارے امام کی اقتدا میں نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟ مولانا ممدوح نے ایسا لاجواب جواب دیا جس کو سن کر نجدی قاضی اوراس کے حاشیہ نشین نجدیوں

کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ سب کے سب دم بخود خاموش ہو گئے اور ہم لوگ بدستور نجدیوں کی جماعت سے علیحدہ جماعت ثانیہ کرتے اور اپنی نمازیں پڑھتے رہے۔

ہمیں بالتحقیق یہ بھی معلوم ہوا کہ حرمین شریفین کے مستقل باشندے علماء وغیرہ میں سے جو صحیح العقیدہ سنی ہیں وہ بھی کبھی کسی وہابی نجدی امام کی اقتدا میں کوئی نماز نہیں پڑھتے ہیں بلکہ پنج گانہ نمازیں اپنے اپنے مکان میں ادا کرتے ہیں۔ یا خانہ کعبہ و مسجد شریف نبوی میں حاضر ہو کر تنہا پڑھ لیتے ہیں، یہ وہ حقائق ہیں جن کا انکار وہی کر سکتا ہے جو وہابیت و نجدیت نواز یا سعودی وظیفہ خور، یا حق و باطل میں اتحاد و امتزاج پسند جلب منفعت کا متمنی گستاخان رسول اکرم کا محب و غمخوار ہے، اور جس کی پالیسی یہ ہے کہ...... ع

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی، مظالم نجدیہ بر مقابر و مقامات قدسیہ کو آج سے برسوں پہلے حضرت صدر الافاضل مولٰینا نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ بھی رسالہ کی شکل میں عریاں کر چکے ہیں اور سعودیہ نجدیہ، وہابیہ، الیاسیہ، نام نہاد جماعت اسلامیہ وغیرہا فرقہ باطلہ کے بطلان وارتداد پر آج تک عرب و عجم کے اکابر علمائے اہل سنت کی سیکڑوں کتابیں و ہزاروں فتاوے شائع ہو چکے ہیں، اور قرآن مجید و احادیث کریمہ و اقوال فقہا رحمہم اللہ تعالیٰ کی روشنی میں یہ واضح و مبرہن و مدلل کیا جا چکا ہے کہ وہابیہ نجدیہ اور اس قبیل و برادری کے مذکورہ و غیر مذکورہ جتنے فرقہ ضالہ مضلہ ہیں ان میں کسی کو برحق کہنا اور سمجھنا اور ان میں کسی کی تعظیم و توقیر و اعزاز کرنا، ان میں سے کسی کو امام بنانا اور اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا قطعاً ناجائز و حرام اور سراسر دینی و مذہبی نقصان و خسران کا باعث اور گمراہ ہونے اور دوسرے ناواقف مسلمان کو گمراہ کرنے کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نجدیوں، وہابیوں نجدی ایجنٹوں اور باطل نوازوں کے مکر و فریب اور جھوٹے پروپیگنڈے کے تباہ کن اثرات سے وفاداران مصطفیٰ و غلامان احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و

آلہ وصحبہ وسلم کو اپنے حفظ وامان میں رکھے آمین۔

خیر اندیش ابو سہیل انیس عالم قادری

ناظم تعلیمات وخادم دارالافتاء ومدرسہ فرقانیہ حیدریہ معینیہ نیا قلعہ

ناظم وسکریٹری مسجد سیوان ضلع سارن بہار

میں بھی حضرت مفتی نیپال کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں

قمر الہدیٰ قادری

صدر مدرس مدرسہ ابو العلائیہ رضویہ شریف ہزاری باغ

بدر الدین صابری

مدرسہ ارشد العلوم مقام ۔۔۔ ہزاری باغ

پیر طریقت، آگاہ رموز و معرفت صاحب علم و فن حضرت مولینا الحاج سید مصباح الحسن صاحب مد فیضہ، سجادہ نشین آستانۂ عالیہ صمدیہ پھپھوند، ضلع اٹاوہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حضرت مولینا الحاج سید محمد قائم صاحب چشتی نظامی مدظلہ کا رسالہ مبارکہ ''مسئلہ مرغوب'' نظر سے گزرا۔ مولینا نے جس صفائی کے ساتھ اسے تحریر فرمایا ہے اور جو زبردست دلائل قائم کیے ہیں اسے دیکھ کر بے حد مسرور ہوا۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

چونکہ حضرات علماء اہل سنت بھی تاوقتیکہ خاص طور سے اجازت حاصل نہ کریں زیادہ عرصہ قیام مدینہ اقدس میں نہیں کر سکتے، لہٰذا نجدیوں اور ان کے حرکات کو قریب سے دیکھنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس لیے دلائل شرعیہ کے رو سے جو کچھ وہ تحریر فرماتے ہیں وہ ہوتا ہے۔ حضرت مولینا کو بھی حاضری مدینہ اقدس کا وقت کم ملا ہوگا (قتیل غفرلہ وہاں اٹھائیس دن رہا۔)

بحمد اللہ تعالیٰ ۱۳۲۸ھ میں بھی حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل ہوا میں ۱۱/شعبان المعظم ۲۸ھ کو بمبئی سے جہاز رضوان سے مع اپنے گھر میں اور پھوپھی اور بھانجے کے علاوہ بیس نفر کے ساتھ روانہ ہوا، یہ ارادہ کرلیا کہ کم سے کم ۲/مہینہ مدینہ منورہ حاضر رہوں گا اور رمضان المبارک سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضوری میں گزاروں گا، چنانچہ مکہ معظّمہ پہنچ کر عمرہ کیا اور دو مہینہ قیام مدینہ منورہ کے لیے ایک روپیہ یومیہ کے حساب سے سعودی ٹیکس داخل کر کے اجازت نامہ لیا اور معہ اپنے سب قافلہ کے مدینہ اقدس حاضر ہوگیا، وہاں پھر انقضائے میعاد پر پندرہ یوم کے لیے مزید ٹیکس داخل کر کے میعاد میں توسیع کرائی اتنی طویل حاضری میں جو اثرات نجدی اور نجدی نما وہابیوں کے حرکات سے میرے قلب وجگر پر پڑے وہ اب بھی جب خیال آتا ہے خون دل کے لیے کافی ہے۔

چونکہ رمضان شریف بالکل قریب آگیا تھا اور ہمارا موٹر بعد عشاء جانے کو تیار تھا کہ بعد عصر میرے پیر بھائی حاجی رحیم بخش صاحب نانباڑی جو میرے ہم سفر تھے حرم شریف میں بیٹھے ہوئے، انہوں نے کسی سے ذکر کیا کہ آج ہم مدینہ اقدس جا رہے ہیں، نجدی نما دیوبندی نے جو وہاں موجود تھا اپنے ساتھیوں سے انہیں سنا کر کہا ''معاذ اللہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے کہ ایک لاکھ کا ثواب چھوڑ کر پچاس ہزار کے لیے جا رہے ہیں'' حاجی رحیم بخش صاحب نے اس کے جواب میں اس سے کہا کہ ہم یہ سمجھے تھے کہ جہاز میں سوار ہونے کے بعد شیطان کو سمندر پار ہی چھوڑ آئے یہ نہیں معلوم تھا کہ شیطان ہمارے ساتھ ہی آرہا ہے (جس جہاز سے ہم لوگ بمبئی سے سوار ہوئے تھے یہ بھی اس میں سوار تھا خیر یہ ایک پہلا سلامی کا ہاتھ تھا۔ واپسی میں پھر جہاز میں اس کا ساتھ ہوا ایک روز مواجہہ ہوگیا میں نے اس سے ایک لاکھ اور پچاس ہزار پر گفتگو کی، بحمد اللہ تعالیٰ وہ جواب میں بالکل عاجز رہا۔

مدینہ منورہ کی حاضری میں جو بے ادبیوں کے نظارے دیکھے وہ ایک

مسلمان کے لیے قابل برداشت نہ تھے، ذی قعدہ میں ہم مکہ معظمہ واپس آگئے اور آخری ذی الحجہ تک وہاں حاضر رہے، کعبۃ اللہ شریف کی جو بے حرمتیاں دیکھیں وہ بھی ایک مسلمان کے قلب کو ٹکڑے کر دینے کے لیے کافی ہیں۔

مدینہ اقدس میں روضۂ اقدس کے مواجہ شریف میں جالی اقدس کے متصل جو نجدی سپاہی رہتے ہیں ان کی جوتیاں رکھی ہوئی دیکھیں، حالانکہ حرم شریف کے پانچ دروازے تھے اور ہر دروازے پر دو دو ابواب رہتے ہیں جن کا کام ہی جوتے رکھنے کا ہے، الیاسی جماعت، یہ جماعت دیوبندی جماعت ہے، کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جب صلوٰۃ وسلام کو جاتا تو اپنے جوتے بلا کسی کپڑے میں رکھے ہوئے اپنی بغل میں داب کر لے جاتا۔

نجدی امام ظہر کی نماز عین نقطۂ زوال پر شروع کر دیتے ہیں اور اس سے فارغ ہو کر کھانا کھاتے ہیں اور قیلولہ کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ نجدی اور دیوبندی مہاجر بعد نماز کھانا کھا کے واپس آ کر منبر شریف کی طرف سر اور روضۂ اقدس شریف کی طرف رخ کر کے پڑھنے کو بیٹھتے تو سپاہی انہیں نہیں روکتا، ہم اگر کلام مجید روضۂ شریف کی طرف رخ کر کے پڑھنے کو بیٹھتے تو سپاہی ڈانٹتا کہ آبقبلة هنا، یعنی قبلہ ادھر ہے، چنانچہ میرے بھانجے مولوی اعزاز حسین مرحوم جو میرے ہم سفر تھے وہ ایک روز ریاض الجنۃ میں روضۂ اقدس کی طرف رخ کئے ہوئے جالی شریف سے متصل کلام مجید تلاوت کررہے تھے۔ پہلے تو ایک ہندوستانی وہابی نے دو مرتبہ آ کر کہا کہ ادھر منہ کرو قبلہ کی طرف جب انہوں نے نہ سنا تو وہ ایک سپاہی کو بلا لایا جب اس نے آ کر کہا تو انہوں نے آہستہ سے "ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک الخ" تک پڑھ دی اور سپاہی سن کر چپ چاپ چلا گیا۔

میں بحمد للہ نمازیں ان کے پیچھے پڑھنے سے محفوظ رہا، اسی سال مولٰنا

اختصاص الدین صاحب مرادآبادی، مولوی عارف باﷲ صاحب میرٹھی اور مولانا عبدالعلیم صاحب میرٹھی بھی گئے ہوئے تھے، ہم سب ان کی اقتدا سے کارہ اور متنفر تھے، کبھی خود پڑھ لی اور اگر کبھی مجتمع ہو گئے تو جماعت کرلی، ہر مرتبہ کچھ نہ کچھ اور مقتدی بھی آکر شامل ہو جاتے، اسی طرح رمضان المبارک میں نجدیوں کی تراویح کے بعد کچھ غیرنجدی سنی حافظ اپنی جماعت تراویح قائم کرنے اور کلام پاک پڑھتے اسی میں ہم بھی شامل ہو جاتے۔ ایک حیدرآبادی قافلہ بھی مدینہ منورہ میں میری موجودگی میں آیا جس میں سات یا آٹھ آدمی تھے، جب نجدی نماز ختم ہو جاتی تو اپنی قیام گاہ سے پورے لباس میں عمامے باندھے کمر کسے اور صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے مسجد شریف میں حاضر ہوتے اور اپنی جماعت کرتے بعد نماز روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام عرض کرکے اپنی قیام گاہ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے واپس جاتے۔

جنت البقیع وغیرہ کی جو حالت دیکھی اور جو جو بے ادبیاں دیکھنے میں آئیں ان کا کہاں تک ذکر کیا جائے، ان کا ذکر اور یاد آنا بھی برابر ہے، مکہ معظمہ واپس آنے کے بعد حرم شریف میں جو حرکات دیکھیں وہ نہایت شنیع اور بڑی بے باکانہ ہیں، حرمت کعبہ کا خیال ولحاظ بالکل ان کے دلوں سے محو ہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ روضۂ اقدس تو ان کے عقیدے میں "صنم اکبر" مگر کعبہ کو تو خدا کا گھر کہتے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ حجر اسود پر دائیں بائیں جو دو سپاہی کھڑے رہتے ہیں، میں جب بھی تقبیل کے لیے گیا تو ان کا ایک پیر نیچے اور ایک پیر اس چاندی کے حلقہ کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا جو حجر اسود کو محیط ہے۔

ذی الحجہ کے چاند کے بعد تاریخ یاد نہیں میں تقریباً یہاں کے دس بجے حرم شریف کو گیا کہ کچھ طواف کروں، میں نے دیکھا کہ باب کعبہ کھلا ہوا ہے، اور مجمع کثیر سامنے ہے، اور مخلوط مرد وعورتوں کا داخلہ ہو رہا ہے۔ باوجود اس کے دو زینے باب کعبہ کی چوڑائی کے برابر زمزم شریف کے قریب رکھے ہوئے تھے لیکن صرف

تین ڈنڈوں کی ایک سیڑھی لگی ہوئی تھی جس کی چوڑائی صرف اتنی تھی کہ ایک آدمی چڑھ سکتا تھا اور دہلیز کعبہ سے اتنی نیچی تھی کہ تیسرے ڈنڈے پر کھڑے ہونے پر بھی ناف کے برابر دہلیز کعبہ پر پڑتی تھی تاوقتیکہ اوپر سے آدمی ہاتھ پکڑ کر نہ کھینچے چڑھنا مشکل تھا۔ جس شخص نے کلید بردار کو کچھ دیدیا وہ کھینچ لیا گیا ورنہ اسے دھکا مار کر نیچے ڈھکیل دیا گیا اور وہ مجمع پر گرتا تھا۔ تہبند باندھے ہوئے لوگ بے ستر ہو جاتے تھے، یہی حالت میں نے ایک عورت کی دیکھی جس پر لوگوں کو مطاف کے اندر کھڑے ہوئے قہقہہ لگاتے ہوئے دیکھا، میں اس حالت کو دیکھنے کے بعد طواف کرنا بھول گیا اور ٹھہر بھی نہ سکا، روتا ہوا واپس آیا اللہ تعالیٰ اس مذہب اور مذہب والوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

ایک لطیفہ اور سنیے کہ ذی الحجہ ۵/ یا ۶/ تاریخ کو جمعہ تھا، چونکہ وہاں خطبہ و نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال ہوتا ہے، اتفاق کہ میں ایک ایسی جگہ بیٹھا تھا کہ جہاں خطیب کی آواز صاف آرہی تھی، خطیب نے کہا " جاء آوان الحج و انتم تحجون علی مذهب الاربعه فاین حج رسول الله و این سنته " یعنی حج کا وقت آگیا اور تم چاروں مذہبوں، حنبلی، مالکی، شافعی حنبلی، کے مطابق حج کرو گے، تو کہاں حج ہوا رسول اللہ کا اور کہاں ادا ہوئی ان کی سنت، صلی اللہ علیہ وسلم، اب فرمائیے یہ کہ اس قابل ہیں کہ جنہیں حنبلی کہا جائے، یہ قول ثابت کرتا ہے کہ وہ منجھے منجھائے خالص غیر مقلد ہیں جو ہم اہل سنت کے نزدیک فرق ضالہ سے ہیں اور ان کے پیچھے ہماری کوئی نماز ادا نہیں ہو سکتی، بلکہ خود ان کی بھی نماز نہیں ہوتی کہ ہمارے لیے ان کا مسلمان کہنا ہی روا نہیں، خدا پر جھوٹ کا اتہام لگاتے ہیں، تمام رسل عظام و سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ پوسٹمین کا درجہ دیتے ہیں اور اپنا بھائی سمجھنا تو معمول ہے۔ لہٰذا کوئی مسلمان ان باتوں کو جانتے ہوئے انہیں مسلماں کہے گا اور ان کے پیچھے نماز پڑھے گا؟

یہ میں نے جو تحریر کیا وہ عناد مذہبی سے نہیں بلکہ ان میں سے ہر بات پر حلف شرعی کر سکتا ہوں، یہ مختصر سی تحریر حسب الحکم بھیج رہا ہوں شاید پسند آجائے ورنہ میری کیفیت یہ ہے کہ سال بھر سے مفلوج ہوں، بائیں جانب کے اعضا بے کار ہیں، بحمد للہ زبان و دماغ بچا ہوا ہے مگر زیادہ غور و خوض کرنے کے قابل نہیں۔

سید مصباح الحسن

مودودی نسباً سنی حنفی دیناً چشتی نظامی فخری طریقۃ کان اللہ لہ ولابویہ واشیاخہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین، آستانۂ عالیہ صمدیہ، پھپھوند، ضلع اٹاوہ

سند العلماء محدث عصر جناب مولینا سید خلیل احمد صاحب قبلہ مدظلہ، امروھہ، ضلع مراد آباد

حضرت مخدوم مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ جناب کی کتاب خوش اسلوب مشتمل یہ مضمون مطلوب مسمیٰ بہ ''مسئلہ مرغوب'' فقیر نے تمام دیکھی جواز اول تا آخر بالکل صحیح ہے اور نجدی اور ان کے ہمنواؤں کے پیچھے نماز پڑھنے کی بابت برہان قاطع ہے جس کا انکار سوائے مکابرہ کے اور کوئی درجہ نہیں رکھتا، باری تعالیٰ جناب والا کو اس کی جزائے خیر کما حقہ عطا فرمائے آمین ثم آمین، گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

فقیر محمد خلیل کاظمی عفی عنہ، امروہی، بقلم خود ۴؍جنوری ۱۹۶۴ء

خطیب مشرق، ممتاز العلماء حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی زید مجدہ، ایڈیٹر پاسبان و مہتمم دار العلوم غریب نواز الہ آباد

فخر اماثل حضرت مولینا الحاج سید شاہ محمد قائم صاحب قبلہ تہدیہ سلام و رحمت خوردان نوازی کا شکریہ ''مسئلہ مرغوب'' کو بالاستیعاب تو نہ دیکھ سکا البتہ اس کے

ضروری اور بنیادی مباحث نظر سے گزرے کسی کتاب کے سرورق آپ کے نام نامی کا ہونا ہی ایک بہت بڑی ضمانت ہے۔ گمراہ و بدعقیدہ نجدیوں کی اقتدا میں اہل سنت کی نماز کا نہ ہونا یہ تو علمائے اہل سنت کا متفق علیہ ہے، دورائے کی گنجائش نہیں، محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں علامہ شامی کی تصریحات بہت کافی ووافی ہیں جو اس کے متبعین کے حق میں بھی برہان مبینہ کی حیثیت رکھتی ہے!

آپ نے بھارت میں جو فتویٰ دیا تھا حرم میں اس پر عمل کر کے اپنی صداقت حقانیت اور قول و عمل کے ایک ہونے کا کھلا ہوا ثبوت دے دیا ہے، مصلحت کوش ابن الوقت ستم شعاروں کے مطاعن کا آپ خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیجیے بوالہوس کے واسطے دار و رسن کہاں۔

آپ کا شریک کار

مشتاق احمد نظامی، دار العلوم غریب نواز الہ آباد ۲ / جنوری ۶۴ء

جامع کمالات، سند العلما سید العرفا جناب مولٰنا محمد حبیب الله صاحب قبله مد ظله العالی صدر مدرس و مفتی جامعۂ نعیمیه مراد آباد، یوپی

بسم الله الرحمن الرحیم نحمدهٗ و نصلی علی رسوله الکریم.

میں نے ''مسئلہ مرغوب'' مولفہ فاضل جلیل، عالم نبیل، واقف شریعت، عارف طریقت حضرت مولٰنا الحاج سید محمد قائم صاحب قتیلؔ داناپوری زید مجدہ کا مطالعہ کیا طور تحریر و عنوان بیان اور اسلوب نگارش و طریق فہمائش خوب خوب ہے، اس کے مسائل و حوالجات صحیح ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت مؤلف کو جزائے غیر عطا فرمائے کہ مولف ممدوح نے غلط الزامات اور بے سروپا اعتراضات کا اچھی طرح خاتمہ کر دیا ہے، اور نجدیوں کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کو احادیث وفقہ سے مکروہ و

ممنوع و ناجائز ثابت کر کے مخالفین و معترضین کو ساکت و خاموش کر دیا ہے اور نجدی فرقہ کی مذمت اور برائی کو احادیث نبویہ سے خوب واضح کر دیا ہے اور نجدی عقائد و اعمال اور مکر و فریب کی حقیقت کو بے نقاب کر کے قوم مسلم کی رہنمائی فرمائی ہے، اس تالیف کو حق تعالیٰ قبول و مقبول فرمائے اور اہل سنت و جماعت کے لئے سبب ہدایت بنائے۔

احقر العباد محمد طریق اللہ
خادم جامعہ نعیمیہ مراد آباد

فقیر محمد حبیب اللہ غفرلہ اشرفی نعیمی بھاگلپوری
صدر مدرس و مفتی جامعہ نعیمیہ مراد آباد (یوپی)

محمد یونس نعیمی اشرفی
مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد

محبوب العلماء گرامی مرتبت جناب حضرت مولینا ایوب خانصاحب حبیبی رضوی بھاگلپوری زید مجدہ مدرس جامعہ نعیمیہ مراد آباد (یوپی)

مکرمی سلام مسنون، رسالہ محبوب مسمی اسم تاریخی ''مسئلہ مرغوب'' کا حضرت سیدی و استاذی مولینا المفتی محمد حبیب اللہ صاحب مدظلہ العالی کے پاس برائے تقریظ بھیجا گیا تھا۔ فقیر نے چند مقامات سے مطالعہ کیا، الحمد للہ جناب نے رسالہ مبارکہ در بارہ عقائد و اعمال نجدیت کو بڑے اچھے انداز میں تحریر فرمایا ہے اور وہابیت کی حقیقی پول کھولی ہے، جو گندم نما جو فروش کے مصداق بنے ہوئے ہیں، مولیٰ تعالیٰ جناب کو اجر عظیم و جزائے جزیل عطا فرمائے اور مسلمانان عالم کے لیے رسالہ مبارکہ کو مشعل راہ بنائے۔

العبد المسکین محمد ایوب خاں حبیبی رضوی بھاگل پوری
مدرس جامعہ نعیمیہ مراد آباد یوپی

صاحب فضل و کمال سراج العلماء جناب حضرت مولینٰا ثناء اللہ صاحب زید مجدہ صدر مدرس دار العلوم والحدیث، احمد آباد، گجرات

مولیٰنا المحترم دام بالفضل والکرم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسالہ ”مسئلہ مرغوب“ بغور پڑھا، بڑی مسرت وخوشی ہوئی۔

الحمدللہ اب بھی دنیا اللہ والوں اور محبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی نہیں جو اپنے ایمان کے تحفظ کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار ہیں، اور دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فریب میں نہیں آسکتے۔ اور دین کی خاطر لومۃ لائم کی کوئی پروانہیں کرتے اور تقلب بد مذہب میں ایک پہاڑ ہیں جو اپنی جگہ سے باد مخالف کی آندھیوں سے ہل نہیں سکتے، میں نے رسالہ مرغوب بغور پڑھا، بہت ہی عمدہ و محبوب پایا۔ یہ رسالہ مشعل ہدایت ہے۔ مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور بد مذہبوں کی صحبت سے بچائے، مسلمان اپنے کو جانیں اور وہابیوں کے پیچھے نماز سے پرہیز کریں ان کے پیچھے مسلمان تو مسلمان کسی کی بھی نماز نہیں ہوتی، یہ وہابی دین اسلام سے خارج ہیں، مذہب اہل سنت و جماعت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے ان کے بارے میں جو تحریر فرمایا بالکل صحیح فرمایا ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ کو حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کو خائب وخاسر فرمائے آمین، بجاہ سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

ثناء اللہ الاعظمی، خادم دار الحدیث

دار العلوم شاہ عالم، احمد آباد گجرات، ۱۷؍شعبان ۱۳۸۳ھ

اسوۃ العلماء سند الفضلا جناب حضرت مولینٰا غلام مصطفی صاحب وارثی مد ظلہ العالی، کان پور (یوپی)

حامداً و مصلیاً الحاج حضرت مولٰینا سید شاہ محمد قائم صاحب قتیل کی ذات گرامی علم وعمل، شریعت وطریقت کے سنگم اور مجسمہ تصوف واخلاق کی حیثیت سے محتاج تعارف نہیں، اللہ والوں کو اہل ہنر کے ہاتھوں جو کچھ ہوا کرتا ہے اس سے حضرت موصوف بھی محفوظ نہ رہ سکے مگر حافظ حفیظ اپنے چاہنے والوں کی حفاظت کا بندوبست کرتا ہے۔ (فا اللہ خیر حافظا) مجموعہ زیر نظر جس کے حرف حرف سے مجھے اتفاق ہے، دشمنوں کو پہچنوانے اور ان کے شرائر سے بچانے کے لیے ایک عجیب وغریب مفید ومفیض مجموعہ ہے جو حق کے متلاشی ہیں ان کے لیے حق کا خزانہ ہے، رب العزت مرتب کو جزائے خیر واجر کثیر عطا فرمائے اور ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق تام عطا فرمائے، آمین ثم آمین بطفیل رحمۃ اللعالمین۔

فقیر غلام مصطفیٰ وارثی غفرلہ
محلہ ٹیکا پور، کان پور، یوپی

عبدالعزیز بستوی عفی عنہ
مدرسہ پرسوا، امرڈوبھا، ضلع بستی، یوپی

فقیر سیرت منبع الاخلاق، امیر العلما حضرت مولٰینا قاری محمد رحمت اللہ صاحب زید مجدہ، محلہ اسمٰعیل پور گور کھپور

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ شیخ الشیوخ الحاج حضرت مولٰینا شاہ محمد قائم صاحب چشتی دانا پور پٹنہ بہار، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، حضور والا کی کتاب، ''مسئلہ مرغوب'' از اول تا آخر بنظر عمیق مطالعہ کیا، اظہار صداقت میں جرات مندانہ اقدام کی تعریف نہیں کی جاسکتی، آج کل تو جیسا دیس ویسا بھیس لوگ پسند کرتے ہیں جس کو میں منافقت سے تعبیر کرتا ہوں، کتاب اگر چہ بظاہر چھوٹی نظر آئی لیکن اس میں صداقت اور چشم دید واقعات کا ایک نایاب ذخیرہ ہے، صحیحین کی احادیث کریمہ کا ترجمہ گمراہوں کے سینوں پر چکی کا کام کررہا ہے، علمائے حق کے نزدیک کسی نجدی، خارجی اور وہابی امام کے پیچھے کسی

مسلمان اور مومن کی نماز کبھی جائز ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے، مزید یہ کہ اس کی نماز کیسی؟ وہ تو عوام کو مائل کرنے کے لیے گل سبد مکاری ہے، گستاخی معاف ہو تو میں عرض کروں کہ مجھے جناب سے ایک شکایت ہے کہ کتاب مذکورہ کی مقبولیت کا اندازہ آپ نے نہ فرمایا اور آپ کیوں فرمانے لگے، آپ کے محاسن کو آپ سے کیا واسطہ یہ تو ہم جیسوں کے لیے ہے ورنہ کثیر اشاعت ہوتی جس نے بھی کہا کیا بہتر کہا......

کبھی اے کلیو تبسم کا راز سمجھا ہے
جو خود چمن ہے وہ اپنی بہار کیا جانے

والسلام محمد رحمت اللہ عفی عنہ
محلہ اسمٰعیل پور، گورکھپور، یوپی

افتخار العلماء والا مراتب حضرت مولینا الحاج مفتی عتیق الرحمن صاحب قبلہ مد ظلہ العالی، دار العلوم حنفیہ، تلشی پور، گونڈا، یوپی

محترم حضرت مولینا شاہ محمد قائم صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرت مولینا سید انوار حسن صاحب شاہجہاں پوری و مولینا مفتی شریف الحق صاحب سے ملاقات ہوئی، آپ کا رسالہ مسئلہ مرغوب من اولہ الیٰ آخرہ دیکھا جو مفتی صاحب مذکور کے پاس تھا، الحمد للہ ثم الحمد للہ وہ دینی ضرورت جس کی اشاعت کی ضرورت میں عرصہ سے محسوس کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں پوری فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ کو نیک جزا عطا فرمائے، تقریباً پندرہ سال پہلے خاکسار کے سامنے بھی یہ مناظر جگر سوز سامنے آئے، میرا قافلہ ۵۲ آدمیوں کا بنا، میں الگ جماعت سے حرم میں نماز پڑھتا رہا، ایک وقت کی بھی نماز نجدی امام کے پیچھے نہ پڑھی اور میں ہی نہیں اس وقت جس قدر علماء و مشائخ زیارت حرمین شریف کے لیے حاضر ہوئے تھے کسی نے نماز نہ پڑھی، اپنی جماعت الگ کرتے رہے۔

حضرت قبلہ امیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و شاہ قبلہ یار علی صاحب براؤں شریف خلیفہ حضرت شاہ عبد اللطیف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ستھن شریف وغیرہ میرے قافلے میں شریک تھے، آپ کا ان بے دینوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنا طریقہ اہل سنت والجماعت ہے، اس پر اعتراض وہی کرے گا جو بیدین ہو بد مذہب ہو۔ مسئلہ مرغوب میں جو تحریر ہے من اولہ وآخرہ بالکل صحیح ہے۔

پیر صاحب قبلہ سے میں ملا، انہوں نے پہلی بات جو مجھ سے فرمائی وہ یہ کہ بیٹا! نجدیوں کے پیچھے نماز تو نہیں پڑھتے ہو، براؤں کے شاہ صاحب نے ایک مرید کو جو پہلے مکہ مکرمہ پہنچا تھا باوجود میرے منع کرنے کے نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھی تھی، تجدید ایمان کرایا اور سارے ارکان پھر سے کرائے۔

صاحبزادہ صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ بھی ملے، وہ بھی اپنی جماعت الگ فرماتے تھے، آپ نے جو کچھ بھی کیا بالکل صحیح و درست فرمایا، عام سنیوں کی آگہی کے لیے ان واقعات کا اظہار بھی ضروری تھا، اللہ تعالیٰ نے یہ خدمت آپ سے لی اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے، آمین، فقط والسلام

عتیق الرحمٰن عفی عنہ

از دار العلوم عتیقیہ، تلسی پور، گونڈہ ۲۱ / دسمبر ۶۳ء

خود بزرگ بزرگوں کی یادگار اجمل العلما حضرت الحاج مولینا محمد عبد الحمید صاحب، سالم قادری البدایونی سجادہ نشین بدایوں شریف، یوپی

حامداً و مصلیاً، اما بعد، حضرت مولینا شاہ محمد قائم صاحب زید مجدہٗ سجادہ نشین دانا پور کی جدید تالیف ''مسئلہ مرغوب'' فقیر کی نظر سے گزری، ماشاء اللہ شاہ صاحب نے حقائق کو خوب واضح کیا ہے، یہی مسلک فقیر کا اور فقیر کے اکابر رضی

اللہ عنہم کا ہے، جو "البوارق المحمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ" وسوط الرحمن علی قرن الشیطان معتقد المنتقلہ سیف الجبار" مصنفہ حضرت سیف اللہ المسلول مولٰنا فضل رسول رضی اللہ عنہ اور سیف الاسلام اور احسن الکلام فی تحقیق عقائد الاسلام مصنفہ، حضرت تاج الفحول مولٰنا عبد القادر صاحب فقیر قادری رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے، دعاء ہے کہ یہ کتاب حسن قبول حاصل کرے اور گمرہوں کی رہبری کا باعث ہو آمین۔

میں بھی اس رائے سے اتفاق کرتا ہوں — فقیر محمد عبد الحمید سالم القادری بدایونی

محمد حاجی عبد الرحیم بدایونی — مدرسہ قادریہ بدایوں شریف ۱۱؍ شعبان ۱۳۸۳ھ

میں مندرجہ بالا رائے سے متفق ہوں

اقبال حسن صدر مدرس مدرسہ قادریہ مولوی محلہ بدایوں

سرچشمہ علوم احسن الواعظین فخر العلما حضرت مولٰنا محمد حسین صاحب قبلہ زید مجدہ صدر المدرسین اجمل العلوم، سنبھل ضلع مراد آباد، یوپی

نحمدہ و نصلی علیٰ رسول الکریم۔ موجودہ دور میں عموماً مسلمان ان اعتقادات سے ناواقف و بے خبر ہو چکے ہیں جو نجات و مغفرت کا دار و مدار اور اسلامی زندگی کی روح ہیں، رہے اعمال صالحہ ان کا جذبہ بھی رفتہ رفتہ قوم مسلم کے دل سے نکلتا چلا جا رہا ہے، کون مسلمان نہیں جانتا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ بے ادبی و گستاخی خرمن ایمان کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے اور جس مذہب کی بنیاد ہی توہین و گستاخی حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھی گئی ہو وہاں نور ایمان کا کیا سوال جس نے نجدی مذہب کی کتابوں اور ان کے اعتقادیات کو سنا یا دیکھا ہو گا اس کا ایمان کبھی ایسے گندہ و ناپاک عقائد رکھنے والے

امام کی اقتدا کی اجازت نہ دے گا۔ حضرت مولٰینا مولوی محمد قائم صاحب چشتی نظام دانا پوری زادلطفہ نے اپنی نمازوں کی حفاظت فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ ایک مخلص مسلمان کو اپنی نمازوں کی اتنی ہی قدر کرنی چاہیے، رہا کسی پر اعتراض کرنا اس کے لیے لائسنس وسند کی ضرورت نہیں، ہر شخص آزاد ہے، چاہے اپنے اوپر اعتراض کر لے یا غیر پر۔

اعتراض کا سبب کبھی حقیقت سے ناواقفی ہوتی ہے کبھی بغض وعناد اور مذہبی اختلاف۔ کسی سنی المذہب کا اعتراض مولٰینا موصوف پر کرنا تو نجدی مذہب سے ناواقفی کی بنا پر ہوسکتا ہے، یا ذاتی رنجش یا دنیوی معاملات کا انتقام، اگر مولٰینا موصوف پر سنی حضرات بر بنائے ناواقفی معترض ہیں تو میں ان سے عرض کروں گا کہ اپنے شکوک وشبہات دفع کرنے کے لیے حضرت امام احمد دحلان مکی مفتی مکہ معظمہ کی کتاب الدرار السنیۃ مطالعہ کریں، جس میں امام موصوف نے وہابیوں نجدیوں کے گندے عقائد نقل فرمائے ہیں جن کو سنکر دیکھ کر مسلمان کا رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے اور نجدیوں کو گمراہ بدمذہب تحریر فرمایا ہے اور خارجی میں شمار کیا ہے، نیز علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معتبر کتاب ردالمختار باب التیعان میں بھی نجدی اور اس کے متبعین کو خارجی ہی تحریر فرمایا ہے، یہ دونوں حضرات اہل سنت و جماعت کے مقتدا و پیشوا ہیں۔

اور آخر میں مولٰینا موصوف پر اعتراض دنیوی رنجش کی بنا پر ہے تو اس کا سوائے اس کے کچھ علاج نہیں جو حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے شعر

بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست
کہ از مشقت او جز بہ مرگ نتواں رست

اللہ تعالٰی مقلب القلوب ہے رحم فرمائے، اور اگر مولٰینا موصوف پر نجدی امام کی اقتدا میں نماز نہ ادا کرنے پر عوام دیوبندی حضرات معترض ہیں تو میں ان کو یہ مشورہ

دوں گا کہ وہ اپنے علماء کی کتابوں کا مطالعہ کیے بغیر اس معاملے میں لب کشائی نہ کریں کیونکہ اکابر علمائے دیو بند اپنی کتابوں میں نجدیوں کو گمراہ بتا کر خارجیوں میں شمار کر کے ان عوام کی دین دوزی کر چکے ہیں، چنانچہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی اپنی کتاب المہند مطبوعہ دیو بند کے صفحہ ۱۸ پر محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین کو خارجی تحریر فرماتے ہیں، اس کتاب پر اکابر دیو بند کے تقریباً بیس دستخط بھی تائید میں موجود ہیں، نیز حسین احمد صاحب ٹانڈوی جن کو عموماً دیو بندی مدنی بھی غلط طور پر کہتے ہیں، محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین کے عقائد و اعمال مفصل طور پر اپنی کتاب شہاب الثاقب میں نقل فرماتے ہیں جن کو سن کر دیکھ کر معترض خود بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسے عقائد و اعمال والے کے پیچھے کس طرح نماز ادا کی جاسکتی ہے، چنانچہ مولوی حسین احمد صاحب مدرس مدرسہ دیو بند اپنی کتاب شہاب الثاقب مطبوعہ نامی پریس میرٹھ کے ص: ۴۶ پر فرماتے ہیں:

''محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتدائے تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا، اور ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا کیا، ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب اور رحمت شمار کرتا رہا، اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں، سلف صالحین کی شان میں نہایت بے ادبی اور گستاخی اور بے ادبی کے کلمات استعمال کرتا رہا، بہت سے لوگوں کو اس کی تکالیف شدیدہ کے سبب مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا'' نیز ص: ۵۱ پر مولوی حسین احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و حضوری آستانہ شریفہ و ملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت و حرام وغیرہ کہتا ہے، بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجے کو پہنچاتے ہیں، اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں تو صلوٰۃ وسلام

ذات اقدس نبی علیہ السلام کو نہیں پڑھتے ۔ نیز: ص: ۵۲ پر مولوی حسین احمد لکھتے ہیں:

شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں۔

ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں ان کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، ان کے بڑوں کا مقولہ ہے کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے، ہم اس سے کتوں کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے ۔ نیز: ص: ۱۷ پر مولوی حسین احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ وخبیثہ استعمال کرتے ہیں، اور اسی وجہ سے بہت سے مسائل میں وہ گروہ اہل سنت و جماعت سے مخالف ہو گئے ہیں چنانچہ غیر مقلدین ہند اسی طائفہ شیعہ کے پیرو ہیں، وہابیہ نجد عرب اگر چہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عمل درآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں ہے۔ ان کا بھی مثل غیر مقلدین ہند اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔

نیز، ص: ۶۷ پر مولوی حسین احمد صاحب نجدیوں کا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں

''وہابیہ سرمایۂ علم احکام والشرائع کے جملہ علوم اسرار حقانی وغیرہ سے ذات سرور کائنات خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالی جانتے ہیں الخ''

اختصار کر کے نجدیوں کے عقائد کی تصویر مولوی حسین احمد صاحب کی تحریر کردہ پیش کی ہے، آپ خود اندازہ کیجیے کہ ایسے عقائد و اعمال والوں کے پیچھے نماز ادا کر کے کون اپنی نماز کو برباد کرے گا۔ اس وجہ سے خود مولوی حسین احمد صاحب نے بھی نجدیوں کے امام کی نماز میں اقتدا نہ کی اور اپنی جماعت حرم مکہ میں علیحدہ کی چنانچہ اس کے شاہد سنبھل میں بھی کچھ زندہ لوگ موجود ہیں، اس قسم کے عقائد و اعمال نجدیوں کے امام احمد دحلان مکی مفتی مکہ معظّمہ نے اپنی کتاب الدرر سنیۃ میں نقل فرمائے ہیں، اب میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام کتابوں کے حوالوں کی روشنی میں اعتراض کرنے والے حضرات کے شکوک وشبہات کا ازالہ ہو جائے گا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت مولٰینا محمد قائم صاحب چشتی دانا پوری دام فیضہ اپنے اس عمل میں حق بجانب ہیں اور راہ مستقیم پر قائم ہیں۔ اگر معترضین کے دل میں خدا کا خوف وللّٰہیت ہے تو اس کا ردعمل بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح منظر عام پر مولٰینا موصوف کو بدنام کرنے کی کوششیں کیں اسی طرح اشک ندامت بہائیں اور مولٰینا موصوف کے حق بجانب ہونے کا اعلان عام کریں۔

رہا یہ خیال کہ مکہ مدینہ پر ان کی حکومت ہو گئی تو یہ حق پر ہیں، یہ غلط ہے اس سے پہلے بھی ملحدوں، گمراہوں کی حکومت حرمین شریفین پر ہو چکی ہے۔ جذب القلوب تاریخ مدینہ مصنفہ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وعلامہ سہودی کی وفاء الوفا کا جنہوں نے مطالعہ کیا ہو گا وہ خوب واقف ہیں کہ بدمذہبوں کی حکومت اس سے قبل بھی ہو چکی ہے، خود حرمین میں تین سو ساٹھ بت موجود تھے، کیا معاذ اللہ یہ عمل مشرکین مکہ کا صحیح تھا، یہ وقت ہمارے امتحان کا ہے یزیدی دور کو تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ کیا گزرا ہے۔

کتبہ محمد حسین غفرلہ

مدرس مفتی مدرسہ عربیہ اجمل العلوم، سنبھل، ضلع مراد آباد ۲۹ ؍ شعبان ۱۳۸۴ھ

۱۳۸۳ھ

فاضل ادیب اشرف العلماء حضرت مولینا اشرف القادری صاحب زید مجدہ صدر المدرسین و مفتی مدرسہ اشرف العلوم نوروں شریف ضلع بستی (یوپی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ سید المرسلین و علیٰ آلہ و اصحابہ و ازواجہ امہات المومنین اجمعین الیٰ یوم الدین،

ہنگامہ ہے کیوں برپا تھوڑی سی جو پی لی ہے
ڈاکہ تو نہیں ڈالا چوری تو نہیں کی ہے

برادران ملت یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حق کے مقابلہ میں باطل کی پشت پناہی کرنے والے زیادہ ہیں اگرچہ ان کی پشت پناہی سے سوائے وقتی ہنگامے اور شورش کے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور ہو بھی تو کیسے، حق کو کبھی زیر نہیں کیا جاسکتا، حق و اہل حق کی کامیابی و ناکامی کا مدار قلت و کثرت پر نہیں بلکہ ایمان و عمل اور اللہ و رسول جل وعلاو عم نوالہ و صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل اعتماد و توکل و حسن عقیدت پر ہے۔ قرآن فرماتا ہے "کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ ، معرکہ بدر و حنین اس کی زندہ مثال ہیں، تاریخ عالم شاہد ہے، تاروں کی کثرت مہ تاباں پر غالب نہیں آسکتی اہل اہوا طاغوتی طاقتوں کا سہارا لے کر چاہے جتنا اوچھل کود لیں، عالم کی پر امن فضا کو مکدر کرلیں مگر اہل حق پر غالب نہیں آسکتے، حق کو زیر نہیں کرسکتے حق پر پردہ نہیں ڈال سکتے الحق یعلو ولا یعلی، حق غالب ہی رہے گا، مغلوب نہیں ہوسکتا۔

گلشن میں وہ شاخیں نہیں جو سر کو جھکا دیں
آندھی ادھر آئے تو ذرا دیکھ کر آئے

مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا کام صرف ہنگامہ آرائی ہوتا ہے، انہیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں، یا کیا کہہ رہے ہیں، مقصد صرف یہ کہ فساد برپا ہونا چاہیے ذرا لطف آئے گا، کیا کہنا ہے کہ کسی کی جان جاتی ہے کسی کا دل بہلتا ہے مذہب وملت کا خون ہو رہا ہے اور ان لوگوں کو مزا آ رہا ہے۔ مسلم قوم تباہ ہو رہی ہے ان کی مرادیں بر آ رہی ہیں گویا یہ کہہ رہے ہیں۔

جل جائے نشیمن ہمیں پرواہ نہیں ہے
کچھ دیر گلستاں میں اجالا تو رہے گا

چنانچہ پیش نظر کتاب ''مسئلہ مرغوب'' بھی کچھ اسی قسم کے شورش پسندوں اور فسادیوں، دین کے دشمنوں کی ستم ظریفوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر منظر عام پر لائی گئی۔

یہ چند سطروں کا مجموعہ درحقیقت ایک آئینہ ہے جس میں نجدیت وہابیت کے اصلی خدوخال صاف صاف نظر آئیں گے، پھر مولوی نہیں بلکہ اس کتاب کا ہر مطالعہ کرنے والا خود ہی فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگا کہ ایسے لوگوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے، اور یہ اعتراض کہ ان کے پیچھے نماز کیوں نہ پڑھی گئی، کہاں تک صحیح و درست ہے۔ اور علمائے اسلام جنہوں نے نجدی کی امامت سے گریز گیا اور الگ نمازیں پڑھیں وہی حق بجانب ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ کچھ سادہ لوح مسلمان بیچارے لاعلمی کی بنا پر اس قسم کی باتوں میں الجھ کر غلط فہمی کا شکار بن گئے ہیں، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کی سادہ لوحی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر الجھایا گیا ہے یہ حالت جب تک بے نقاب نہ ہوگی اس وقت تک کوئی فیصلہ درست نہیں ہو سکتا۔

فاضل مصنف نے اس حقیقت کو اجاگر کیا ہے، مختصر مگر بہت ہی جامع الفاظ میں ان کے عقاید باطلہ وافعال شنیعہ کی جانب اشارہ فرمایا ہے اور پھر یہ بھی بہت

ہی صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے کہ ان کے بارے میں آقائے کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فیصلہ فرمادیا ہے کہ نجدی قوم دین سے نکلی ہوئی ہے فسادی ہے، ان کے ہاتھوں دین تباہ ہوگا، اس کے مظالم سے مشرق و مغرب کانپ اٹھیں گے وغیرہ وغیرہ۔

ظاہر ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کے فیصلہ کے بعد پھر چون و چرا کی گنجائش ہی کہاں ہے تو وہ فیصل ہیں کہ حق کے فیصلہ پر قرآن بھی مہر صداقت فرمارہا ہیں۔

"فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجاً مما قضیت و یسلموا تسلیماً (پارہ ۵/ ع:۹) خدا کی قسم وہ مومن نہیں جس کا یارسول اللہ آپ کے فیصلے پر ایمان نہیں جو آپ کے فیصلہ کو بے چون و چرا تسلیم نہ کرے تو جن کے بارہ میں رسول نے فیصلہ کردیا کہ دین سے نکلے ہوئے ہیں، بے دین ہیں ان کو کون صاحب ایمان، با ایمان اور دین والا کہنے کو تیار ہوگا اور اپنے ایمان کو برباد کرے گا۔ چہ جائیکہ ان کے پیچھے نماز پڑھے، مسلمانو! واللہ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، روح تڑپ اٹھتی ہے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے جب ۱۲۰۰ھ کے بعد کا وہ قیامت وہولناک منظر سامنے آتا ہے جب اہل نجد کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام ہورہا تھا حرمین طیبین کی بے حرمتی کی گئی، مدینۃ الرسول جلایا گیا، گھر کو آگ لگائی گئی، تین شبانہ روز گزرچکے ہیں دیار رسول میں بسنے والے مسلمانوں کے گھروں سے ابھی شعلے اٹھ رہے ہیں، آہیں اور چیخیں بلند ہورہی ہیں، عصمتیں لوٹی جارہی ہیں ایک ایک کو چن چن کر قتل کیا جارہا ہے، صرف اس جرم میں کہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں وہ دیکھو منادی اعلان کررہا ہے کہ غیروں کو اماں دی جاسکتی ہے لیکن اہل بیت رسول کا کوئی عذر نہ سنا جائے گا وہ جہاں بھی ملیں ان کا کام فوراً ہی تمام کردیا جائے، یہی کیا آگے بڑھیے یہ ہے مکہ

مکرمہ یہ ہے کعبہ مقدسہ اللہ کا گھر وہ دیکھو آگ لگائی گئی، پردے جل کر خاکستر ہوگئے، اساس کعبہ لوٹ لیا گیا، یہاں بھی وہی لوٹ کا بازار گرم ہے الامان الحفیظ۔

مسلمانو! انصاف خدارا انصاف! یہ کون کررہا ہے نجدی کررہے ہیں، اہل نجد کررہے ہیں، محمد بن عبدالوہاب نجدی کے اشاروں پر سب کچھ ہورہا ہے اور آج بھی اسی تقلید میں دیار رسول کو تاراج کیا جارہا ہے، آنکھیں اٹھا کر دیکھیے کیا ہورہا ہے وہ دیکھیے متبرکہ مقامات، اسلامی عمارتیں وغیرہ منہدم کی جارہی ہیں، ڈھائی جارہی ہیں؟ کیوں اب کیا ہوگا۔ نجدی حکومت ازسرنو تعمیر کرائے گی۔ اچھی بات ہے، بہتر ہے ارے یہ کیا؟ یہی تعمیر ہے نہیں نہیں خدا کی قسم یہ تعمیر کے پردے میں تخریب ہے، مسلمانوں کو دھوکہ دیا جارہا ہے۔ وہ دیکھو، فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکان ہے جس پر بم پولیس (عام پاخانہ) بنوادیا گیا ہے یہ ہے بیت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، بس اسٹنڈ بنایا گیا ہے، دیکھا یہ ہے تعمیر خدا بچائے ان کے مکروفریب سے آمین۔ ارے یہ کیا ذرا صبر سے کام لو دل کو مضبوط کرو، ابھی اور سنو یہ آنکھوں میں قطرے کیسے۔

ابھی سے اشک لرزنے لگے ہیں مژگاں پر
یہ ابتدا ہے ابھی تو مرے فسانے کی

وہ دیکھو جنت البقیع ہے جہاں بے شمار اصحاب رسول و تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آرام فرمارہے ہیں، سب کے مزارات ڈھائے جارہے ہیں، حضرت سیدہ فاطمہ کا مزار تھا وہ بھی ڈھایا گیا۔ یا اللہ یہ کیا ہورہا ہے، وہ دیکھو مسلمانو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسے جنتی جوانوں کے سردار حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مقدسہ تھا پست کردیا گیا، کھدوادیا گیا، پورا قبرستان کھنڈر بن کے رہ گیا، غلاظتوں کا مرکز بنادیا گیا، وہ دیکھو جنت المعلیٰ ہے صحابہ کرام کے مزارات ہیں، یہاں بھی وہی قیامت خیز منظر ہیں تمام مزارات

کھودے جارہے ہیں، کیوں بھئی اب یہاں کیا ہوگا؟ روڈ ویز بنایا جائے گا۔ سڑکیں نکالی جائیں گی، ہاں دیکھو بیچ میں ایک شاندار سڑک ہے، قبریں کیا ہوئیں؟ معلوم نہیں، اس پر چوبیس گھنٹے بسیں دوڑ رہی ہیں، پیروں سے کچلا جارہا ہے، وہ دیکھو روضۂ رسول علیہ السلام ہے "یا محمد" لکھا ہوا تھا چھینیوں سے توڑا گیا، کیوں؟ تاکہ کوئی یا محمد کہنے والا نہ رہ جائے، مسلمانو! یہ کون کررہا ہے، کس نے کیا، آج کے نجدی جس کے اشاروں پر چلنے کے لیے ہنگامہ آرائیاں ہورہی ہیں جن کے اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔

ناظرین بتائیں، ایمانداری سے بتائیں، وہ مسلمان جو دیار رسول کے ایک ایک ذرہ پر سو جان سے قربان ہے، سرزمین مکہ و مدینہ پر یہ سب حشر سامانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے، پھر اس کی طبیعت کیونکر گوارا کرسکتی ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے جنہوں نے یا جن کے آدمیوں نے ایسا کیا اور کررہے ہیں، یا جو ان افعال شنیعہ پر راضی اور مطمئن ہے۔ پھر علمائے اہل سنت نے اگر وہی کیا جو کرنا چاہیے تھا، حضور کے حکم کی تعمیل کی کہ ان سے بچتے رہے۔ تو یہ حق بجانب ہیں حق پر نہ کہ مجرم، مگر واہ رے زمانے کی نیرنگیاں۔

ہم بادنشیمن میں روئیں تو آپ ہمیں غدار کہیں
وہ سارے چمن میں آگ لگادیں ان پہ کوئی الزام نہیں

ان پر تو کوئی الزام نہیں جنہوں نے ان لوگوں کا ساتھ دیا اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھیں، جنہوں نے دیار رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کو تاراج کیا، جنہوں نے شعائر اسلام کی بے حرمتی کی اور جنہوں نے میرے اور سارے جہاں کے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کو صنم اکبر (بڑا بت) سے موسوم کیا، الٹے ان اہل حق پر اعتراض، جنہوں نے اللہ و رسول کی فرمانبرداری کی، احادیث کریمہ پر عمل کیا

سورج پہ لگیں دھبے فطرت کے کرشمے ہیں ‏ ‏ بت ہم کو کہیں کافر اللہ کی مرضی ہے

ہم کچھ نہ کہیں گے، حق وناحق کا فیصلہ ناظرین ہی پر چھوڑتے ہیں، جن کے یہ کرتوت ہیں جن کا یہ شیوہ ہے، جن کے قول وعمل سے ایمان کی بوتک نہیں آتی، ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں پھر سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی مخالفت ہم کیسے کریں، ایسوں کو اپنا امام بنائیں اور کیونکر تسلیم کریں۔

آپ ہی ان کے ذرا طرز عمل کو دیکھیں ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اب ہم اخیر میں ناظرین سے سمع خراشی کی معافی چاہتے ہوئے گزارش کریں گے کہ پیش نظر کتاب مسئلہ مرغوب کو سنجیدگی سے پڑھیں، سمجھیں، پھر ان بدباطنوں کی چالوں سے بچتے رہیں گے مولائے کریم اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم کو اور تمام مسلمانوں کو مکاروں اور فریب کاروں سے محفوظ رکھے، آمین آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واحبابہ واصدقاءہ اجمعین ۔

اندکے باتو بگفتم وبدل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

والسلام العبد اشرف القادری مبارکپوری

صدر المدرسین اشرف العلوم، نورون، بکھرہ ضلع بستی، ۱۲ر دسمبر ۱۹۶۳ء

فاضل ادیب جلیل العلما حضرت مولینا مولوی عبد الجلیل صاحب قادری زید مجدہ صدر مدرس مدرسہ عربیہ رحمانیہ براری بھاگل پور،

تراکھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

(حضرت فاضل بریلوی)

کتاب مسئلہ مرغوب کو اول تا آخر دیکھا، حضرت علامہ سید شاہ محمد قائم صاحب قبلہ چشتی نظامی قتیل نے ایک حقیقت کو واضح اور روشن کو روشن تر کردیا ہے، "مسئلہ مرغوب" اندھیرے کا چراغ اور انسانی عقل ودانش کے لیے مزید

معلومات کا ذخیرہ ہے، کاش کہ اب بھی نجدی قبر کھودوا، دیوبندی طبقہ اس لاجواب کتاب کو مطالعہ کر کے اپنے عقائد اور اپنے مذہب فروش بزرگ کو پہچان لیتے، حضرت علامہ موصوف نے اپنے خلوص اور درد کو صفحہ قرطاس پر بکھیر دیا ہے، ہمارے ان احباب کے لیے بھی لمحۂ فکریہ ہے جواب بھی اُن کوّا خوروں کی غلط فہمی کا شکار بنے بیٹھے ہیں، مولیٰ عزوجل اپنے پیارے حبیب مالک کون ومکان صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں حضرت علامہ کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور ہمیں سچا جانثار سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنائے، آمین یارب العالمین۔

سگ بارگاہ نعیمی

عبدالجلیل غفرلہ قادری

صدر مدرس مدرسہ عربیہ رحمانیہ براری، بھاگلپور ۱۴ / جنوری شنبہ ۱۹۶۴ء

حضرت مولٰینا محمد شاھجھاں صاحب مد فیوضہ مدرسہ عربیہ رحمانیہ براری ۱۴ / جنوری ۱۹۶۴ء

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم (صلی اللہ علیہ وسلم)

جن کی ظاہر کی تجلّی سے مسلمان ہوئے ان کے باطن کی خبر پائیں تو کافر ہو جائیں، رسالہ ”مسئلہ مرغوب“ کیا خوب، مؤلفہ حضرت علامہ سید شاہ محمد قائم صاحب چشتی نظامی مدظلہ العالی بغور دیکھا، آنکھوں میں خون اتر آیا۔

جن حدیثوں کا ترجمہ موصوف نے لکھا ہے حقیقت ہے کہ مفہوم احادیث سے یہی فرقہ نجدیہ مراد ہے جس کا اقرار اکابر دیوبند کو بھی ہے کہ اس فرقہ کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے، اس کے باوجود اس کے سراہنے والے رشیدی، انہیں اچھا کہنے والے قاسمی، انہیں پیشوا ماننے والے خلیلی۔ ان کی سوانح لکھنے والے،

ندوی ان کے عقائد باطلہ کے شائع کرنے والے اسمٰعیلی، ان کے مظالم عظیمہ کے ڈھانکنے والے اشرف علی، مدنی کہلانے والے حسینی ہندی، یہ سب اسی فرقہ ضالہ کے افراد واذناب ہیں جواپنی اپنی جگہ پر دشمن رسول کے پیرو ہیں۔ یہی اپنے تقدس آبائی کا ڈھول پیٹنے والے نجدیوں سے ساز باز رکھنے والے ہند میں ان کے مشن کے پرچار کرنے والے ہیں عاشق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جب دیار محبوب جاتے ہیں تو مٹے مٹے نشانات ان کی آنکھوں کے سامنے نمودار ہو جاتے ہیں، جنہیں دیکھ کر ایمان لرز اٹھتا ہے روح محو حیرت ہو جاتی ہے کہ یہ ظلم وتعدی، مذہب حنبلیت کی آڑ میں کی گئی ہے اور کی جارہی ہے، کیا عرب وعجم کے باشندے احتجاج کرنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے ایمانی تقاضا تو یہ ہونا چاہیے کہ مسلم حکومتوں کو علم جہاد بلند کرنا چاہیے کیونکہ یہ فرقہ اس لائق بھی نہیں کہ سہ روزہ زندگی کی بھی مہلت دیجائے، مسلمان فرقہ جواس کی پشت پناہی کرتے آئے ہیں یا کر رہے ہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں، تو ان کے پیچھے نماز جائز ہونے کا سوال بھی نہیں پیدا ہوتا۔ جو ان کے پیچھے نماز کے جائز ہونے پر مصر ہیں یا پڑھتے آئے ہیں وہ انہیں کی ذریات و اذناب ہیں، یہ مظالم کی مختصری روداد دنیا کی ہر زباں میں شائع کی جائے کہ موسم حج میں ادائیگی فریضہ حج کے بعد صدائے احتجاج عالم اسلام کی طرف سے ہو اور والیان حکومت اپنے اپنے وفود بھیج کر نجدی حکومت کو متنبہ وخبر دار کر دے کہ عالم اسلام کے مسلمان اس ظلم وتعطل کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے، مؤلف موصوف نے اپنے ایمانی تقاضوں اور احساسات کا اظہار فرمایا ہے، ہر مومن کے خون کو گرما دینے کے لیے کافی ہے، مولیٰ تعالیٰ ہمیں جذبہ قربانی عنایت فرمائے کہ ابوجہل کی ذریات سے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار کو پاک کرا سکیں۔

محمد شاہجہاں عفی عنہ

براری۔ بھاگلپور

فاضل عصر زبدۃ العلماء حضرت مولٰینا سید منظر امام حسن سید القادری زید مجدہ مهتمم مدرسه سید العلوم اشرفیه رضویه کمر ڈوبی ،ضلع دهنباد

مولٰینا المحترم و ذوالمجد والکرم والفضل والحشم، ہدیہ سلام و رحمت مزاج اقدس، حضور والا کی تصنیف کردہ کتاب مستجاب ''مسئلہ مرغوب'' دیکھی جناب کی کاوش فکری، وسعت نظری، کثرت معلومات طرز نگارش انداز تحریر بے نظیر دیکھ کر بے حد مسرور ہوا۔ حضور نے دنیائے سنیت پر وہ احسان عظیم فرمایا ہے جس کا قلم بند کرنا مشکل ہے، یوں تو لاتعداد کتب ردوہابیہ میں شائع ہوچکی ہیں مگر یہ کتاب اپنی مثال خود ہے، کتاب مستجاب مسئلہ مرغوب کے لفظ بلفظ وہ اقوال زریں ہیں کہ ادھر دنیائے سنیت کے لیے نعمت عظمیٰ تو ادھر دنیائے وہابیت ونجدیت ودیوبندیت کے لیے تیرونشتر مولیٰ رب العزت علامہ محتشم کوطویل عمر عنایت فرمائے تا کہ امت مسلمہ ان کے اقوال زریں وافعال حمیدہ سے افادہ حاصل کرتی رہے اور انجمن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شاداب رہے، فقط والسلام مع الکرام

محتاج دعا سید منظر امام حسن سید القادری

مہتمم مدرسہ سید العلوم اشرفیہ رضویہ کمرڈوبی، ضلع دھنباد

ادیب زمانه عمدۃ العلما حضرت مولٰینا شمیم عالم صاحب قادری مد فیوضه دربهنگه

سراپا خلوص علامہ قتیل صاحب داناپوری دام ظلہ العالی تحفہ سلام ورحمت، ''مسئلہ مرغوب'' لکھ کر آپ نے نجدیوں کا پردہ چاک کردیا، آپ کی کاوش طرز نگارش اور انداز تحریر پر سالوں داد دی جائے تو بھی حق ادا نہ ہوگا۔ یہ حق بجانب ہے کہ عالم سنیت پر بڑا کرم فرمایا، جو کمی اب سے پہلے محسوس کی جارہی تھی وہ بفضلہ

تعالیٰ آپ کے ہاتھوں پوری ہوگئی، دعا ہے کہ رب العزت اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں آپ کا سایہ عرصہ دراز تک اہل سنت وجماعت پر قائم رکھے، آمین والسلام مع الکرام۔

آپ کا

شمیم قادری، دربھنگوی، ۶ر جنوری ۶۴ء

مجمع علم ظاھری و باطنی جناب حضرت مولینا محمد عزیز الدین صاحب صدر مدرس، براری ھائی اسکول، بھاگلپور

مولینا محترم دام افضالکم، السلام علیکم، امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا، آپ کا رسالہ مسئلہ مرغوب، مولینا عبدالجلیل صاحب، بھاگلپور کے پاس دیکھا بہت خوب اور بالکل صحیح لکھا ہے، میں ۱۹۵۴ء میں حج کو حضرت مختار اشرف صاحب سجادہ نشین کچھوچھہ شریف کے ہمراہ گیا تھا، یہی نقشہ تقریباً تھا جیسا کہ آپ نے لکھا ہے، جزاک اللہ خیرالجزا۔

محمد عزیز الدین عفی عنہ

ہیڈ مولوی براری ہائی اسکول بھاگل پور

سند الفقھا والمحدثین، ممتاز العلماء، حضرت مولینا محمد غریب الله صاحب نشتر مدھوپور، سنتھال پرگنہ

نجدیوں کے دور آغاز سے لے کر عہد حاضر تک کے جملہ اکابر امت واساطین ملت اس بات پر متفق ہیں کہ فرقہ نجدیہ کے بانی موسس شیخ ابن عبد الوہاب نجدی اور اس کے متبعین خارجی افکار ونظریات کے علم بردار اور سخت ترین گمراہ وبے دین ہیں، ان لوگوں نے قرآن وحدیث وتوحید وسنت کے خوش نما

ناموں سے اسلام میں فتنہ خارجیت کو نصب کرنے اور مسلمانوں میں انارکی پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ حنفی فقہ کی مشہور کتاب درمختار کے مصنف اوراس کے شارح علامہ شامی نے فرقۂ نجدیہ اوراس کے بانی کو صاف لفظوں میں خارجی بتایا ہے، علمائے اہل سنت کا اس گروہ کو خارجی و بے دین قرار دینا تو کوئی حیرت کی بات نہیں، خدا کی قدرت تو یہ ہے کہ جادووہ جوسر چڑھ کر بولے خودنجدی عقائدو نظریات کی جماعت اسلامی کے ذمہ دار حضرات بھی کھلے اور اچھے انداز میں نجدیوں کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ یہ موقع نہیں کہ مذکورہ تین جماعتوں کے علماء واہل قلم حضرات کے اقوال ومسلمات کی روشنی میں نجدیوں کا گمراہ و بے دین ہونا ثابت کر کے دکھادیا جائے۔ یہاں صرف دیوبندی مکتبہ فکر کے مشہور وممتاز عالم جناب مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی کے ایک قول پر اکتفا کیا جاتا ہے، موصوف فرماتے ہیں۔

"ہمارے نزدیک ان کا (یعنی شیخ نجداوران کے مقلدین کا) حکم وہی ہے جوصاحب درمختار نے فرمایا ہے، وہ خوارج کی ایک جماعت ہے" (کتاب المہند ص:۱۹) اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ علمائے دیوبند کے نزدیک بھی نجدی درحقیقت خارجی ہی ہیں۔ اب خارجیوں کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال ملاحظہ فرمائیے " کان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یری لخوارج شوار خلق الله الی خیره" حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو بدترین خلق جانتے تھے اقتدا نماز کے بارے میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے،"ان تنصر کم ان تقبل صلاتکم فلیؤ حکم خیار کم" اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہوتو چاہیے کہ تم میں جواچھے ہوں وہ امامت کریں، پس اس حدیث شریف کی روشنی میں وہابیوں خارجیوں کو جو بدترین خلق ہیں، امام

بنانا ارشاد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

فقط محمد غریب اللہ نشتر مدھو پور

سید الفقہا سند المحدثین اشرف العلما جناب حضرت مولٰینا سید شاہ محمد مدنی میاں صاحب مد ظلہ العالی سجادہ نشین حضرت اقدس محدث اعظم ہند قدس سرہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد یوپی

لحمد اللہ الذی بدع الافلاک والارضین والصلوٰۃ والسلام علی من کان بنیاد آدم بین الماء والطین وعلیٰ آلہٖ و صحبہ اجمعین، کسی مصنف کی تصنیف کو سمجھنے سے پہلے خود فاضل مصنف کو سمجھنا ضروری ہوتا ہے، مصنف کی عظمت اس کی تصنیف کے بلند مرتبت ہونے کی نشاندہی کرتی ہے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کتاب کا سائز کیا ہے اور وہ کتنے اوراق پر مشتمل ہے۔ دیکھنے اور سمجھنے کی چیز یہ ہے کہ لکھنے والا کون ہے، مگر اس حقیقت سے انکار بھی نہیں کیا جا سکتا کہ جو مصنف کو نہ جانتے ہوں تو ان کے نزدیک مصنف کی معرفت اس کی تصنیف سے ہوتی ہے پھر بھی مجھے کہنے دیجیے کہ میں اس وقت جس فاضل مصنف کی کتاب کی زیارت کا شرف حاصل کر رہا ہوں وہ ایک عظیم شہرت کا مالک ہے اور اپنے علم وفضل میں وہ مقام رکھتا ہے جہاں وہ علمائے ربانین میں منفرد نظر آتا ہے، اس کے تقویٰ وطہارت میں دیانت، جرأت اسلامی اور حق پسندی وحق گوئی کی مثال دیکھنی ہو تو اس کتاب ''مسئلہ مرغوب'' کو بہ نگاہ انصاف ملاحظہ فرمائے جو اس وقت میری نگاہوں کے سامنے ہے جس نے اس حقیقت کو فاش کر دیا کہ نجدیوں وہابیوں کے پیچھے کسی اہل ایمان کی نماز نہیں ہو سکتی، وہابی تو نماز کا مکلف نہیں پھر اسکے پیچھے نماز کیا معنی؟ ابھی جملہ وہابیہ ایمان کے مکلف نہیں

پہلے ایمان لاکر مسلمان ہو جائیں پھر کہیں ان کی نماز نماز ہوگی، اہل ایمان کے لیے ضروری ہے کہ ایسے بیدینوں گمراہوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فضل فرمائے اور ان کے دلوں کو محبت رسول کا مدینہ بنادے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ و التسلیم۔ فقط

فقیر سید محمد مدنی اشرفی جیلانی غفرلہ ۲۰ر مارچ ۱۹۶۴ء

فاضل اجل سند العلماء حضرت مولینا عبد الجلیل صاحب نعیمی رضوی، صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ نوریہ پچھی، ضلع دربھنگہ

حضرت مولینا المحترم ذوالمجد والکرم زید مجدکم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ بذریعہ ڈاک آپ کی تازہ تصنیف ''مسئلہ مرغوب'' ملی، پوری کتاب از اول تا آخر میں نے کئی بار پڑھی، معترضین اس سے بے بہا خزانے کو ہاتھ میں لیتے ہی مرعوب ہو جائیں گے۔ مسئلہ مرغوب اہل سنت کے لیے بے حد مرغوب، گویا آپ نے اس مسئلہ پر مختصر سا رسالہ لکھا ہے، لیکن دلائل و براہین سے ایسا واضح و روشن کر دیا ہے کہ مخالفین کو دم زدن کو مجال نہ ہوگی، کاش معترضین سنجیدگی اور متانت سے مطالعہ کریں تو ان کے لیے بھی مشعل راہ بنے گی، مولیٰ تعالیٰ آپ کے علم و عمل میں روز افزوں ترقی اور عمر میں درازی عطا فرمائے کہ دین متین کی خدمت ہوتی رہے،

محمد اجمل اختر اشرفی
مدرسہ اسلامیہ نوریہ
ضلع دربھنگہ

آپ کا عزیز عبد الجلیل غفرلہ، نعیمی، رضوی
صدر المدرسین، مدرسہ اسلامیہ نوریہ،
ضلع دربھنگہ، مورخہ ۷ر ذوالقعدہ ۱۳۸۳ھ

سحبان الھند افصح العلما حضرت مولینا ابو الوفا صاحب فصیحی مد ظلہ غازی پور، یوپی

حضرت مولینا سید شاہ محمد قائم صاحب قتیل سجادہ نشین داناپور کی شخصیت

دنیائے سنیت میں بجائے خود اک کھلی ہوئی کتاب ہے، ان کی زیر نظر کتاب پر تبصرہ، تبصرے کی حدود سے بالاتر ہے، موصوف نے جو روش اختیار کی ہے وہی جمہور اہل سنت والجماعت کا دستور ہے، موصوف ہر مجلس کے مطلوب ہیں تو ان کی کتاب کیوں نہ مسئلہ مرغوب ہو۔

ابوالوفا فصیحی

۱۵/اپریل ۶۴ء، غازی پور

صاحب فضل و کمال سند العلماء حضرت مولینا محمد احمد صاحب شاهدی زید مجده غازی پور

میں نے مسئلہ مرغوب مرتبہ حضرت شاہ محمد قائم صاحب قتیل سجادہ نشین دانا پور دیکھا بحمد للہ بالکل مسلک اہل سنت والجماعت کے مطابق پایا۔ بالاتفاق نجدیوں، دیوبندیوں، وہابیوں وغیرہ کی اقتدا میں نماز ناجائز ہے۔ واللہ اعلم۔

مولائے قدس اپنے حبیب پاک کے صدقہ و طفیل میں کتاب کو مقبول فرمائے اور حضرت مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خادم

محمد احمد شاہدی عفی عنہ

مدرس چشمۂ رحمت، اورنٹل کالج غازی پور

قدوة العلماء و المحدثین، واقف اسرار خفی وجلی حضرت مجاهد ملت مولانا سید حبیب الرحمن صاحب قبله قادری مدظله العالی رئیس کٹک اڑیسه

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ الصلوٰۃ والتسلیم

بشرف ملاحظہ عالیہ مکرم و محترم حضرت مولانا سید شاہ (محمد قائم) قتیل صاحب دامت برکاتکم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ شریف دانا پور.........وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ تشریف لایا، نصف ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ جناب کی کتاب ''مسئلہ مرغوب'' کو متعدد مقام سے فقیر نے دیکھا۔ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً میں باری تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے میں، وہابیہ نجدیہ اعداہم اللہ تعالیٰ اولہم وآخرھم من الامکنۃ المتبرکۃ المشرفۃ کی اقتدا سے محفوظ و مامون فرمایا اور بھولے بھالے سنی مسلمانوں کے لیے مشعل ہدایۃ بنایا اسے معلوم کر کے خوشی ہوئی اور وہابی تو وہابی سنی کہلانے والے وہ بھی خانقاہی لوگ پھر ان میں وہ جن کے یہاں بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبر بوسی روزانہ کا معمول اور مجلس سوز وساز میں نہایت دلچسپی سے مشغول ایسے لوگوں کا وہابیہ نجدیہ مذکورہ کی اقتدا کر کے اپنی نمازیں برباد کریں دوسرے کی برباد کرائیں اس کے لیے اس پر فخر ومباہات جتائیں ''عجب عجب یاللعجب'' نہایت اختصار سے وہابیہ نجدیہ کے عقاید باطلہ کا تذکرہ جن سے کم از کم عدم جواز صلوٰۃ واقتدا ظاہر ہوگا۔ اس کے بعد اقتدا کا حکم شرعی مع ادنیٰ ملحقات اپنی تحریر پر ختم کرے گا۔

نجدیہ وہابیہ کے عقائد واحوال کے متعلق علامہ ابن عابدین شامی اپنے حاشیہ ردالمختار علی الدرالمختار باب البغا میں تحریر فرماتے ہیں ''کما وقع فی زمانـنا فی اتباع عبد الوهاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین و کانوا ینتحلون مذهب لحنابلة لکنهم اعتقدوا بهم هم

المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون و ابتاعوا بذالك قتل اهل السنة وقتل علماء هم حتىٰ كسر الله تعالىٰ شركتهم و حزب بلادهم و ظفربهم عساكر المسلمين عامه'' ثلاث ثلاثين و مـأتيـن (الف) یعنی ہمارے زمانے کے عبدالوہاب متبعین جنہوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین شریفین پر غلبہ کیا اور اپنے کو حنبلی بنتے تھے لیکن وہ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے اعتقاد کے خلاف ہیں سب مشرک، اور اس بنا پر مباح جانا اہل سنت اور ان کے علماء کے قتل کرنے کو یہاں تک کہ توڑ دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت کو اور ان کے شہر کو برباد کیا اور ۱۲۳۳ھ مسلمانوں کے لشکر کو ان پر فتح عنایت فرمایا۔ بنظر اولیٰ انصاف بھی اگر دیکھا جائے کہ جو تمام مسلمانوں کو مشرک سمجھے اور اہل سنت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز رکھے، اس پر لزوم کفر بھی نہ ہوگا؟ معاذ اللہ اگر لزوم کفر نہیں ہے تو یہ نام نہاد شاہ صاحبان آخر کیا خیال کرتے ہیں، اگر اس کے یہ عقاید درست مانتے ہیں تو اس بنا پر خود مشرک ان کے آباء واجداد مشائخ طریقت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب مشرک اور مباح الدم ٹھہرتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھ کر فخر کرتے ہیں اور اگر یہ اعتقاد و کفریہ مانتے ہیں تو اپنی نماز برباد کی۔ اس کے وبال کے علاوہ مریدین ومعتقدین جو ان کی اتباع میں نمازیں برباد کرتے رہیں گے سب ان کے گلے کا طوق ہوگا۔ خدا آنکھیں کھولے کہ نجدیوں کا ہم عقیدہ و دیوبندیہ وہابیہ کا شیخ الاسلام مولانا حسین احمد آنجہانی نے اپنی وہابیت چھپانے کی غرض سے ہی نجدی کا عقیدہ اپنی کتاب ''شہاب ثاقب'' (ص:۴۳) میں تحریر کیا ہے کہ ابن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔

ذرا غور کریں یہ شاہ صاحبان کیا اپنے اکابرین کو واجب القتل سمجھتے ہیں یا

نہیں، ایسے نجدی کے پیچھے نماز پڑھنے پر فخر کریں گے؟ اور اسی کتاب کے صفحہ: ۴۷ پر لکھتے ہیں ”شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں (انتہی بلفظہٖ) اور اسی صفحہ میں لکھتے ہیں کہ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے، معاذ اللہ معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے۔ انتہی بلفظہٖ، دیکھئے یہ جہنم کا کتا کیا بکواس بک رہا ہے۔ کون مسلمان ہوگا جو ادنیٰ ایمان بھی رکھتا ہو۔ حضور اکرم علیہ آلہ الصلوٰۃ والسلام میں ادنی گستاخی کو کفر نہ جانے اور یہ فقہاء تحریر فرماتے ہیں جو مبتدع اہل سنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو اس کا اقتدا کرنا مع الکراہۃ جب جائز ہوگا کہ اس کی بدعقیدگی کی بنا پر کفر لازم نہ آتا ہو ورنہ اقتدا بالکل جائز ہی نہیں۔ علامہ ابراہیم حلبی اپنی کتاب غنیۃ شرح منیہ ص: ۴۸۰ و ص: ۵۷۹ میں تحریر فرماتے ہیں: ”المراد بالمبتدع من یعتقد شیئاً علیٰ خلاف ما یعتقده اهل السنة والجماعة و انما یجوز الاقتداء به مع الکراهة اذا لم یکن ما یعتقده یوری الی الکفر عند اهل السنة اما لو کان مودیا الی الکفر فلا یجوز اصلا“ تنویر الابصار کے لفظ ”اصلاً“ کی شرح میں صاحب درمختار نے ”فلیحفظ“ لکھا یعنی اسے یاد رکھنا چاہیے تاکہ نماز برباد نہ ہو اسی طرح فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب معتبرہ میں عدم جواز اقتدا متصرح ہے۔ یہ سنی کہلانے والے ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں اور ایمان سے کہیں جو نجدی وہابی بے دین کے پیچھے نمازیں برباد نہیں کرے وہ حق پر ہیں یا وہ جو ان بے دینوں کے پیچھے اپنی نمازیں برباد کرتے ہیں۔ خصوصاً مسجد حرام شریف جہاں ایک نیک عمل کا ثواب ایک لاکھ کا ملتا ہے۔ ہر روز وہاں پانچ لاکھ نماز برباد کرنے کا خسارہ کیا اتنے پر بس ہوگا۔

وہاں ایک عمل بد کے بدلے میں ایک لاکھ کا گناہ بھی ہوگا۔ لہٰذا ایک ترک نماز میں ایک لاکھ نماز ترک کرنے کا گناہ بھی لازم آئے گا۔ تو روزانہ پانچ لاکھ فرض نماز ادا کرنے کے ثواب سے محروم رہے، یہ تو خسارا ہوا اور پانچ لاکھ نماز قضا کرنے کا وبال گلے کا ہار ہوا۔ یہ وہابی نجدیوں کے عشق و محبت کا ادنی نتیجہ ہے۔ دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را۔ اس پر فخر ومباہات......ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

نجدی بے دین کے پیچھے عقاید کفریہ مذکورہ کی بنا پر نماز ناجائز ہی ہے۔ اس لیے کہ وہ فاسق فی العقیدہ ہے۔ جو فاسق فی العمل ہے اس کو امام بنانے والے گنہ گار ہوتے ہیں۔ اور اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔ اسی غنیۃ کے ص:۴۷۹ میں ہے " لو قدموا فاسقا یاثمون بناء علیٰ ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریمہ اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک روایت میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی تقلید کا نجدی دعویٰ کرتے ہیں، ان دونوں صاحبوں کے نزدیک فاسق فی العمل کے پیچھے نماز بالکل ناجائز ہے، اسی صفحہ میں ہے " کذا لم یجزا لصلوٰۃ خلفہ اصلا عند مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وروایۃ احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (البتہ حنفیہ روایت صلوا خلف کل برو فاجر کی بنا پر نفس جو از صلوٰۃ مع الکراہۃ کے قائل ہیں اور اسی روایت کو بعض لوگ بے موقعہ بے محل وہابیہ نجدیہ بے دین بد عقیدہ عقاید کفریہ باطلہ رکھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے متعلق پڑھ دیا کرتے ہیں اتنا بھی ہوش نہیں کہ روایت میں فاجر کا لفظ ہے کافر کا لفظ نہیں یعنی صلوا خلف کل برو کافر نہیں ہے واقعہ یہ ہے کہ حبک الشئی یعمی و یعم مگر یاد رکھیں کہ حدیث شریف میں المرء مامن احب بھی ہے۔ جس کو جس سے محبت ہوگی اسی کے ساتھ ہوگا۔ سنیت کی محبت میں سنی امام کے پیچھے نماز پڑھ کے انشاء اللہ سنیوں کے ساتھ ہوگا اور وہابیوں کے پیچھے

نماز پڑھنے والا اپنا ٹھکانہ سمجھے۔ کفر بکنے والا فاسق فی العقیدہ اور فاسق فی العمل کے متعلق حکم ظاہر ہوا اب اس کے متعلق سنئے جو نہ فاسق فی العقیدہ ہے نہ فاسق فی العمل ہے بالکل سنی صحیح العقیدہ اور صحیح العمل لیکن حنفی نہیں ہے اس۔ کے پیچھے اس وقت نماز جائز ہوگی کہ ہم حنفیوں کے مذہب کی بنا پر جو مفسدات صلوٰۃ ہیں ان کا اس سے صدور کا علم نہ ہو اسی پر اجماع نقل فرمایا۔ اسی غنیۃ کے صفحہ: ۴۸۰ میں ہے اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منه ما یفسد الصلوٰۃ علی اعتقاد المقتدی علیه الاجماع۔ ذرا غور تو کیجیے جو ہمیں مسلمان سنی صحیح العقیدہ سمجھتا ہے اور ہم بھی ایسا ہی اس کو سمجھتے ہیں اس سے ہمارے مذہب کی رعایت کرنا کوئی بعید نہیں ہے لیکن رعایت نہ کرنے پر فقہائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نماز ناجائز قرار دیتے ہیں اور جو ہمیں کافر و مشرک واجب القتل سمجھتا ہے وہ ہمارے مذہب کی کیوں رعایت کرے گا۔ ذرا غور تو فرمایئے کہ سنیوں میں غیر حنفی کی اقتدا میں تو یہ شرائط اور یہ شاہ صاحبان جو ڈھلکی پر رقص کریں، وہابی بے دین نجدی کے پیچھے نماز پڑھ کر فخر و مباہات کریں۔ ان کے تمام مریدین و معتقدین اور دوسرے بھولے بھالے سنی مسلمان دھوکا کھا کر نمازیں برباد کریں گے۔ ان سب کا وبال ان پر پڑتا چلا جائے گا۔ قبر میں لیٹنے کے بعد بھی اسی وبال کے جاری رہنے کا اندیشہ ہے، ان کو "من سن سنة سیئة فله وزرها ووزر من عمل بها" کی وعید شدید سے بھی ڈر نہیں۔ اگر ذرا بھی دینداری و دیانتداری ہے توبہ کریں اور اس توبہ کا اعلان کریں "لان التوبة بقدر الحربه اور جتنی نمازیں وہابیوں کے پیچھے برباد کی ہیں سب کا اعادہ کریں تب عہدہ برا ہوسکیں گے۔ ورنہ ایک حج ادا کرنے جا کر خدا جانے کتنے فرائض تباہ و برباد کیے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون بالفرض یہ خانقاہی لوگ وہابی نجدی بے دین کو دیندار و مستحق امامت سمجھتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے اکابر وغیرہم

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ہر ایک کی قبر کو جڑ سے کھود کر پھینک دیں اور ایک ایک سائن بورڈ لگائیں اور معاذ اللہ، لکھدیں کہ یہ لوگ فضول ولغو بدعت و ضلالت کے مرتکب تھے اور ان کے افعال و اقوال شرکیہ تھے اور ان کے سلاسل میں داخل ہونا مکروہ و مستقبح بلکہ اس سے بھی زائد ہے۔ اسی ''شہاب ثاقب'' صفحہ: ۵۹ میں منقول ہے کہ وہابیہ اشغال باطنہ واعمال صوفیہ مراقبہ ذکر وفکر واردات و مشیخیت و ربط القلب بالشیخ وفناء بقا وخلوت وغیرہ اعمال کو فضول ولغو و بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں۔ اور ان کے اکابر کے اقوال وافعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں اور ان سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ و مستقبح، بلکہ اس سے بھی زائد شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے دیار نجد کا سفر کیا ہوگا یا ان سے اختلاط کیا ہوگا۔ ان کو بخوبی معلوم ہوگا۔ فیوض روحیہ ان کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہیں و مثال ھذا انتھی بلفظہ اب شاہ صاحبان ذرا اپنے محبوب فرقہ وہابیہ کے اس عقیدہ کو اپنے مریدین میں ظاہر فرمائیں اور ذرا اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں تو پھر ایسا تماشا دیکھیں گے کہ ٹکے پنسیری بھی سستے ٹھہریں گے۔ افسوس صد افسوس، صد ہزار افسوس، یہ رہنما ہیں؟ یہ پیر ہیں؟ یہ ان کا عمل اور ان کی ہدایت و رہنمائی ہے۔

گر ہمی مفتی وہمی ملا دختِ مادر حلال خواہد شد

اللھم ارنا الحق حقا ورزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلاً ورزقنا اجتنابه،

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ بطفیل غوثنا الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی کتاب ''مسئلہ مرغوب'' کو باعث ہدایت بنائے، اپنے محبوب کا محبوب آمین ثم آمین یا اله العٰلمین بجاه حبیبک علیه وعلیٰ آله و صحبه وابنه وحزبه الصلوٰة والتسلیم فقط وهو الهادی الی سوآء السبیل آخر دعوانا ان الحمد لله رب العٰلمین.

فقیر محمد حبیب الرحمٰن قادری غفرلہ خادم تولیت روضہ دھام نگر و خادم

نظامت جامعہ حبیبیہ و خادم منصب صدارت آل انڈیا تبلیغ سیرت الہ

آباد ۔ ۳ جمادی الثانی ۸۴ھ مطابق ۱۰ اکتوبر ۶۴ء بروز شنبہ

فقیر نے مسئلہ مرغوب کے متعدد مقامات کی زیارت کی ۔ حضرت مجاہد ملت

مولانا مولوی الحاج حبیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو تحریر فرمایا

ہے اس سے مجھے اتفاق ہے اللہ تبارک و تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے اور

گمگشتہ راہ کو ہدایت ۔ آمین بجاہ حبیبہ الصلوٰۃ والتسلیم ۔ فقط

محمد عبد القدوس غفرلہ

مدرس اول مدرسہ کاظمیہ متصل جامع مسجد بھدرک ضلع بالیسر

خادم نے مذکورہ بالا تصدیق کو حرف بحرف پڑھا اس میں جتنی باتیں تحریر میں

آئی ہیں بالکل درست ہیں ۔ بلکہ فی زمانہ ایسے رسالہ کی ضرورت ہے جب کہ ہر

چہار طرف کفر و الحاد کی ہوا پھیل رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم نور مجسم صلی اللہ

علیہ وسلم کے صدقہ میں بھولے بھالے مسلمانوں کو محفوظ رکھے ۔ آمین

شوکت علی بلیاوی

خطیب مسجد ملا شاہی بھدرک

زبدۃ العلماء گرامی دودماں، یادگار سلف، حضرت مولینا ابو الکمال محمد حبیب الحلیم صاحب مد ظلہ، فرزند ارجمند سند العلماء، عمدۃ المفسرین، حضرت مولینا مفتی ابو القاسم محمد عتیق صاحب قبلہ زید مجدہ فرنگی محل لکھنؤ

مجمع فضائل و مکارم منبع فواضل و معالم حضرت مولانا مولوی سید شاہ محمد قائم

صاحب رضوی مدظلہ العالی، سجادہ نشین آستانۂ چشتیہ نظامیہ، داناپور، پٹنہ السلام علیکم

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مکتوب سامی مع مسئلہ مرغوب نامی موصول ہو کر موجب تشکر و امتنان ہوا۔ حضرت والد ماجد قدوۃ الافاضل والا ماجد مدظلہم الاقدس نے بھی ملاحظہ فرمایا۔ تحقیق انیق وتدقیق سے منور پایا۔

جب رئیس العلماء دیوبند مولوی حسین احمد صاحب کے رسالے ''الشہاب الثاقب'' سے اہل نجد کا ایمان غائب ہونا ثابت ہوتا ہے تو پھر کوئی دیوبندی اپنے سرگروہ نجدی کے کافر ہونے پر کیوں شور وغوغا مچاتا۔ اور کیوں روتا ہے؟ اور جب سرے سے ایمان ہی پر وہ فائز نہیں تو پھر اس کی اقتدا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ مرغوب نے حقیقت کو بے نقاب اور منکروں کو لاجواب کر دیا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا حضرت ممدوح کی جانب سے بھی سلام ومحبت قبول فرمائیں والسلام

خادم العلم والعلماء

ابوالکمال محمد حبیب الحلیم فرنگی محل۔ آستانہ حمیدیہ

۱۵/ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۲۳ ستمبر ۱۹۶۴ء چہارشنبہ

سید العلما سند الفقہا عمدۃ الخطباء حضرت مولینا محمد رجب علی القادری زیدہ مجدہ، مفتی نانپارہ، ضلع بہرائچ، یوپی

سراپا کرم، بندہ نواز، صاحب الاخلاص منبع الفیوض والبرکات، حامی سنت، ماحی بدعت حضرت مولانا شاہ سید محمد قائم صاحب رضوی قتیل آستانہ چشتیہ نظامیہ داناپور وعلیکم السلام۔ السلام علیکم! کتاب مبارک مسئلہ مرغوب موصول ہوئی ماشاء اللہ آپنے خوب احقاق فرمایا اور ابطال باطل۔ فرقہ وہابیہ باغیہ نجدیہ و دیوبندیہ سخت کذاب ومفتری اور احکام شرعیہ کی مخالفت میں نہایت جری ہے یقیناً ان کی اقتدا میں کسی سنی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی۔ جو ایسے خبثا اور مرتدین ومنافقین کے پیچھے ان کے کفریات واضحہ اور ضلالت خبیثہ کو جانتے بوجھتے نماز پڑھ لے اس پر

تجدید ایمان نہیں بلکہ پھر سے مسلمان ہونا فرض ہے، مولیٰ تعالیٰ آپ کو خدمت اسلام و مسلمین میں تا دیر صحت و عافیت کے ساتھ سلامت با کرامت رکھے اور اعدائے دین وملت کو ہمیشہ مغلوبی اور مقہوری نصیب ہو والسلام۔

محمد رجب علی القادری، نانپارہ

یکم جمادی الاخری ١٣٨٤ھ

منبع علوم و فنون، صاحب فضل و کمال محبوب العلما حضرت مولانا محمد محبوب اشرفی زید مجدہ مدرس اعظم ”احسن المدارس“ کانپور (یوپی)

مبسملاً و حامداً و مصلیاً حضرت مولانا محمد قائم صاحب قتیل دانا پوری مدظلہ العالی کی کتاب ”مسئلہ مرغوب“ کا مطالعہ کیا۔ حضرت موصوف نے اس رسالے میں نجدیوں کے متعلق تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ نجدی امام کی اقتدا میں کسی سنی صحیح العقیدہ کی نماز ہرگز نہیں ہوتی۔ جو لوگ حج کو جاتے ہیں اور حرمین طیبین میں نجدی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں وہ اپنی نماز برباد کرنے کے ساتھ عذاب آخرت مول لیتے ہیں۔ جب نجدیوں کا بدعقیدہ ہونا مسلم تو کسی صحیح العقیدہ کی نماز ان کے پیچھے کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ نجدیوں کو حقانیت سے دور کا بھی واسطہ اور لگاؤ نہیں یہ قوم صرف بارگاہ رسالت ہی کی گستاخ نہیں ہے۔ بلکہ بارگاہ الوہیت میں بھی گستاخی و بے ادبی کرتی ہے۔ اس قوم کو ہر نیک کام شرک اور حرام نظر آتا ہے، نہ جانے اپنی کس مصالح کی بنا پر یہ لوگ طواف کعبہ وتقبیل حجر اسود کو شرک اور حرام نہیں کہتے۔ ورنہ دیکھا گیا کہ اگر اس نے رکن یمانی کو بوسہ دے دیا تو اس کو شرک وحرام کہہ کر منع کرتے ہیں اور طواف صدر کر کے کوئی شخص الٹے پاؤں لوٹتا ہے تو اس کو بھی شرک حرام کہتے ہیں بلکہ اس پر تشدد بھی

کرتے ہیں میں اپنے قافلہ کے ساتھ طواف صدر کر کے رجعت قہقری کے لیے لوگوں کو سمجھا رہا تھا تو ہمارے معلم جمال اللیل صاحب مرحوم نے کہا کہ ذرا احتیاط برتتے ہوئے یہ کام کیجیے گا اور میں تو اس کام میں آپ کا ساتھ دے ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کہ ڈر ہے کہ کہیں نجدی عسکری آکر کوڑے نہ برسانے لگیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ علیحدہ ہو جائیے۔ اللہ و رسول ہمارے ناصر ہیں، ہمیں نجدیوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ہم نے حرم شریف میں ہمیشہ علیحدہ جماعت کی تو انہوں نے ہمارا کیا بگاڑ لیا اور اب کیا بگاڑیں گے۔ چنانچہ جب میں اپنے ہمراہیوں کے ساتھ الٹے قدم لوٹ رہا تھا تو ایک نجدی عسکری دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ ھذا شرک ھٰذا حرام مگر ہم نے اس کے کہنے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ مصلحۃً میں نے اس کی بکواس کا جواب اس لیے نہیں دیا کہ مدینہ طیبہ کو روانگی ہو رہی تھی خیال ہوا کہ اگر بات بڑھ جائے گی تو مدینہ طیبہ کی روانگی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو جائے۔ حرم شریف بلکہ بیت اللہ شریف کا احترام تو نجدی قوم جانتی ہی نہیں۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ میں شب میں طواف سے فارغ ہوا تو دیکھا مطاف کے بالکل قریب چار پانچ نجدی بیت اللہ شریف کی جانب پیر پھیلائے ہوئے لیٹے اور بیٹھے ہیں اور ہنس ہنس کر چلا چلا کر باتیں کر رہے ہیں مجھ سے برداشت نہ ہوا تو ان کے قریب جا کر کہا کہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتے ہوئے اس بیت اللہ شریف کی طرف غائبانہ بھی پیر پھیلا کر سونا اور بیٹھنا شرعاً منع ہے اور یہاں بیت اللہ شریف آپ سے چند گز کے فاصلہ پر سامنے موجود ہے اور آپ لوگ اسی جانب اپنے پیر پھیلا کر لیٹتے اور بیٹھتے ہیں۔ اس کا کچھ تو ادب کیجیے یہ بیت اللہ شریف ہے۔ سارے عالم کا قبلہ ہے۔ میرے کہنے پر بجائے اس کے کہ وہ پیر سمیٹتے مشتعل ہو کر کہنے لگے کہ تم اس کا ادب کرو اور تم ہی اس کو قبلہ مانو۔ اگر تم کو اس کے ادب و احترام کا اتنا ہی خیال ہے تو تم کو یہاں نہ آنا چاہیے تھا۔ میں نے جواب دیا کہ یہاں ادب و احترام والوں ہی کو

تو آنا چاہیے۔

بے ادبوں کو تو یہاں سے دور رہنا چاہیے۔ جب نجدیوں کے ذہنیت اتنی گندی ہے اور وہ بیت اللہ شریف کو اپنا قبلہ ہی نہیں تسلیم کرتے تو ہم اہل قبلہ کی نماز ان کے پیچھے کیسے ہو سکتی ہے۔

حضرت علامہ موصوف نے مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا کہ نجدیوں کے گندے عقائد سے مسلمانوں کو باخبر کیا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کتاب "مسئلہ مرغوب" کو ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور حج کو جائیں تو نجدیوں کے پیچھے نماز پڑھ کر ہرگز ہرگز اپنی نماز برباد نہ کریں۔ خود بھی اور حج کو جانے والے ہر مسلمان کو بھی سمجھائیں......فقط

فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہ

دار العلوم اشرفیہ احسن المدارس کانپور، ۲۳/ اکتوبر ۱۹۶۷ء

عمدۃ العلماء قدوۃ الخطباء حضرت مولانا حکیم شاہ محمد یونس صاحب مد فیضہ طبیب شفاخانہ سرکاری ورکن جامعہ حبیبیہ الہ آباد

نحمدهٗ و نصلی علیٰ رسول الکریم

تحفۂ فرحت ۱۳۸۳ آرا کتاب حق وخوب مسئلہ مرغوب مؤلفہ حضرت والا درجت مولانا الحاج سید شاہ محمد قائم صاحب قتیل رضوی چشتی نظامی سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ نظامیہ دانا پور دامت برکاتہم العالی من اولہ الی آخرہ دیکھی جزاک اللہ تعالیٰ فی الدارین احسن الجزاء

نجدیوں کا عقیدہ باطل :- وہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک واجب القتل اور ان کے خون و مال کو مباح و حلال جانتے ہیں۔ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی شان اقدس کو گھٹاتے ہیں حضور کو مردہ جانتے ہیں۔ گنبد خضریٰ روضۂ اطہر کو (معاذ اللہ) صنم اکبر کہتے ہیں۔

کتاب التوحید ابن عبد الوہاب نجدی

رسالہ.....عبداللطیف نجدی

رسالہ.....عبدالعزیز ابن سعود

کو پڑھنے والے بخوبی واقف ہیں کہ نجدیوں کے عقائد ایک دم باطل ہیں۔ دیوبندی مولویوں نے بھی ان کے عقائد باطلہ وخباثت دینیہ ورسول دشمنی کا اقرار کرلیا ہے اور اپنی کتابوں میں لکھ کر طبع کردیا ہے۔

علمائے حل وحرم مفتیان عرب وعجم کے ان کے خلاف قرآن وحدیث وفقہ و اجماع علماء کے ثبوت کے ساتھ فتاویٰ شائع ہو چکے ہیں۔ حتیٰ کہ اہل سیاست نے بھی ان کی بدعقیدگی وبطلان مذہب وسنی دشمنی کا اعلان کیا۔

نجدیوں کے پیچھے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کہیں بھی نماز جائز نہیں۔ صرف وہ لوگ جو ہندوستان میں بظاہر سنی وصوفی بنے ہوئے ہیں مگر حقیقتاً وہ اہل حق نہیں ہیں، وہی نجدی کو اپنا امام ومقتدا جانتے ومانتے ہیں اور وہی ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز وثواب سمجھتے ہیں مگر صاحبان علم وفضل اپنی تحقیق انیق کی روشنی میں ان کے پیچھے نماز کو نماز نہیں جانتے۔ جس طرح عیسائی، یہودی، قادیانی، رافضی کی اقتدا کو جائز نہیں سمجھتے۔

ہمارے ملک ودیگر ممالک اسلامیہ کے مشاہیر ومقتدر ذی علم وکمال مدرسین و اساتذہ، علماء حق ومشائخ حقیقت آشنا ابن سعود کے زمانہ نامسعود سے تا حکمران موجودہ کبھی بھی نجدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی۔ جس کے سیکڑوں ثبوت وشواہد موجود ہیں۔

پس حضرت مولانا الحاج سید شاہ محمد قائم صاحب چشتی نظامی سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ نظامیہ دانا پور زیدہ مجدہ کا نجدی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا حق وصحیح و صواب ہے اور ایک بڑا مجاہدۂ دینی ہے۔

جنھوں نے اپنی تاریک باطنی، اندھی کمزوری اور تذبذب عقائد کی بنا پر نجدیوں کے پیچھے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی۔ ایک لاکھ کا ثواب کون کہے اصل نماز ہی نہ ہوئی نماز قضا کرنے کا ایک لاکھ عذاب البتہ مفت ہاتھ آیا۔

خدا غارت کرے پالیسی نوازی، صلح کلی اور غلط رواداری اور علمی کم مائیگی نفس پرستی۔ زرطلبی۔ دین کے عوض دنیاوی جاہ پسندی۔ دلالی اور ایجنٹی کو جس کے باعث اہل حق کو وہ ستاتے۔ پریشان کرتے اور ناحق کو حق بتاتے ہیں۔ خدا ان کو ہدایت دے اور سیدھا سچا راستہ دکھائے اور حق و باطل کے سمجھنے کی توفیق دے (آمین)

نجدیوں کو حقیقت دینی و عمل دنیوی کا جو تحقیقی حال مولانا موصوف مدظلہ نے اپنے رسالہ مسئلہ مرغوب میں درج فرمایا ہے وہ بالکل صحیح، درست، صواب ہے اور قابل صد اجر و ثواب ہے اور دوسروں کے لیے مشعل راہ۔

خدائے کریم بطفیل رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم حضرت مولانا الحاج سید شاہ محمد قائم صاحب قتیل چشتی نظامی سجادہ نشین خانقاہ چشتیہ نظامیہ مدظلہ کی حرمین طیبین کی حاضری و نمازوں کو قبول فرمائے اور اس رسالہ حق کی ترتیب و اشاعت کو قبول فرمائیے۔ حجاج کرام زائرین دیار حضور علیہ السلام کو راہ حق و صواب دکھائے ع......ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

کتبہ الفقیر خاکپائے علمائے مشائخ نامی احقر العباد محمد یونس نظامی غفرلہ بانی انجمن جلوس عید میلاد النبی رکن جامعہ حبیبیہ الہ آباد ۳؍ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ

قطعہ تاریخ طبع رسالہ مسئلہ مرغوب

حمد غفراں، محامد محبوب — مدحت غوث و خواجہ مطلوب

مولوی حاجی شاہ قائم نے — کیا رسالہ لکھا ہے بہتر و خوب

ہیں دلائل حدیث نبوی سے — طرز پاکیزہ اور خوش اسلوب

نجدیوں کے عقائد باطل — نجدیوں کے خصائل معیوب

ان کے پیچھے نماز ناجائز — کعبہ ہو یا مدینہ محبوب

اہل باطل کے واسطے نشتر — اہل حق کے لیے ہے تحفۂ خوب

سال تاریخ اے نظامی لکھ — جنتی ذکر، مسئلہ مرغوب

۱۳۸۳ھ — ۱۳۸۳ھ

ایک ہندی بھکاری دربار رسول میں

سید شاہ محمد قائم چشتی نظامی قتیل سجادہ نشین آستانہ چشتیہ نظامیہ، داناپور، پٹنہ

ہم بھکاری آپ داتا، بھیک دیجے یا نبی ہے اسی در کا سہارا، بھیک دیجے یا نبی

باپ دادا سب اسی ڈیوڑھی سے جتنے آئے ہیں میرے ان اگلوں کا صدقہ بھیک دیجے یا نبی

صاحب الیوم اتممت علیکم نعمتی اے ملیک دین و دنیا بھیک دیجئے یا نبی

مظہر حق، نور پیکر، زینت عرش عظیم صاحب قوسین وادنیٰ بھیک دیجئے یا نبی

رحمۃ اللعالمینی، یا کریم ابن کریم شافع امروز و فردا بھیک دیجئے یا نبی

اے بنائے ما سوائی وجہ ظہور کائنات فخر آدم جان حوا بھیک دیجیے یا نبی

انت قاسم معطی اللہ یا خیر الوریٰ در کفت دنیا و عقبیٰ بھیک دیجئے یا نبی

فاطمہ کی جوتیوں پر وار کر کچھ دیجئے کچھ نواسوں کا اتارا، بھیک دیجئے یا نبی

باب شہر علم و حکمت از پئے شیر خدا آ گیا ہے در پہ کتا بھیک دیجئے یا نبی

جان مذہب رکن دیں خورشید صبح کربلا واسطہ اس بے نوا کا بھیک دیجئے یا نبی

اہل بیت مصطفیٰ سر چشمۂ آب حیات قطرہ قطرہ عین دریا بھیک دیجئے یا نبی

رونق قصر نبوت، امہات المومنین ان میں اک اک کا وسیلہ بھیک دیجئے یا نبی

صدق پیکر، عدل گستر جامع آیات حق اپنے ان یاروں کا صدقہ بھیک دیجئے یا نبی

فاتحین بدر و اصحاب احد کا واسطہ از پئے عباس و حمزہ بھیک دیجئے یا نبی

بوہریرہ، ساریہ خالد، انس سلمان، بلال بہر کل اصحاب والا بھیک دیجئے یا نبی

عالمان دین و ملت، اولیائے محتشم واسطہ کل انبیاء کا بھیک دیجئے یا نبی

مسجد و بیت و حرم رکن و حطیم و ملتزم
زمزم وہم بہر مسعیٰ بھیک دیجئے یا نبی

گنبد خضری زمین پر جیسے عرش کبریا
از پئے خاک مدینہ بھیک دیجئے یا نبی

بر درت فریادی دارم اغثنی یا رسول
مشکلم آسان بہ فرما بھیک دیجئے یا نبی

کل مسلمانان داناپور کو لایا ہوں ساتھ
اک نظر ان سب پہ شاہا بھیک دیجئے یا نبی

سارا داناپور و پٹنہ فرش رہ ہے سیّدی
ہو قبول ان سب کا مجری بھیک دیجئے یا نبی

ریش جلی، آنکھ تر دل منفعل چہرہ سیاہ
ہے بھکاری کا یہ نقشہ بھیک دیجے یا نبی

کر دیا ہے روگ نے عصیاں کے میرا دل سیاہ
اے مریضوں کے مسیحا بھیک دیجئے یا نبی

بھائی بچے ہم وطن شاگرد و احباب و عزیز
اے تہی دستوں کے مولیٰ بھیک دیجئے یا نبی

ہے بھکاری خاندانی یہ قتیلؔ بے نوا
بھیک لینے کو ہے آیا بھیک دیجئے یا نبی

☆☆☆☆

سنہ ۱۹۷۰ء کا حج

گنبد خضرائے مدینہ کے سامنے قتیلؔ داناپوری کی صدا

اس طرف بھی کوئی ہڈی کوئی ٹکڑا یا نبی
پھر ہے در پر تیرے حاضر تیرا کتا یا نبی

ہے اسی در کا بھکاری ہے اسی در کا گدا
جز ترے در کے نہیں کوئی سہارا یا نبی

وار کے بیٹی کا صدقہ، ناتیوں کی اپنی بھیک
ہو عطا یا فخر کل، یا شاہ بطحا، یا نبی

سنگ اسود، باب کعبہ رکن و میزاب و مطاف
سقف و دیوار و در و صحن مجلی یا نبی

زینہ و محراب و ممبر، ملتزم، زمزم، حطیم
صف بہ صف قالین خوش رنگ و مصلّی یا نبی

ہر ستوں، جیسے قد رعنائے حوران بہشت
ہر منارہ، نور، پیکر، رشک طوبیٰ یا نبی

احد مزار سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
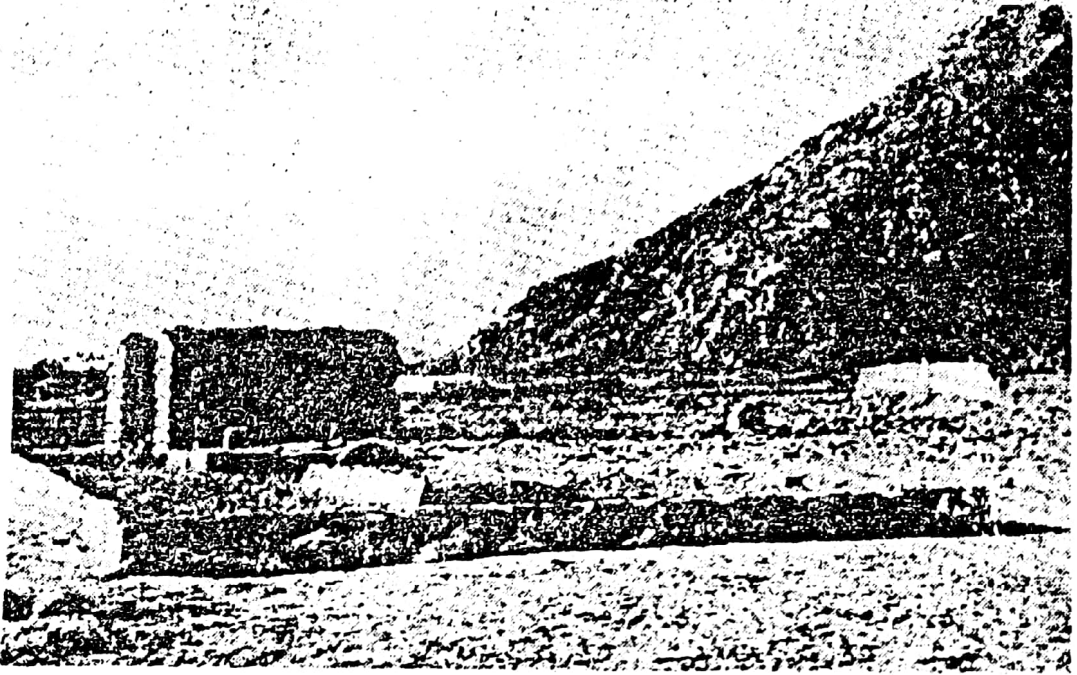
احد مزار سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسجد
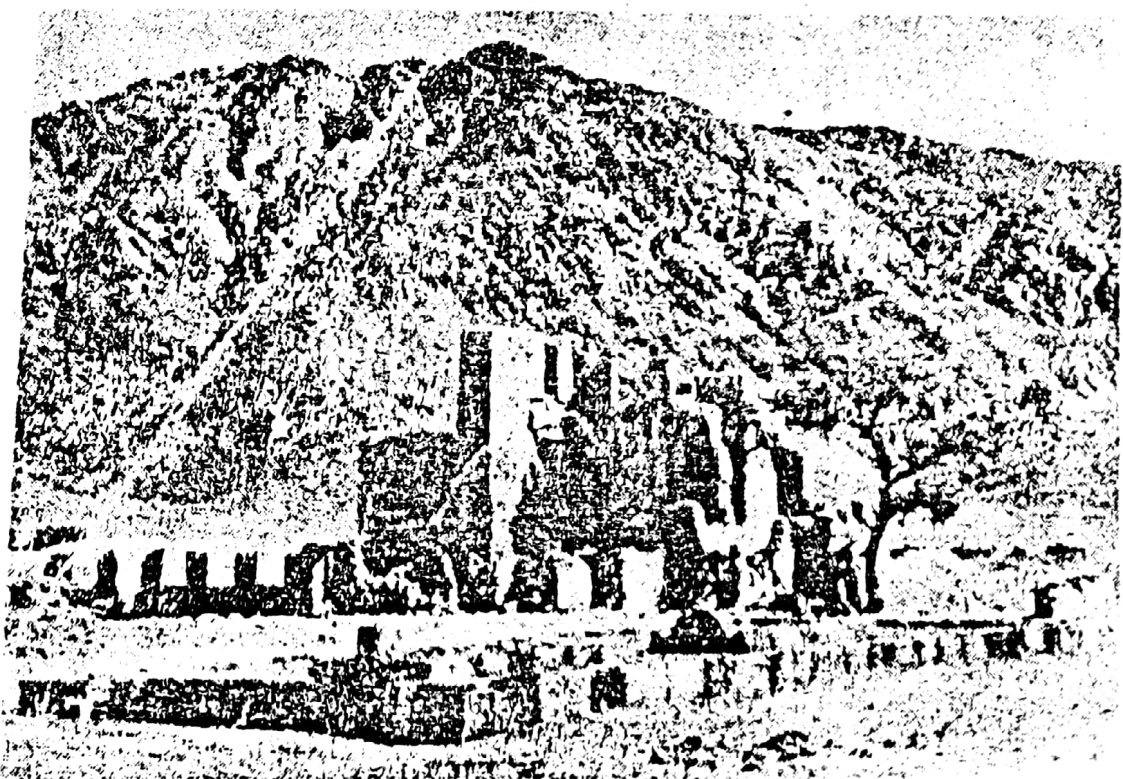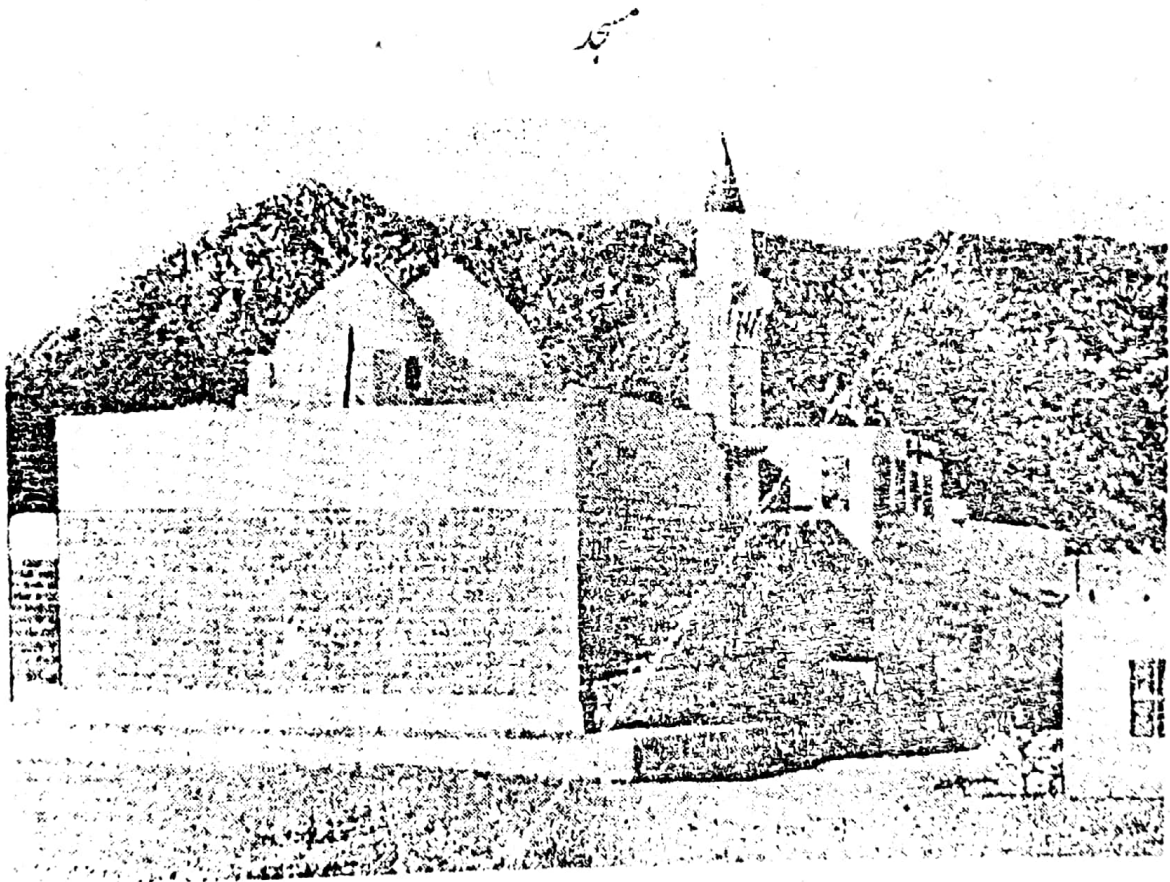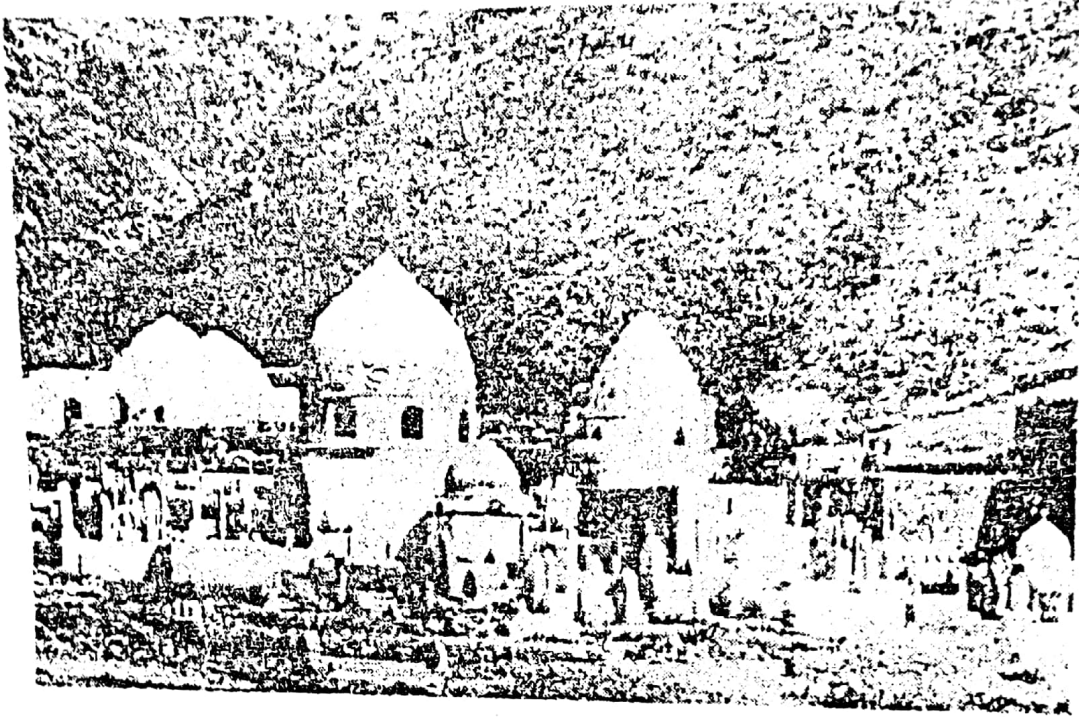
جنت المعلی

جنت المعلی بعد انہدام قبہ جات
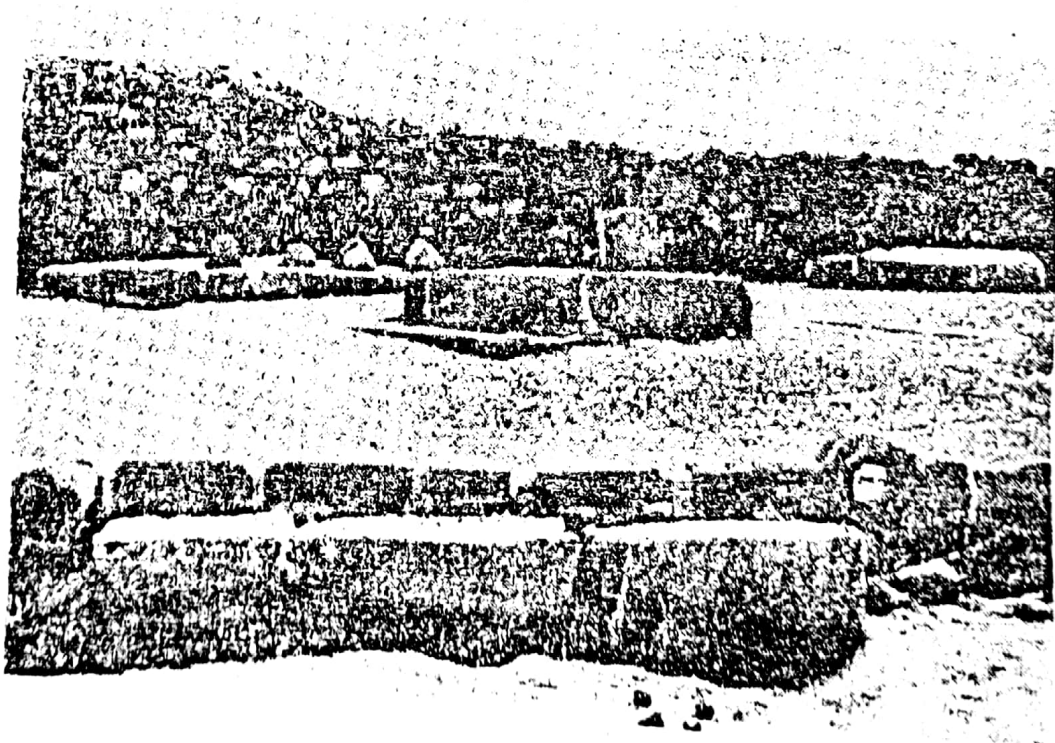
جنت البقیع

جنت البقیع بعد انہدام قبہ جات

۷۸۶/۹۲
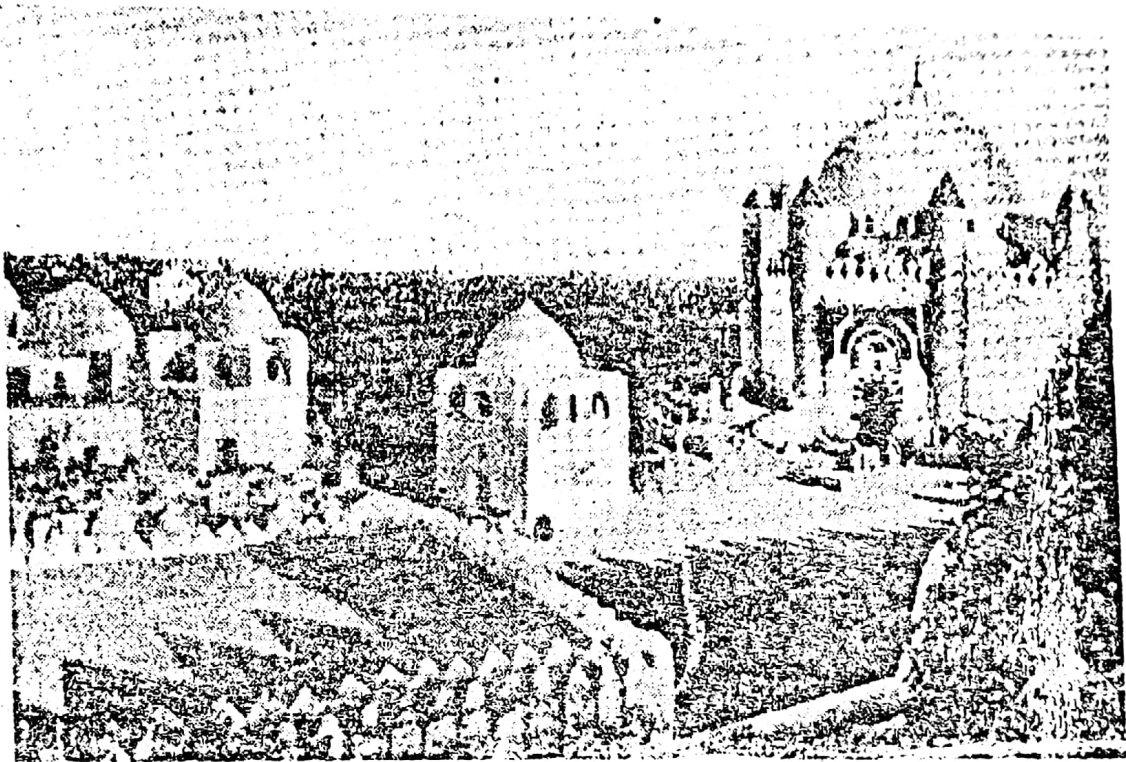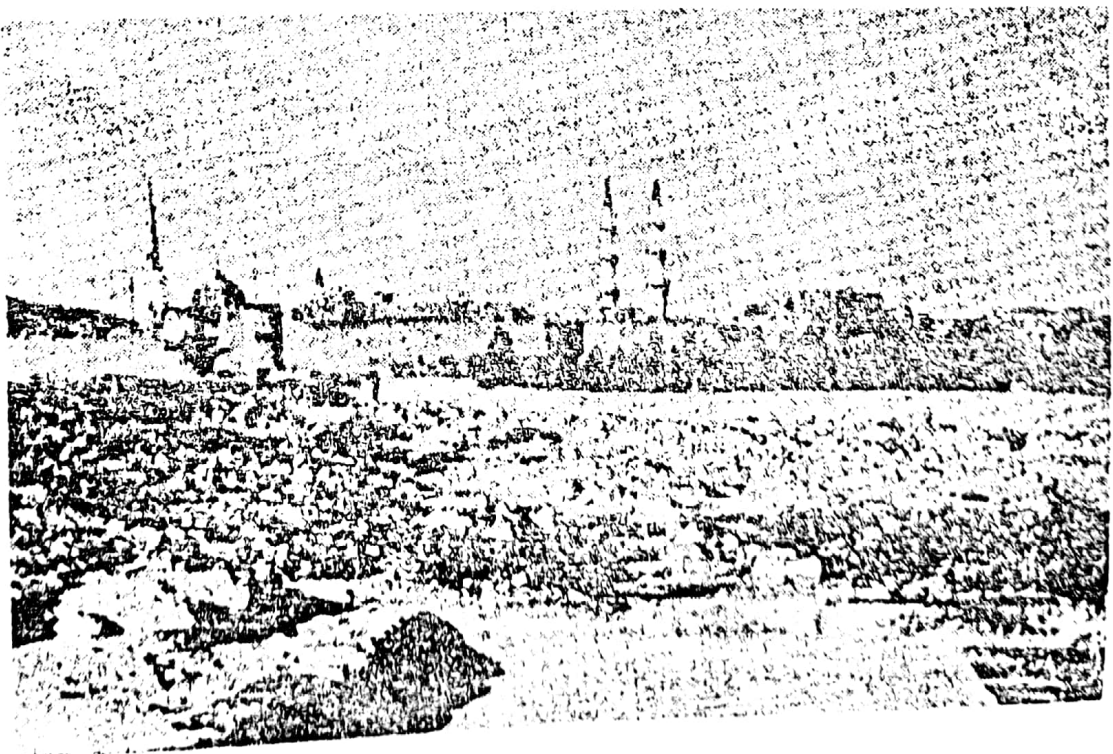
افادہ برائے مسلمین

از عبدالصمد قادری رضوی، مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر

فقیر قادری نے اس کتاب کا چھٹا ایڈیشن طبع کروانے کا جب ارادہ کیا تو برادر طریقت محب محترم حضرت مولانا ثناء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری رضوی امام وخطیب کوتوالی مسجد پٹنہ کے ذریعہ مصنف کتاب علیہ الرحمۃ والرضوان کے صاحبزادے جناب پروفیسر طلحہ رضوی برق صاحب سے اجازت کے لئے بذریعہ فون اطلاع کروایا تو موصوف نے مسرت کا اظہار فرمایا اور دعائیں دیں اور بخوشی طباعت کے ساتھ کچھ صفحات کے اضافہ کی اجازت بھی دے دی مزید دو صفحہ پر مشتمل حضرت کا تعارف بھی روانہ کردیا جو شروع میں شامل کتاب کیا جارہا ہے۔اب قارئین ۱۳۸۴ھ بمطابق ۱۹۶۴ء کے بعد کے کچھ احوال معتبر حوالہ جات سے ملاحظہ کریں۔فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی علیہ الرحمہ سفر حرمین شریفین کے حالات تحریر فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ مدینہ طیبہ میں اپنے ایک شاگرد کے ساتھ "دیگر مقامات عالیہ کی زیارت کرتے ہوئے باغ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاضر ہوئے تاکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست اقدس کے لگائے ہوئے کھجور کے دو درخت جو اب تک موجود ہیں ان کی زیارت کریں مگر باغ میں ان درختوں کی زیارت نہ ہوسکی بڑا افسوس ہوا باغ والے سے دریافت کیا گیا اس نے بتایا کہ دو روز پہلے یعنی ۲۲ ذی القعدہ ۱۳۹۶ھ کو (نجدی) پولیس نے کھڑے ہوکر کٹوادیا۔ ہر قوم اپنے پیشوا کی یادگاروں کی حفاظت کا اہتمام کرتی ہے مگر وہابی نجدی مسلمان ہونے کے جھوٹے مدعی سرکار ابدقرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یادگاروں کو مٹانے کے درپے ہیں یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کا گنبد خضراء جس کی زیارت مسلمانان عالم کا سکون اور عاشقان رسول کے دلوں کا قرار ہے
یہ قوم اس کے ڈھانے کا بھی پروگرام بنارہی ہے۔ (انوار الحدیث ص ۵۱۲)
کچھ سطر بعد پھر رقم طراز ہیں ''جنۃ المعلیٰ قبرستان میں حاضر ہوئے بیچ قبرستان میں نیا روڈ دیکھ کر کے بڑا افسوس ہوا کہ نجدی حکومت کو صحابۂ کرام اور دوسرے بزرگوں کی قبر پر سڑک بناتے ہوئے رحم نہ آیا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے روضۂ مبارکہ کو ویران کردیا سلطان الہند خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے پیر ومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ والرضوان کا مزار مبارک جو مسجد جن کے قریب تھا اس پر پختہ سڑک بنادی۔ مسجد شجرہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کی درخت نے گواہی دی تھی اس کے بارے میں ایک بوڑھے عرب سے پوچھا ''این مسجد الشجرۃ؟''، 'یعنی مسجد شجرہ کہاں ہے؟' اس نے اس جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ''کان الی ھٰذا المقام فھدم۔'' یعنی 'اس جگہ پر تھی ڈھادی گئی۔' ہم نے کہا ''اَھٰذِہٖ الحکومۃ تھدم المسجد؟'' 'کیا یہ حکومت مسجد ڈھاتی ہے؟' تو وہ مجھے نیچے سے اوپر تک دیکھتا ہوا چلا گیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر غار ثور وغار حرا کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تو ان مبارک پہاڑوں کی مسجدیں بھی ڈھائی ہوئی نظر آئیں تو اور زیادہ یقین ہو گیا کہ بیشک وہابی صرف نام کے مسلمان ہیں کہ مسجدیں بنصِ صریح اللہ تعالیٰ کی ہیں جیسا کہ سورہ جن پارہ ۲۹ میں ہے اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ تو مسجد ڈھانا کافروں کا ہی شیوہ ہے۔ نہ کہ مسلمانوں کا۔ حضرت سید احمد بن زینی دحلانی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۱۳۰۴ھ تحریر فرماتے ہیں کہ (نجدیوں) وہابیوں نے مسجدوں کو ڈھادیا۔ بزرگوں کی یادگاروں کو مٹادیا۔ جنت المعلیٰ کے گنبدوں کو کھود کر پھینک دیا مولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مولد ابو بکر و مولد حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قبوں کو بھی توڑ کر گرادیا۔ مسجدوں اور قبروں کو ڈھاتے ہوئے وہابی ڈینگیں مارتے تھے۔ ڈھول بجا بجا کر گانا گاتے تھے اور صاحب قبر کو بہت گالیاں دیتے تھے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے حضرت مجوّعلیہ الرحمۃ

والرضوان کی قبر پر پیشاب بھی کیا۔(ترجمہ خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام جلد ثانی ص ۲۷۸ بحوالہ انوار الحدیث ص ۵۱۳)

فقیہ العصر حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی نے اپنی کتاب نزھۃ القاری کی دوسری جلد کے آغاز ہی میں اپنا سفر نامہ حج وزیارت تحریر فرمایا ہے۔ جس میں ذی القعدہ ۱۴۰۵ھ مدینہ طیبہ کی حاضری کے دوران رقم طراز ہیں ''میں نے تو حرمین طیبین جا کر یہ محسوس کیا کہ وہاں آثار ومزارات کو ہاتھ لگانے اور بوسہ دینے کے سوا کوئی چیز جرم نہیں داڑھی منڈاؤ، فلم دیکھو، گھروں میں ٹیلی ویژن لگاؤ، اس پر عریاں، فحش، مخرب اخلاق سین دیکھو، گانے سنو تصویریں کھینچواؤ، تصویریں بیچو، خریدو کوئی چیز جرم نہیں۔ میں نے معلمین کی آفسوں میں دیکھا کہ ٹیلی ویژن لگے ہوئے ہیں دن رات فلمیں چلتی رہتی ہیں۔ بازاروں میں علانیہ مصر کی مشہور مغنیہ ام کلثوم اور دنیا کے مشہور گانے والے، گانے والیوں کے پاکستانی فلمی گانوں کے کیسٹ بکتے ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں۔ میں نجدی حکومت کے طرفداروں سے سوال کرتا ہوں کہ کیا یہ سب چیزیں جائز ہیں؟ قرآن مجید کی جو بے حرمتی میں نے وہاں اپنی آنکھوں سے دیکھی وہ کسی چیز کی نہیں دیکھی۔ حجاج بہترین سے بہترین قرآن مجید خرید کر دونوں حرم میں رکھ دیتے ہیں جب ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے تو بعد عشاء کوڑا پھینکنے والے ٹرکوں میں دروازوں کے باہر پڑے ہوئے چپلوں کے ساتھ قرآن مجید کی جلدوں کو بھی ٹرک میں اس طرح بھرتے ہیں جیسے کوڑا بھرا جاتا ہے، قرآن مجید کی جلدوں کو بوروں میں کس کر گھسیٹ کر لے جاتے ہیں اور اٹھا کر ٹرک میں پھینک دیتے ہیں پھر انہیں قرآن مجید پر ٹرک میں بیٹھتے ہیں اور لے جا کر کہیں پھینک آتے ہیں۔ حجاج میں بھی ایسے ایسے گنواروں کو دیکھا کہ قرآن مجید کا تکیہ لگائے ہوئے سو رہے ہیں مگر کسی نجدی سپاہی یا مطوی کو توفیق نہیں ہوئی کہ ان گنواروں کو ٹوکتا۔ حجاج بیٹھے تلاوت کر رہے ہیں اور گنوار قرآن کی طرف پاؤں کر کے سو رہے ہیں مگر انہیں کوئی تنبیہ کرنے والا نہیں میں نے کئی حاجیوں کو اس پر ٹوکا کچھ تو مان گئے کچھ جھگڑے پر آمادہ ہو گئے۔ غرض کہ نجدی حکومت میں یہ سب

ناکردنیاں ہوتی ہیں مگر نجدیوں کے وظیفہ خور اس پر چوں تک نہیں کرتے۔ مآثر ومزارات کے ہاتھ لگانے وبوسہ دینے پر نجدیوں کے بیجا تشدد کا خطبہ البتہ رات، دن پڑھتے رہتے ہیں ''(نزھۃ القاری جلد دوم ص ۱۰)

فقیہ العصر کی تحریر کے بعد اواخر رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ بمطابق جنوری ۱۹۹۹ء میں زیارت وعمرہ کے مبارک سفر کے دوران پاکستان کے تین خوش عقیدہ مسلمانوں کا دل ہلا دینے والا بیان ملاحظہ کریں جسے ذیل کے سرخی کے ساتھ ہندو پاک کے متعدد اخباروں نے شائع کیا اور اہلسنت وجماعت کی ایک عظیم تحریک رضا اکیڈمی بمبئی نے پمفلٹ کی شکل میں شائع کروا کر تقسیم کروایا اور اس سلسلے میں احتجاج بھی کیا "حضور کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار کو بلڈوزر سے منہدم کر دیا گیا" سید محمد اخلاق، طارق اکرام اور محمد رحمت اللہ صاحبان (پاکستانی) تینوں سفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب براستہ مقام بدر ابوا شریف کے نزدیک سرکار دوعالم ﷺ کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہونچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ

(۱) مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف بلڈوزر سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ (۲) اکسکیو ویٹر استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا (۳) پہاڑی کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے بلڈوزر سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب ڈھکیل کر گرا دیا گیا تھا (۴) مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشاندہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا ان میں سے کچھ پہاڑی کے ڈھلوان پر پڑے ہوئے اور کچھ پہاڑی کے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔ مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستے میں شیشے توڑ کر ڈال دئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر لگا دئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت اور پریشانی کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ

پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی کے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ یہ موقع تھا کہ اللہ تعالی نے ہمیں اصل صورت حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے خلاف تھانہ بند تھا اس پر وہ اہل کار ہمیں مقامی مطوی (حکومتی مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا "اگر مجھے عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو میں خود ان کو اچھی طرح سبق سکھاتا" یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور جو مطوی تھا اس نے تقریباً آدھا گھنٹہ تک نجدیہ وہابیہ مذہب پر ہمیں لکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہندو پاک کے رہنے والے قبر پر چادر چڑھاتے ہو خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ ہندو پاک کے رہنے والے بدعقیدہ شرک کرتے ہو اور ہمارے مذہب وہابیہ کا مذاق اڑاتے ہو جب کہ سچا مذہب تو ہمارا وہابی ہی ہے جس کے بانی محمد ابن عبدالوہاب ہیں جو بہت عظیم تھے۔ اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے آتے ہو وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں اور لے جا چکے ہیں اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچہ دے کر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ "مصیبت یہ ہے کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کرو گے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کرو گے۔ بس آئندہ اس طرف رخ مت کرنا،، یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔ مطوی (مذہبی اہل کار) کی تمام بکواس سننے کے بعد ہم سکتہ میں آگئے اور فوراً ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ امنڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا کہ جب پہاڑی کی چوٹی سے تین چار فٹ کی گہرائی تک تلپٹ ہو چکی ہے تو لحد مبارک پر کیا بیتی ہوگی یعنی منتقلی یا جسدی نقصان دونوں میں سے کسی اذیت کی جرأت انہوں نے ضرور کی ہوگی۔

التماس:۔ (۱) ہر مسلمان کو حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے صاحب ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیے۔ (۲) حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا کی قبر مبارک کی پامالی اور بے حرمتی اور نامعلوم جگہ پر بے دردی سے تبدیلی

کا کوئی شرعی جواز نہیں یہ کسی طور پر جائز نہیں ۔(۳)اس گستاخانہ فعل کے کروانے والے صاحب اقتدار یا اس افسوس ناک فعل میں کسی طرح بھی ملوث افراد شریعت کے لحاظ سے نہ صرف قابل مذمت ہیں بلکہ قابل سزا بھی ہیں اور ان سے دوستی رکھنا قطعی جائز نہیں۔

(۴)سید الشہداء جنت البقیع شریف، جنت المعلیٰ شریف اور حضور ﷺ کے والد ماجد اور دیگر کئی حضرات کے مزارات موجودہ حکمرانوں اور مذہبی اہل کاروں کے حکم سے شہید کئے جا چکے تھے اب کہ انہوں نے والئی کائنات کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پاک بھی بے حرمتی سے شہید کر دیا ہے تو ان سے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ کہیں یہ عناصر حضور ﷺ کے روضہ پر نور کی بھی بے حرمتی نہ کر بیٹھیں ۔(جیسا کہ وہابی مذہب کا بانی اپنی کتابوں میں اسکا اظہار کر چکا ہے)۔شائع کردہ رضا اکیڈمی بمبئی۔

اس حادثہ جانکاہ کے بعد ڈاکٹر عرفان علاوی کے عربی مراسلہ کا اردو ترجمہ از محمد افضال برکاتی بعنوان ''مکہ اور مدینہ کے آثار مقدسہ کا انہدام اسلامی تاریخی سرمایہ کی تباہی'' ماہنامہ کنزالایمان دہلی شمارہ ۶ جلد ۱۶ ماہ جون ۲۰۱۰ء کے ص ۲۶ تا ۲۷ سے اقتباس پیش کیا جا رہا ہے۔

(ڈاکٹر عرفان علاوی ایک یونیورسٹی میں لکچرر کے عہدے پر فائز ہیں اور مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے آثار قدیمہ پر جانے مانے مورخ ہیں۔آپ اسلامک ہیریٹیج ریسرچ فاونڈیشن کے ایگزیکٹیوڈائریکٹر ہیں جو حجاز کے ارض مقدسہ پر آثار شریفہ کی حفاظت کرنے اور انہیں دوام بخشنے کے واسطے وجود عمل میں لائی گئی ہے۔ڈاکٹر علاوی وہ مخلص و جوان سال مسلم اسکالر ہیں جو عالم اسلام کی مشہور شخصیت علامہ سید محمد بن علوی مالکی مکی حسینی مدرس حرم شریف علیہ الرحمۃ کی صحبت سے شرف یاب ہو چکے ہیں۔آپ دس زبانوں پر کامل دسترس رکھتے ہیں ۔اس سے قبل اس عنوان سے یہ مضمون دی ایشین ٹو دے رسالہ میں شائع ہو چکا ہے)

ڈاکٹر صاحب رقم طراز ہیں:۔وہابیوں کی سیاسی اور انتظامی اختیارات رکھنے والی جماعت

کا اگلا نشانہ ہے مکان مولد شریف جس میں سرور کائنات ﷺ کی پیدائش ہوئی تھی۔ تقریباً ساٹھ سال قبل اس مکان شریف کے اوپر ایک گنبد ہوا کرتا تھا جسے مسمار کر کے جانوروں کی خرید وفروخت کی مارکٹ بنا دیا گیا تب کچھ حضرات آگے بڑھے اور انہوں نے اسے لائبری میں تبدیل کر دیا جو آج بھی قائم ہے۔ الماریوں کے خانوں میں جو کتابیں ہیں وہ مکہ شریف کے بارے میں ہیں جنہیں اہل مکہ نے تصنیف کیا ہے۔ مگر اب یہ لائبریری بھی خطرے میں ہے اور یہ خطرہ نئے جبل عمر پروجیکٹ کے روپ میں سامنے ہے۔ جبل عمر پروجیکٹ اب تک کا عظیم ترین جائیداد غیر منقولہ ترقیاتی پروجیکٹ ہے جو مسجد حرم کے نزدیک واقع ہوگا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا مکان مولد اس پروجیکٹ میں شامل کار پارکوں اور ہوٹلوں کی تعمیرات کے واسطے جگہ بنانے کے لئے شہید ہونے جا رہا ہے۔ جبل عمر علاقہ کے ۹۹ فیصد جائیداد غیر منقولہ کے مالکان اس کمپنی میں حصہ دار ہیں۔ مالکان کے حوصلہ افزائی کے لئے انہیں بھاری مالی ترغیب دی جا رہی ہے جس میں وہ رقم مل رہی ہے جو ان کو کرایہ کی شکل میں مل رہی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پر آسائش لی میریڈین کے بینر تلے پانچ ستارہ ہوٹل سہولتیں مل رہی ہیں۔ میریڈین ٹاور تیار ہو کر کئی ہزار مکانوں کی ضرورتوں کو مکہ میں پورا کرے گا کہ جب اور جتنے وقت کے لئے ضرورت پیش آئے گی، بلا اعادہ، فکس فیس جو ٹاور کو ۲۵ سالہ مالکانہ حصہ داری مکہ میں دے گا۔ یہ اسکیم باہری باشندوں کو شہر مکہ میں پیسہ لگانے کی اجازت دیتی ہے قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان اور انہیں اجازت دی جائے گی کہ وہ جائیداد خریدیں، چاہے اسے خود استعمال کریں چاہے اسے فروخت کریں اور چاہے ہبہ کر دیں۔

ایک اور مقام جو عثمانی قلعہ تھا مسمار کیا گیا ہے۔ یہ قلعہ بلبل پہاڑی پر تھا جو مسجد حرم سے اوپر اونچائی پر واقع ہے۔ یہ قلعہ ۱۷۸۰ء میں عثمانی حکمرانوں نے شہر کی حفاظت کے واسطے بنوایا تھا تا کہ ساتھ ہی ساتھ حملہ آوروں سے مقابر مقدسہ کو بھی بچایا جا سکے

۲۲۰ سال پرانا اَجیدؔ قلعہ ۲۰۰۲ء میں توڑ دیا گیا تا کہ ۵۳۳ ملین ڈالر پروجیکٹ پر جو جدید سہولتوں والے اپارٹمنٹ پر مبنی ہو، بنانے کی راہ ہموار کی جا سکے۔ صالح الشیخ جو سعودی اسلامی معاملات کے وزیر ہیں بولے ''کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان معاملات میں مداخلت کرے جو حکومت کے زیر اثر ہیں۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ اجید قلعہ کو ماہرین کے ذریعہ اسی روایتی انداز میں جیسا کہ وہ پہلے تھا اسی جگہ پر دوبارہ تعمیر کرایا جائے گا۔ یہ ایک سفید جھوٹ تھا کیوں کہ قلعہ پر بلڈوزر چلے تھے اسے ہمیشہ کے لئے مسمار کرنے کو نہ کہ تعمیر نو کے لئے۔ قلعہ بالکل تہس نہس کر دیا گیا تھا نہ کہ اس کی دیواروں کو الگ الگ کیا گیا تھا۔ تب یہ کیسے ممکن تھا کہ اسکی تعمیر نو بالکل پہلی طرز پر کی جا سکے گی؟ آج قلعہ کی جگہ زم زم ٹاورز کھڑے ہوئے ہیں۔ زم زم ٹاورز ۲۴ سالوں کے لئے ۵ لاکھ پاؤنڈ اور دس لاکھ پاؤنڈ اٹھائے گئے ہیں۔ یہ قیمتیں ناواجب طور پر بڑھی چڑھی ہیں جیسا کہ رمضان کے آخر دس دنوں میں ان کا کرایہ ۵۴ ہزار پونڈ سے لے کر ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۵۰۰ پونڈ تک بلند قیمتوں کو چھونے لگتا ہے اس کے علاوہ سالانہ رکھ رکھاؤ کے چارج الگ۔

اب ایک دوسرے اسلامک آثار کو برباد کرنے کے خفیہ پلان کی بات کر لی جائے جو سعودی وہابی گٹھ جوڑ نے اندرون خانہ تیار کر رکھا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسجد حرم شریف کے قرب میں گندے پانی کی نکاسی کے لئے زیر زمین نالیوں کا کوئی نیا نظام نہیں قائم کیا گیا ہے اور اب تک وہی پرانے خلافت عثمانیہ کے دور سے چلے آ رہے سسٹم کو ہی استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر آپ مسجد حرم کے احاطہ اردگرد کہیں بھی ۳ سے ۵ میٹر گہرا گڈھا کھودیں آپ کو وہی گندہ پانی مل جائے گا۔ مکہ مکرمہ کا مقدس المولہ نامی قبرستان جہاں ام المومنین اور دیگر افراد خاندان دفن ہیں نالیوں کے گندے پانی میں لت پت پڑا ہے اور انتظامیہ مناسب قدم اٹھانے سے معذور ہے۔ 'آخر مومن میت کی بھی کوئی عزت ہوتی ہے' یہ کہنا ہے نبیل حمادی کا جو مکہ شہر ہی کے باشندہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں 'ان چیزوں میں سے ایک

چیز کم از کم جس کے لئے میت حقدار ہے وہ ہے ایک ستھری دفن ہونے کی جگہ' ہمیں المولہ قبرستان کی حالت زار کو دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ جہاں پاس پڑوس کے گھروں کا گندہ پانی آکر جمع ہوتا رہتا ہے۔ ہم سب کو چاہئے کہ مل جل کر اس مسئلہ کا حل تلاش کریں اور گندے پانی کے بہاؤ کا رخ کسی دوسری جانب موڑ دیں۔ ہم اپنے میت کو گندگی آلود قبرستان میں آخر کیسے دفن کر سکتے ہیں؟

'ہم انتظامیہ سے کئی بار درخواست کر چکے ہیں کہ اس مسئلہ کا کوئی حل نکالا جائے' شیخ جابر مدخلی جو مکہ کے شہری ہیں کہتے ہیں 'اگر وہ خود کچھ نہیں کر پا رہے ہیں' تو عوام خود اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے آخر ہمیں مردوں کے وقار کی پرواہ ہے'۔

مدینہ منورہ میں غزوۂ خندق (جبل خندق) کے مقام پر موجود سات مسجدوں میں سے، جہاں قرآن کی سورۂ احزاب کا نزول ہوا تھا، صرف دو ہی مسجدیں بچی ہیں۔ باقی سب منہدم کر دی گئی ہیں اور اب وہاں سعودی بینک کی کیش پوائنٹ مشین اس علاقہ میں تعمیر کی گئی ہے۔ بقیہ دونوں تاریخی مساجد کو بھی توڑ دیا جائے گا کیوں کہ وہاں ایک مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے جس کو پورا کرنے میں یہ دونوں مساجد آڑے آرہی ہیں۔ اب آگے شہید کی جانے والی مسجدوں میں مسجد فتح کا بھی نمبر ہے، مسجد اور چٹان فتح، جہاں پیغمبر اسلام غزوۂ خندق کی فتح یابی کے لئے کھڑے ہوئے تھے اور دعا فرمائی تھی۔ یہ وہی چٹان ہے جہاں انہیں فتح یابی کی بشارت خداوند قدوس کی جانب سے عطا ہوئی اور فتح مکہ کی بشارت سے بھی نوازا گیا تھا۔

منیٰ کے راستہ میں مسجد بیع واقع ہے جو مسمار کی جانے والی مساجد کی صف میں نمبر دو پر درج ہے کیوں کہ وہابی علماء یہ چاہتے ہیں کہ جمارات میں کنکری مارے جانے والی جگہ کو مزید کشادہ کر دیا جائے جس میں یہ مسجد آڑے آرہی ہے جبکہ تاریخی اعتبار سے یہ مسجد اہم ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں وفاداری نبھانے کی قسم یعنی بیعت عقبہ ۲ سال قبل ہجرت یعنی

۶۲۰ عیسوی میں واقع ہوئی تھی۔ یہاں انصار کے پہلے ۱۲/ افراد ایمان لانے کے بعد حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ کی گئی بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ یہ ایک دوسری وہابی سازش ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سے منسوب ایک اور تاریخی جگہ انہدام سے جڑی ہے۔ وہابی اس غار کو بھی ڈھا دینا چاہتے ہیں جہاں جنگ احد کے دوران سرکار نے آرام فرمایا تھا اور وہابی اسکالروں کے درمیان یہ موضوع بحث ہے، کچھ یہ دلیل دے رہے ہیں کہ اسکو توڑ ہی دینا چاہیے کہ زائرین اس غار پر بڑی تعداد پر آنے لگے ہیں تا کہ وہ برکت حاصل کرسکیں۔

ایک مقامی شخص نے کہا کہ یہ سوال کہ بلا اجازت آمد کرنے والوں کے ساتھ کیا کیا جائے، چھ سال قبل اٹھایا گیا تھا۔ طیبہ یونیورسٹی مدینہ کے پروفیسر انوار بکری نے انتہاء پسندوں کی تحریک جس میں وہ مدینہ کے تمام آثار کو برباد کردینا چاہتے ہیں کے خلاف متنبہ کیا ۔انہوں نے کہا کہ غار کے انہدام سے صرف غصہ بڑھے گا مسئلہ کا حل نہیں ملے گا اور اسلام کی امیج بگڑے گی۔ دوسری جانب، مدینہ اسلامک یونیورسٹی، جہاں انتہا پسند وہابی اسلام پڑھایا جاتا ہے، کے استاذ البحر بو کا کہنا ہے کہ انہدام ہی علاج ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان مقامات کے اردگرد جنگلہ یا باڑ لگادینے کا کوئی مطلب نہیں ہے کہ عوام پھر بھی اس رکاوٹ کو پار کر کے غار تک پہنچ جائیں گے۔ میری عقل سے اس کا واحد علاج یہ ہے کہ اسے تباہ کردیا جائے کیوں کہ یہاں کچھ مقامی لوگ ایسے بھی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں استاذ البحر بو نے آگے کہا کہ اس کی تباہی مسئلہ کا اچھا حل ثابت ہوگی۔

فرقہ وہابیہ کے سامنے آثار شریفہ کا انہدام دوسروں کے دکھانے کے لئے ایک ایسا نمونہ ہے۔ وہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اسلام کی کوئی دوسری قسم نہیں ہے، چاہے وہ دور حاضرہ میں ہو، ماضی میں ہو، یا لوگوں کی یادداشت میں محفوظ ہو، سوا، خود ان کی یادداشت کے۔

☆ صحابی رسول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا مکان جہاں پہلے تھا وہاں اب مکہ ہلٹن ہوٹل کی عمارت کھڑی ہے۔

☆جہاں پہلے مسجد ابوقبیس (مکہ) تھی، وہاں اب شاہی محل کھڑا ہے۔

☆اسلام کا اولین اسکول دارالارقم جہاں پہلے تھا ،آج وہاں رواں زینے (Escalators) بنے ہیں۔

☆حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش کی جگہ آج لائبریری ہے اب وہ بھی انہدام کا شکار بننے والی ہے تاکہ وہاں کار پارکنگ اور کمپلیکس کے لئے راستہ فراہم کیا جائے۔

اس کتاب میں نجدیوں کے نمرودی فرعونی ظلم وستم کے جو دردناک احوال مذکور ہیں اس سے کہیں زیادہ راقم نے اس سال ۱۴۳۰ھ میں حج وزیارت کے موقع پر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ۴/ ذی القعدہ ۱۴۳۰ھ کو جب سرکار اعظم پیارے مصطفیٰ علیہ التحیہ والثنا کی بارگاہ عرش جاہ میں حاضری نصیب ہوئی۔ مواجہ شریف میں حاضری کے بعد جب باہر نکلا تو دیکھا کہ مسجد نبوی شریف کے باہر قبلہ کی جانب نجدی حکومت نے گنبد خضراء کے عین مقابل بیت الخلاء بنوایا ہے۔ اس سے ان ظالموں کی دشمنی کھلے طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ کچھ احباب کے ہمراہ مزارات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے جب خاک شفاء شریف کے علاقہ میں پہونچا تو اس خطے میں اس نجدی حکومت نے کئی فٹ کھودائی کروا کر اس خطے کی مٹی کو کہیں پھنکوا چکی ہے اور ہر طرف کوڑا کرکٹ اور غلاظت بکھیر دیا گیا ہے تاکہ کوئی خوش عقیدہ مسلمان کہیں سے خاک شفا شریف اٹھا نہ سکے۔

اس نجدی حکومت نے عرب شریف میں وہابی تحریک کے خلاف اہلسنّت کے عقائد وافکار کی نشر واشاعت قانوناً جرم قرار دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ہر ہر مسجد میں نجدی وہابی امام کا انتخاب کیا ہے۔ اس وقت وہاں کے باشندوں کو وہابیت کے سوا اور کوئی کتاب پڑھنے کو میسر نہیں اور ہر مسجد کے ممبر پر وہابی خطباء وہابیت کے پرچار کر رہے ہیں اور نئی نسل کو پڑھنے اور سننے کے لئے وہابیت کے سوا کچھ نہیں مل رہا ہے تو ظاہر ہے کہ نئی نسل وہابیت کے سانچے میں ڈھلتی چلی جارہی ہے اور یوں جزیرۂ عرب وہابیت کا گہوارہ بنتا چلا

جارہاہے۔اسپین (اندلس) میں عیسائیوں نے مسلمانوں کوعیسائی بنانے کے لئے جو کارروائی کی تھی ٹھیک وہی کارروائی عرب شریف میں سنیوں کو وہابی بنانے کے لئے دہرائی جارہی ہے

ایسے حالات میں ہمارا ایمانی فرض ہے کہ بارگاہ احدیت جل جلالہ میں رورو کر فریاد کریں اور گڑگڑا کر دعا کریں یااللہ یارحمٰن یاقہّار یاجبّار تو حرم کعبہ اور حرم نبوی کو گنبد خضراء کو، حجاز مقدس کو وہابیوں کے تسلط سے آزاد فرمادے اور سعودی حکمرانوں، قاضیوں، سپاہیوں اور مطوؤں پر اپنا قہر و غضب نازل فرما کران کو عبرتناک سزا دے۔اور انھیں کعصف ماکول بنادے۔

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد
الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

اَللّٰھُمَّ آمین یَا اِلٰہَ العٰلَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ اَجْمَعِیْنَ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم۔

کتبہ عبدالصمد قادری

۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۱ھ

فقیر قادری کی اشاعتی سرگرمیاں

اس دور پر فتن و پر آشوب میں ہر طرف سے دین حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت پر حملہ و یلغار ہے۔ اس سچے مسلک سے برگشتہ کرنے اور اس امتیازی نام کو مٹانے کے لیے نجدیوں وہابیوں اور دیوبندیوں کے علاوہ نام نہاد محققین، ایڈیٹرس، رائٹرس اور آزاد خیال مولوی صاحبان کئی سالوں سے ایڑی چوٹی کے زور لگائے ہوئے ہیں اور یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ مسلک کے متعلق قبر میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ایسے گاڑھے وقت میں اس کی اشد ضرورت ہے کہ سرکار اعلیٰحضرت اور متصلب علمائے اہلسنت کی تصنیفات و تالیفات کی ترویج و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ فقیر اس دینی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی علمی کم مائیگی کے باوجود اپنی بساط کے مطابق آج تقریباً ۲۰/۲۱ سال سے مذہب اہلسنت یعنی مسلک اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں سرگرم عمل ہے۔ اور اس عرصہ میں بفضلہٖ تعالیٰ و بعون سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اس گدائے رضوی کی جدو جہد سے مندرجہ ذیل کتب طبع ہو کر ملک اور بیرون ملک تک پہونچ چکی ہیں (۱) ازالۃ العار (۲) حقیقت نکاح (۳) مضامین بدر ملت (۴) مکتوبات بدر ملت (۵) رسائل بدر ملت (۶) نورانی گلدستہ (۷) اظہار حق مع تحقیقی جواب (۸) تذکرۂ سرکار غوث و خواجہ (۹) ضمیمہ فتاویٰ مصطفویہ (۱۰) معارف بدر العلماء (۱۱) وہابیت اپنے مکر و فریب کے آئینے میں (۱۲) نوری قاعدہ (۱۳) تعمیر ادب مکمل سیٹ مع تصحیح کتابت و اضافہ

(۱۴) تعمیر قواعد حصہ اول، دوم (۱۵) مناظرۂ بریلی (۱۶) لاؤڈ اسپیکر مع تحقیقات اکابر اہلسنت (۱۷) تین اعتقادی رشتے (۱۸) ہدایۃ البریہ (۱۹) حدائق بخشش (۲۰) ذوق نعت (۲۱) سامان بخشش (۲۲) قبالۂ بخشش (۲۳) احکام شرعیہ بر عقائد وہابیہ (۲۴) نور ہدایت (۲۵) کرامات صحابہ (۲۶) تقریر منیر (۲۷) مختصر تذکرہ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲۸) اذان کی شرعی حیثیت (۲۹) تلمیحات رضا (۳۰) تحقیقی محاسبہ (۳۱) شیر بیشۂ اہلسنت کا پیغام سنی مسلمانوں کے نام (۳۲) فیضان دعا (۳۳) مسئلۂ مرغوب (۳۴) تجانب اہلسنت زیر طبع اس کے علاوہ فرقہائے باطلہ میں ہزاروں ہزار پمفلٹ پوسٹر وغیرہ۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ بطفیل سرکار مصطفے علیہ التحیۃ والثناء ان خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور تا زیست اپنی رضا اور اپنے محبوب کی خوشنودی میں زندگی گزار کر خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے اور ہمارے جملہ متعلقین ومعاونین اور ان کی آنے والی نسلوں کو شاد وآباد رکھ کر حوادث وآفات سے محفوظ رکھے اور اپنی رحمت بے غایت سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ اور ان سے راضی رہے۔

فقط عبد الصمد قادری

خادم مدرسہ گلشن رضا کولمبی ضلع ناندیڑ ۲۴/۵/۱۴۳۱ھ دوشنبہ مبارکہ۔

Madarsa gulshan e Raza

At&Po Kolambi Dist Nanded (Maharashtra

Pin 431722 Mob 09764135477

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود
مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد
اعلان
مسلک اعلیٰ حضرت زندہ آباد
خلیفہ حضور بدر ملت حضرت علامہ صوفی عبد الصمد قادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی
کی مرتبہ کتابوں و رسالوں کو حاصل کرنے کے لیے ہم سے ضرور رابطہ فرمائیں۔
محمد عرفان رضا قادری
تنظیم فیضان اعلیٰ حضرت
سیو ینڈیہ، آزاد نگر، بکارو اسٹیل سیٹی، جھارکھنڈ
Mobile:+916204351217
9764135477, 8292960660